SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, August 4,1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحيم

ولا تتخذوآايمانكم دخلاً بينكم فتزل قدمٌ بعد ثبوتها
وتذوقواالسوء بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذابٌ عظيمٌ O
ولا تشترو ابعهدالله ثمناً قليلاً انما عندالله هوخيرٌلكم ان كنتم
تعلمون O

ترجمہ: اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دینے کا ذریہ نہ بناؤ کہ (تمارے آپس کے لڑائی جھگڑے کے سبب) کہیں جمے ہوئے قدم اکھڑ نہ جائیں ۔ اور اس بات کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور تم پر سخت عذاب ہوا۔ (کہیں تمہاری بد عہدی اور بری سیرت کا اثر لوگوں پر یہ نہ پڑے کہ مسلمان بد عہد ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی صداقت میں شبہ ہونے لگے اور غیر اقوام اسلام میں داخل ہونے سے رک جائیں۔ یہ بات تو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو گی)۔ اور اللہ کے عہد کو کچھ حقیر نفع کے بدلے نہ بیچ ڈالو۔(کہ دنیا کی ہر دولت آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے) جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے کہیں بہتر ہے اگر تم کو علم ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, August 4,1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تتخذوآایمانکم دخلاً بینکم فتزل قدمٌ بعد ثبوتھا

وتذوقواالسوء بما صددتم عن سبیل اللہ ولکم عذابٌ عظیمٌ O

ولا تشترو ابعہداللہ ثمناً قلیلاً انما عنداللہ ھوخیرٌلکم ان کنتم

تعلمون O

ترجمہ: اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (تمارے آپس کے لڑائی جھگڑے کے سبب) کہیں جمے ہوئے قدم اکھڑ نہ جائیں ۔ اور اس بات کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور تم پر سخت عذاب ہوا۔ (کہیں تمہاری بد عہدی اور بری سیرت کا اثر لوگوں پر یہ نہ پڑے کہ مسلمان بد عہد ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی صداقت میں شبہ ہونے لگے اور غیر اقوام اسلام میں داخل ہونے سے رک جائیں۔ یہ بات تو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو گی)۔ اور اللہ کے عہد کو کچھ حقیر نفع کے بدلے نہ بیچ ڈالو۔(کہ دنیا کی ہر دولت آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے) جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے کہیں بہتر ہے اگر تم کو علم ہے۔

جناب چیئرمین،جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان،بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ حکومت نے "خبریں" اخبار کی کچھ زیادہ ہی خبر لینی شروع کر دی ہے۔ایک طرف ان پر اشتہارات بند کر کے ان کو نہ صرف اقتصادی مشکلات میں ڈالا گیا ہے بلکہ اب تو ان کے صحافیوں اور نامہ نگاروں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی ہے، چکوال میں ان کے بڑے نامور نامہ نگار ہیں یونس اعوان کو کئی دنوں سے کبھی ایک الزام میں گرفتار کرتے ہیں، کبھی اس کا جسمانی ریمانڈ لیتے ہیں۔ تو جناب یہ صحافیوں کو پریشان کرنا ، ہراساں کرنا ، آزادی صحافت کے بھی خلاف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیئے کہ صحافیوں کے اپنے پیشہ ورانہ کاموں کو صحیح طریقے سے کرنے میں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے بجائے اس کے کہ ان کو ہراساں کیا جائے ۔

جناب چیئرمین،ٹھیک ہے جی۔شکریہ جناب۔ جی آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے جی؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر آپ کی خدمت یہ ہے کہ یہ جو حالیہ بارشیں ہوئی ہیں، آج بلوچستان میں نصیرآباد ڈویژن پورا جھیل بن گیا ہے اور وہاں سڑکیں بہہ گئی ہیں اور اپنا پشین ہے ، ژوب ہے، چاغی ہے، قلات ہے اور ہمارا بلوچستان کا جو ساحلی علاقہ ہے جس کو ہم coastal belt کہتے ہیں ۔ وہ ساری دنیا سے کٹ گیا ہے ۔

جناب چیئرمین،تو کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، سر میں کہتا ہوں یہ ایک بہت بڑا قومی حوالے کا سانحہ ہے ۔ بہت ہی بڑے پیمانے پر ہوا ہے۔

جناب چیئرمین،تو دعا کریں کہ بارشیں کم ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب اس کے لئے ہم یہی گزارش کریں گے کہ اتنا بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ ہم وفاقی حکومت کی توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔سارا صوبہ اس وقت جھیل بن گیا ہے۔سیلاب سے بہت متاثر ہوا ہے جناب ۔ کوئی دو تین ہفتوں سے بارہ تیرہ گھنٹے مسلسل بارشوں کی وجہ سے لوگ کھلے آسمان کے نیچے ہیں۔

جناب چیئرمین،بس ہو گئی ناں بات اتنی لمبی نہیں کیا کرتے ، بس بات ہوگئی کہ

جھیل بن گیا ہے ، مسئلہ ہو گیا ہے۔ جی آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: گزارش یہ کہ آپ نے فرمایا کہ کیا کیا جائے ۔ پچھلے دنوں ابھی ایک سوال آیا تھا اس میں یہی flood protection کے بارے میں ہم نے جو بات کی تھی۔ ہمارے منسٹر صاحب نے اس کا مکمل جواب نہیں دیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ first come first serve basis پر ہم پیسے دیتے ہیں جس سے بلوچستان کے لئے پچھلے تین چار سال میں کوئی flood damages میں خاطر خواہ انہوں نے allocation نہیں کی۔ تو ہو تو یہ سکتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کا باقاعدہ allocation کرے جو کم از کم area wise ہونا چاہیئے ' population-wise نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اتنا بڑا ایریا flood کے نیچے آتا ہے تو اس ایریا کے لئے پیسے فیڈرل گورنمنٹ aid , loans وغیرہ کی صورت میں دے سکتی ہے---

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میرا چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ آج کے اخبار میں ایک خبر چھپی ہے کہ بھارت یہ کوشش کر رہا ہے کہ جلال آباد میں ' اپنا ایک قونصلیٹ آفس قائم کرے ۔ جلال آباد پاکستان سے بالکل ملا ہوا ہے ۔ آج تک بھارت کو یہ permission نہیں ملی ہے جس کے لئے اب بھارت کوشاں ہے۔ میں حکومت کی اس جانب توجہ دلاؤں گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ہمارے معزز سینیٹر نے پہلے صوبہ بلوچستان کا ذکر فرمایا ہے ۔ بنیادی طور پر آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہاں ایک خود مختار صوبائی حکومت موجود ہے جس کا کام ہے فوری طور پر اگر کوئی ناگہانی آفت آئے صوبائی سطح پر تو وہ اس کا نوٹس لے اور اس کے لئے اقدامات کرے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک طریقہ کار طے شدہ ہے فلڈ ریلیف کمیشن ہے اس کا چیف انجنیئر ہے اس کے پاس بھی ایک طریقہ کار ہے کہ وہاں کا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ ' جو صوبوں کا ہے ' وہ اس کا نوٹس لیتا ہے ' immediately اگر کوئی اقدامات کرنے ہوں پھر وہ مطلع کرتا ہے تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طریقہ کار کو جو ایک regularly ہے ایک مستند ہے ۔ اس سے وفاقی حکومت روگردانی نہیں کرسکتی۔ ان کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین، جی جناب خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین ! کل وزیر اطلاعات نے ہمارے سوال پر categorically یہ کہا تھا کہ کوئی آم ہندوستان نہیں بھیجے گئے آج جو اطلاعات مزید سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ فارن آفس نے اعتراف کیا ہے کہ آم بھیجے گئے ہیں اسی طریقہ سے این ڈی خان صاحب نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے کہ ہاں بھیجے گئے ہیں مجھے اس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ایوان میں یہ بات کیوں کہی گئی کہ خبر جھوٹی ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں کوئی آم نہیں بھیجے گئے ۔ اور پھر یہ صورت حال کیا ہے؟ کیا ایسا ہوا ہے کہ وزیراعظم کی اجازت کے بغیر فارن آفس نے یا فارن منسٹر نے یہ اقدام کیا ہے؟ یہ بہت تشویشناک معاملہ ہے ۔

جناب چیئرمین، جی وزیر اطلاعات اس وقت نہیں ہیں جب آئیں گے تو پھر دیکھا جائے گا۔ جی جناب انور صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، میں نے شاید اس اجلاس میں ایک ہی تحریک التوا، پیش کی تھی لیکن مجھے معلوم ہوا کہ جناب نے اس کی اجازت نہیں دی۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ راہوالی کوآپریٹو شوگر مل کے متعلق ہے کہ وہاں کے ملازمین کو وزیراعظم صاحبہ کے کہنے کے باوجود تنخواہیں نہیں مل رہیں اور وہ بیچارے بے روزگار ہوئے ہیں اور ناکارہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین، کس وزارت کے تحت آتا ہے وہ ؟

چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ جناب کوآپریٹو کے تحت آئے گا۔

جناب چیئرمین، کامرس میں آئے گا ۔ آپ اس طرح کریں آ جائیں اس کو discuss کر لیتے ہیں اگر وہ غلط reject ہوا ہے تو اس کو دوبارہ ٹیک اپ بھی کیا جاسکتا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب اگر ان کی توجہ کے لئے ان کو فرما دیں کہ اس معاملے پر توجہ دیں ۔ اقبال حیدر صاحب ہیں جی ۔

جناب چیئرمین، وزیر قانون ذرا دیکھ لیں جی کیا مسئلہ ہے ۔جی جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں نے Call Attention Notice دیا تھا کہ ہمارے صوبے میں وزات داخلہ کا رجسٹریشن کا محکمہ جو ہے ان کو ایجنسی الاؤنس نہیں ملتا' اس کے ساتھ لیوی فورس اور کچھ اور بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں' اگرچہ مختلف فیڈرل ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو مل رہا ہے' تو وہ Call Attention Notice آخر تک نہیں آیا۔ تو میں request کروں گا کہ وزیر داخلہ صاحب جواب دیں۔

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.)Nasirullah Khan Babar: I will state a summary on the subject .Because it cannot be done over night.It is a Government decision . So I will move a summary and I will show him out side the House also, and I have a note on that.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr.Chairman: O.K. Question No. 220 Abdur Rahim Khan Sahib.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل،جی نمبر 220۔

220. *Mr. Abdul Rahim Khan : Will the Minister for communications be pleased to state:-

(a) the length of all highways of the country serial-wise; and

(b) the nature of work of construction and extension of the said highways during the years 1991-92, 1992-93 and 1993-94 indicating also the inital estimates of expenditure of works with actual expenditures incurred thereon and the present stage of work done on these roads?

Minister for Communicatios: Information is being collected and

will be placed on the table of the House as soon as possible.

جناب چیئرمین: information is being collected. جی کون آپ answer کریں گے لاسی صاحب۔ جی کیا بات ہے جواب نہیں آیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب غلام اکبر لاسی: اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ کیوں نہیں آیا۔ دیکھیں ناں اگر آپ کو مناسب نوٹس مل جاتا ہے تو یہ آپ کے منسٹری والے ہیں obviously وہ صحیح کام نہیں کر رہے ہیں۔ ذرا ان کو کھینچیں، اکثر اسی طرح کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! یہ پچھلے سیشن میں بھی میں نے دیا تھا یہ اس وقت سے ڈیفر ہو رہا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی: سر یہ پورے ملک کی جتنی بھی سڑکیں ہیں---

جناب چیئرمین: ہاں یہ انفارمیشن کوئی آج کی تو ہے نہیں this should be there یہ کوئی نئی بات نہیں ہے suppose کوئی پوچھے کہ ہماری آرمی کتنی ہے تو I am sure they know کہ کتنی ہے۔ تو ایسی بات نہیں ہے کوئی۔ پی آئی اے کے جہاز کتنے ہیں I am sure everybody knows کہ کتنے ہیں۔ So,this is deferred.

جناب غلام اکبر لاسی: سر میں متعلقہ محکمے سے ضرور پوچھوں گا جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یہ ڈیفر ہو گیا ہے جی۔

249 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the total amount received from the foreign countries through loans and credits since 1990 and the province-wise break-up of prosects undertaken against the said amount indicating also the names and the amount involved in each project in thecommunication sector?

Minister for Communications: An amount of Rs. 16,226.241 million has been received from foreign countries through loans and credits which are as under:

(Rs.in million)

(i)	Pakistan Telecom Corporation.		11,430.000
(ii)	National Highway Authority	4,166.941	
(iii)	Karachi Port Trust.	629.3000	
			16,226.241

As the Telecomunication projects are not prepared province-wise it is not possible to give the break-up project/province-wise.

The break-up in respect of Karachi Port Trust is as under:

Project	Loan No.	Sanctioned Amount	Amount received up Dec. 93
Karachi Port modernization Project (Sindh).	IBRD Loan No. 3335 Pak	2833.40 ml.	629.300 ml.

Information in respect of National Highway Authority is given in the enclosed statement.

Annexure "A"

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

PROJECT-WISE, PROVINCE-WISE AND YEAR-WISE DETAIL OF LOANS CREDITS FROM 1990-91 TO 1993-94 (UP TO DEC., 93)

(Rupees in Million)

S. No.	Name of the Project	Name of Agency	Year	Amount utilized Punjab	Sindh	N.W.F.P.	Balochistan	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	Fourth Highway Project.	World Bank	1990-91	187.885	101.169			289.054
			1991-92	384.234	180.816			565.050
			1992-93	493.811	243.221			737.032
			1993-94 (Upto Dec., 93)	234.169	91.066			325.235
	Total:			1,309.099	610.272	0.000	0.000	1,916.371
2.	Indus Highway Project.	O.E.C.F.	1990-91	—	—	56.062		56.062
			1991-92	—	—	199.562		109.562
			1992-93	207.057	116.082	297.384		620.533
			1993-94 (Upto Dec., 93)	364.655	215.800	79.162		659.617
	Total:			571.722	331.882	542.170	0.000	1,445.774
3.	Maintenance Backlog Reduction Programme.	World Bank	1990-91	—	—	—		
			1991-92	27.021	—	5.425	19.644	52.090
			1992-93	89.547	—	22.934	142.276	24[illegible]
			1993-94 (Upto Dec., 93)	51.666	18.117	35.117	127.040	232.940
	Total:			168.234	18.117	64.476	288.960	[illegible]
4.	Resurfacing and Strengthening Programme.	World Bank	1990-91	1.456			0.880	2.336
			1991-92	23.863	23.686	28.629	6.468	[illegible]
						6.468		

جناب چیئرمین، ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ اگر آپ ٹوٹل دیکھ لیں۔ پہلے والی بات ہے ٹوٹل خرچ وہی ہے انہوں نے ۴۱۶۶ ملین بلوچستان کے ہائی وے پر خرچ کیا ہے۔ وہ ۹ فیصد بنتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ سلسلہ کیوں ہوا ہے۔ کل منسٹر صاحب نے بڑی روانی میں ہمارے ایک بھائی کے سوال کے جواب میں کہا کہ جی ہم بلوچستان کے کوٹے کا برابر خیال رکھ رہے ہیں اور اس ہاؤس میں آپ بھی گواہ ہیں اور سارے معزز اراکین بھی گواہ ہیں جب بھی ہم نے حساب مانگا ہے تو ایک ڈیڑھ فیصد سے زیادہ ہمیں employment میں بھی حصہ نہیں ملا ہے اور ہائی وے کا بھی آپ دیکھ لیں ۹ فیصد سے زیادہ حصہ نہیں ہے۔ تو کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ سلسلہ کب تک ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، سر انشاء اللہ ہم بلوچستان کے کوٹے کا پورا پورا خیال رکھیں گے ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ہے لیکن میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ بلوچستان کا اس کے ایریا کے لحاظ سے اس کے رقبے کے لحاظ سے ہم پوری طرح خیال رکھیں گے کہ جتنے بھی لوکل فنڈز یا جو باہر کے فنڈز ہیں ان میں بلوچستان کو پورا پورا حصہ دیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا، سر یہ ایک اور بھی میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بار بار ماضی کی طرف جس منسٹر صاحب سے کہیں وہ ماضی کی طرف جاتا ہے تو ذرا ماضی بعید میں بھی چلے جائیں جب ان کی حکومت تھی تو بلوچستان کے ساتھ انہوں نے ماضی بعید میں کیا کیا ہے اور تین سال پہلے بھی ان کی حکومت تھی انہوں نے دو سال میں بلوچستان کے لئے کیا کیا۔ بار بار یہ بات کہتے ہیں کہ ماضی میں نہیں ہوا ماضی میں نہیں ہوا دو سال نواز شریف کے ریفر کرتے ہیں۔ اپنی یہ گیارہ سالہ حکومت کو بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا بلوچستان کے ساتھ ماضی بعید میں۔ یہ بات کہنا چھوڑیں سیدھی بات کیا کریں۔ طنز کرنا چھوڑ دیں ورنہ ہمیں بھی باتیں کرنا آتی ہیں۔

جناب چیئرمین، جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، سر آنریبل ممبر اچھی طرح جانتے ہیں خود بھی وہاں XEN رہے ہیں اور جو اس سے پہلے بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی میں اس لئے نہیں کہ میں پیپلز پارٹی کا ایک منسٹر ہوں میں دعوے سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس دور سے بلوچستان میں اگر آج آپ کو ترقی نظر آتی ہے تو وہ صرف پیپلز پارٹی کی مرہون منت ہے چاہے ماضی کا دور ہو یا ابھی کچھ مہینے ملے ہوں۔ میں آپ کو دعوے سے کہہ سکتا کہ بلوچستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت--------

جناب چیئرمین، جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، سر ان کا کہنا بالکل درست نہیں ہے۔ بلوچستان میں جو کچھ ہوا ہے یہ مسلم لیگ کی حکومت کی وجہ سے ہوا ہے نواز شریف نے پہلی دفعہ آ کر وہاں پر deep sea port کا پراجیکٹ شروع کیا تھا وہاں پر جو نیشنل ہائی وے دادو سے گوادر موٹر ہائی وے شروع کیا تھا وہاں سے سینڈک پراجیکٹ جو اس سال ستمبر میں مکمل ہونے والا تھا اس کے انہوں نے فنڈز روک لئے اب اگلے سال میں چلا گیا۔ وہاں پر بولان کمپلیکس اسی وجہ سے لیٹ ہوا ہے۔ جو ہمارے inititative تھے (مسلم لیگ کے) انہوں نے آکر بلوچستان کے سارے پراجیکٹ dump کر دیئے ہیں لہذا یہ فلور پر غلط بیانی سے کام لینا صحیح نہیں ہے ان کی حکومت میں بلوچستان کے پہاڑوں پر بم گرائے گئے تھے وہاں کے لوگوں کو پھانسی دی گئی تھی وہاں پر فوج کشی کی گئی تھی لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس وقفہ سوالات کو صرف سوالوں تک محدود رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا ورنہ ماضی میں جا کر ان حقائق کو سامنے لانے میں سوائے اس کے کہ تلخ کلامی ہو یا تلخی اس ہاؤس میں آ جائے اس کے علاوہ کوئی مزید فائدہ نہیں ہے شیشے کے گھر میں رہ کر دوسروں پر پتھر پھینکنا یہ مناسب بات نہیں ہے حقائق کو اس طرح نہیں چھپایا جا سکتا۔

جناب غلام اکبر لاسی، جناب چیئرمین! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں چونکہ معزز سینٹر نے ایک بات کی تھی کہ ماضی میں کوئی کام نہیں ہوا میں نے صرف اس کی تردید کی ہے میں خود اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا اگر ہم بحث میں پڑیں اور اس ریکارڈ کی طرف جائیں تو ثبوت ہیں ایسی بات نہیں ہے کہ کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جیسے انہوں نے کہا کہ سینڈک سینڈک بھی پیپلز پارٹی کی حکومت کا منصوبہ تھا۔ گوادر ہو یا بلوچستان یونیورسٹی یا میڈیکل کالج آپ مجھے بتائیں کہ کونسی چیز ہے جو پیپلز پارٹی کے دور میں نہیں ہوئی کیڈٹ کالج وغیرہ جتنے

بھی منصوبے بلوچستان میں بنے ہیں جہاں تک bombardment کی بات ہے جناب والا! میں خود بلوچستان سے تعلق رکھتا ہوں اس بحث کو۔ اگر ہم نے طول دیا تو میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اس میں پیپلز پارٹی نے بلوچستان کے عوام کی خدمت کی ہے۔ بلوچستان میں جو ترقی آج نظر آتی ہے وہ پیپلز پارٹی کی مرہون منت ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، شکریہ جناب چیئرمین میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ یہاں تو ہم بہت سنتے ہیں کہ جی ہائی وے کو ہم بہتر بنا رہے ہیں-------

جناب چیئرمین ، لمبی بات نہ کریں۔ سوال پوچھیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میں سوال یہی پوچھ رہا ہوں بلوچستان میں ۴۲ فیصد روڈ کی لمبائی پر کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ ہائی وے کی اتنی بری حالت ہے کہ سارے ملک میں لوگ جو روڈ سے سفر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر آنکھیں بند کرکے بلوچستان کی طرف جائیں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بلوچستان کا حصہ شروع ہوگیا ہے۔ یعنی کھڈے ہی کھڈے ہیں۔ اور کچھ بھی نہیں ہے اور ہم یہاں سنتے ہیں کہ کام ہو رہا ہے میں جب تک یہ پالیسی revise نہیں کریں گے اس کے لئے رقم مخصوص نہیں کریں گے کیا ہائی وے باتوں سے ٹھیک ہوں گے۔ اور دوسرا گوادر کی پورٹ پر کام کب شروع کریں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی ، جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ honourable member نے جس طرح کہا کہ بلوچستان میں سڑکیں نہیں ہیں اور بلوچستان میں سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بلوچستان میں سڑکیں اس لیول پر نہیں ہیں' مکران پورا ڈویژن ہے جس میں کوئی سڑک نہیں ہے۔ لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ پیپلز پارٹی نے پہلے ۲۰ مہینے حکومت کی' ابھی اس کو آٹھ دس مہینے ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں اور بہت سارے محرکات ہیں۔ بلوچستان میں ایک قبائلی سسٹم ہے' بلوچستان ایک ٹرائبل ایریا ہے' ہم خود گواہ ہیں کہ بلوچستان کے نوابوں اور سرداروں نے سڑکیں بنانے سے انکار کیا ہے۔ سینکڑوں ایسے واقعات ہیں جہاں پر بنے بنائے منصوبے بگڑ گئے کیونکہ وہاں مقامی سیاست involve ہوئی۔

جناب چیئرمین : نہیں میرے خیال میں I think let us curtail it نہیں آفتاب صاحب آپ نہیں، پہلے مندوخیل صاحب، جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین میں وزیر صاحب سے یہ کہوں گا کہ آپ مہربانی کریں۔ حقیقت میں کسی گورنمنٹ نے ہمارے لئے کام نہیں کیا ہے۔ سب نے ہمیں کالونی سمجھا ہے۔ آپ تمام ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں، سروسز کے ہیں، comunications ہیں، جو بھی ہیں، ایک فیصد یا دو فیصد۔ صرف یہاں آ کر وعدہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ آئندہ دیکھیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ ماضی میں کمی ہماری ہوئی ہے، لیبر کے محکمہ میں، خارجہ امور کے لئے جو لوگوں کو بھیجتے ہیں، comunications میں، واپڈا میں۔ وہ جو پرانا نقصان ہوا ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے ہماری مدد کریں گے یا نہیں۔ یہ میرا سوال ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی : میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت بلوچستان میں ماضی میں کی گئی ناانصافیوں کا ازالہ کرے گی اور جو بھی ماضی میں جس طرح بھی ہوا، انشاء اللہ اس کے لئے ہم کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین : آغا صاحب آپ تین سوال پوچھ چکے ہیں جناب۔ let us not waste the time جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب چیئرمین! ابھی ایک جواب آیا تھا کہ سرداروں نے اور کس کس نے روڈ بنانے سے روکا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کراچی سے کوئٹہ لنک روڈ جو ہے اس کی حالت انہوں نے دیکھی ہے کہ کیسی ہے؟

جناب چیئرمین : جی جناب حالت دیکھی ہے کہ نہیں؟

جناب غلام اکبر لاسی : جناب میں اکثر و بیشتر اس پر سفر کرتا رہا ہوں۔

سید محمد فضل آغا : جناب نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی میٹنگ آج ہو رہی ہے، کیا لاسی صاحب یہ بتا سکیں گے کہ بلوچستان کی طرف سے اس اتھارٹی بورڈ کی میٹنگ میں آج کون نمائندگی کر رہا ہے۔ ہمیں بلایا نہیں ہے تو کون ہماری نمائندگی کر رہا ہے، کون ہمارا دفاع کر رہا ہے؟

جناب چیئرمین : جی کون نمائندگی کر رہا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی ، جناب اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ سردار ہے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ سرداروں کی اس category میں نہیں آتے ہیں جو لوگوں کو----

جناب چیئرمین، نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی بورڈ کی آج میٹنگ ہے، اس میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی ہے؟

جناب غلام اکبر لاسی ، جی ہمارے لسبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک ایم پی اے ہیں۔

سید محمد فضل آغا، نہیں جناب وہ بورڈ کے ممبر ہیں-----

250 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the amount of funds saved by reducing the number of Lahore Islamabad Motor-way lanes from six to four; and

(b) the amount of damages paid to the Korean firm for reducing these lanes?

Minister for Communications: (a) By reducing the number of lanes from 6 to 4 there will be a saving of about Rs. 3 billion.

(b) Nil.

جناب چیئرمین، ضمنی سوال ۔

سید محمد فضل آغا ، جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ موٹر وے کی ۶ لین سے انہوں نے اسے ۴ لین کر دیا ہے۔ اس کی سیونگ کا میں نے پوچھا تھا۔ لاسی صاحب نے بتایا ہے کہ ۳ بلین کی سیونگ ہے۔ کیا یہ مجھے بتا سکیں گے break up کہ یہ ۳ بلین کی سیونگ کس طرح ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین، جی جناب! لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی ، جناب! یہ جو پہلے ۶ لین کی بات تھی اب اس کو ۴ لین

کیا گیا، اس میں ۳ بلین کی سیونگ ہے۔ وہ ایک نگر ہے کہ اگر ہم ۶ لین کی یہ روڈ بناتے ہیں تو اس میں ۳ بلین زیادہ خرچ آتا ہے اور اگر ہم نے اس کو چار کیا تو ۳ بلین کی بچت ہو گی اور اس میں فائدہ ہے کیونکہ اس وقت ہمیں ۶ لین کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن اس وقت break up مزید نہیں دے سکتے آپ؟

سید محمد فضل آغا: سر ایک تو break up نہیں دے سکتے اور کیا یہ بتائیں گے کہ اس ۳ بلین کی سیونگ کی total cost کیا تھی؟

جناب چیئرمین: جی لاسی صاحب ۶ لین کی total cost کیا تھی؟

جناب غلام اکبر لاسی : جناب! اس کے لئے یہ فریش سوال دے دیں، جو سوال انہوں نے پوچھا تھا اس کا جواب تو انہیں دے دیا ہے۔

سید محمد فضل آغا: سر یہ related question ہے اس لئے میں گزارش کروں گا---

جناب چیئرمین : کیا منسٹری آپ کو background material نہیں دیتی، یہ تو دیکھیں ناں کہ جب آپ سیونگ بتا رہے ہیں تو cost بھی تو انہوں نے بتائی ہو گی ناں کہ کتنی ہے۔

جناب محمد اکبر لاسی : سر یہ کوئی چوبیس پچیس ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔

سید محمد فضل آغا: اب کیا آپ پچیس ارب روپے میں سے تین ملین بچا کے پورے موٹر وے کا خانہ خراب نہیں کر دیا ہے؟ یہ تو کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی: جناب چیئرمین! میں عرض کروں کہ جو اس کا structure ۶ لین کا ہے جتنی bridges ہیں، جب بھی ہم کو ضرورت محسوس ہوئی ہم دو lane اس پہ مزید ڈال دیں گے اس کے لئے ہمیں کوئی extra expenditure نہیں کرنا پڑے گا۔ اس کا جو ڈھانچہ ہے وہ ۶ lane کا ہے۔

جناب چیئرمین: جی پراچہ صاحب۔ جب مرضی ہے ۴ سے ۶ کر دیں کوئی خرچ نہیں ہو گا تو کر دیں ناں پھر۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چیئرمین! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ

پرسوں کی 'Business Recorder' میں یہ خبر تھی کہ ڈائیو کمپنی جو contractor ہے موٹروے کے انہوں نے offer کی ہے کہ ہم دو lanes کے finances خود arrange کریں گے اور ہمیں اجازت دی جائے کہ جو دو lanes کٹ کی گئی تھیں ان کو ہم مکمل کریں۔ کیا حکومت کوئی ان کی proposal کو consider کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، جی یہ بڑی اچھی offer ہے ہم اس پر غور کریں گے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، یہ رپورٹ جو 'Business Recorder' میں آئی ہے اس کے figure تین بلین کے نہیں بلکہ ۱۰۹ بلین ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ صحیح figure کون سی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی، تین بلین جی۔

جناب چیئرمین، تین بلین صحیح ہے۔ next جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل، کل اخبارات میں آیا ہے کہ جو کمپنی اسلام آباد۔ لاہور موٹروے بنا رہی ہے انہوں نے offer دی ہے کہ اگر حکومت اجازت دے تو وہ اپنے طور پر بقایا کی بھی black topping کرتے ہیں باقی----

جناب چیئرمین، تو وہی سوال پوچھا تھا پراچہ صاحب نے۔

جناب شہزاد گل، کیا حکومت ان کو اجازت دینے پر غور کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں وہی سوال پوچھا جا چکا ہے۔ Next question no. 251 جناب فضل آغا صاحب۔

251. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistan be pleased to state:

(a) the names and number of the Technical Training Centres (TTC)

in Balochistan Province indicating also the total number of employees working in each Centre with their grade-wise break-up;

(b) the total expenditure incured on these training centres during the last three years; and

(c) course-wise break-up of the traineess for the last three years in different fields?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) The following centre are working under the Directorate of Labour and Manpower Balochistan:--

S. No.	Name of the Centre
1.	Technical Training Centre, Quetta.
2.	Technical Training Centre, Khuzdar.
3.	Technical Training Centre, Hub.
4.	Technical Training Centre, Loralai.
5.	Technical Training Centre, Turbat.
6.	Technical Training Centre, Sibi.
7.	Technical Training Centre, Kiliah Abdullah.
8.	Technical Training Centre, Women Quetta.
9.	Technical Training Centre, Sui.

Detailed break-up of grade-wise employees working in these Centres is at Annex- A.

(b)

Year	Expenditure incurred
1991-92	Rs. 27,128,128
1992-93	Rs. 30,048,808
1993-94	Rs. 37,270,768

CENTERWISE BREAK-UP OF STAFF WORKING IN VARIOUS TTCs IN BALOCHISTAN

ANNEX- A

S.NO.	NAME OF POSTS.	GRADE. (BPS)	TECHNICAL TRG.CENTRE QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE KHUZDAR.	TECHNICAL TRG.CENTRE HUB.	TECHNICAL TRG.CENTRE LORALAI.	TECHNICAL TRG.CENTRE TURBAT.	TECHNICAL TRG.CENTRE SIBI.	TECHNICAL TRG.CENTRE KILLAH-ABDULLAH.	TECHNICAL TRG.CENTRE, WOMEN QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE SUI.
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.	11.	12.
1.	PRINCIPAL.	18	01	01	01	01	01	01	-	01	-
2.	VICE PRINCIPAL.	17	02	01	01	01	-	-	-	-	-
3.	CHIEF INSTRUCTOR.	17	08	02	03	-	01	01	-	02	-
4.	SENIOR INSTRUCTOR.	16	38	14	15	07	06	06	-	04	-
5.	PROJECT MANAGER.	16	-	-	-	-	-	-	04	-	-
6.	WORKSHOP SUPTT.	16	01	-	-	-	-	-	-	-	-
7.	OFFICE SUPTT.	16	01	-	01	-	-	-	-	-	-
8.	INSTRUCTORS.	14	52	20	31	17	06	06	05	06	-
9.	OFFICE ASSISTANT.	11	02	01	01	-	01	01	01	01	02
10.	HEAD CLERK.	11	01	01	-	-	-	-	-	-	-
11.	ACCOUNTANT.	11	-	-	-	-	-	-	-	01	-
12.	STENOGRAPHER.	12	02	01	01	-	01	01	-	01	-
13.	SENIOR CLERK.	07	03	02	02	01	01	01	01	01	-
14.	STORE KEEPER.	06	02	03	01	02	01	01	01	01	02
15.	SHOP ASSISTANT.	06	20	10	06	05	06	06	05	-	-
16.	JUNIOR CLERK.	05	06	02	-	01	01	01	01	02	02
17.	SHOP ATTENDENT.	05	36	20	05	05	06	06	05	06	-
18.	STORE ATTENDENT.	01	02	02	-	-	-	-	01	-	-
19.	HOSTEL ATTENDENT.	01	06	-	-	01	-	-	-	-	-
20.	DRIVER.	04	03	-	04	01	-	-	01	03	-
21.	HOSTEL WORDEN.	14	-	-	01	-	-	-	-	-	-
22.	NAIB QASID.	01	07	02	04	04	01	02	02	04	03
23.	MALI.	01	01	01	02	01	-	-	-	01	-

(c) The details are at Annex-B (I) to B (ii).

S.NO.	NAME OF POSTS.	GRADE.	TECHNICAL TRG.CENTRE QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE KHUZDAR.	TECHNICAL TRG.CENTRE HUB.	TECHNICAL TRG.CENTRE LORALAI.	TECHNICAL TRG.CENTRE TURBAT.	TECHNICAL TRG.CENTRE SIBI.	TECHNICAL TRG.CENTRE KILLAH-ABDULLAH.	TECHNICAL TRG.CENTRE, WOMEN QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE SUI.
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.	11.	12.
24.	WATCH MAN.	01	-	01	-	-	-	-	-	-	-
25.	KITCHEN ATTENDENT.	01	02	-	-	-	-	-	-	-	-
26.	COOK.	01	03	-	04	01	-	-	-	01	-
27.	HELPAR TO COOK.	01	-	-	04	-	-	-	-	-	-
28.	COCILLAR.	10	-	-	-	-	-	-	-	01	-
29.	HOUSE MANAGER.	10	-	-	-	-	-	-	-	01	-
30.	GUARDS.	01	-	-	06	-	-	-	-	-	-
31.	SUB STORE KEEPAR.	05	-	-	03	-	-	-	-	-	-
32.	DISPENSER.	06	-	-	-	-	-	-	-	01	-
33.	CHOWKIDAR.	01	04	03	02	03	02	03	03	02	02

COURSE-WISE BREAKUP OF TRAINEES OF TTCs IN BALOCHISTAN
YEAR 1992

ANNEX- B(1)

1992

S.NO.	NAME OF TRADE.	TECHNICAL TRG.CENTRE QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE KHUZDAR.	TECHNICAL TRG.CENTRE HUB.	TECHNICAL TRG.CENTRE TURBAT.	TECHNICAL TRG.CENTRE LORALAI.	TECHNICAL TRG.CENTRE SIBI.	TECHNICAL TRG.CENTRE KILLAH ABDULLAH.	TECHNICAL TRG.CENTRE WOMEN QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE SUI.
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.	11
1.	CIVIL DRAFTSMAN.	14	11	-	-	-	-	-	-	-
2.	ELECTRIC.	36	18	26	19	14	15	12	-	-
3.	WOOD WORK.	08	12	-	-	14	-	07	-	-
4.	WELDING.	-	12	-	08	-	09	11	-	-
5.	AUTO MACHINIC.	28	11	16	09	12	15	09	-	-
6.	MACHINIST.	08	14	37	-	13	-	-	-	-
7.	PLUMBING.	12	11	-	-	10	-	08	-	-
8.	RADIO/TV.	-	16	-	-	-	-	-	-	-
9.	REFREGARATION/ AIR CONDITIONING.	03	08	-	-	-	-	-	-	-
10.	MOTOR WINDING.	-	-	-	-	-	-	-	-	-
11.	AUTO ELECTRIC.	04	-	-	-	-	-	-	-	-
12.	COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	-	-
13.	DRESS DESIGNING.	-	-	-	-	-	-	-	25	-
14.	ARCHECTRURAL.	-	-	-	-	-	-	-	10	-
15.	SHORTHAND/TYPING/ COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	13	-
16.	BEAUTICULTURAL.	-	-	-	-	-	-	-	-	-

COURSE-WISE BREAKUP OF THE TRAINEES OF TTCs IN BALOCHISTAN
YEAR 1993

1993 ANNEX-B

S.NO.	NAME OF TRADE.	TECHNICAL TRG.CENTRE QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE KHUZDAR.	TECHNICAL TRG.CENTRE HUB.	TECHNICAL TRG.CENTRE TURBAT.	TECHNICAL TRG.CENTRE LORALAI.	TECHNICAL TRG.CENTRE SIBI.	TECHNICAL TRG.CENTRE KILLAH ABDULLAH.	TECHNICAL TRG.CENTRE WOMEN QUETTA.	TECHNICAL TRG.CENTRE SUI.
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.	11
1.	CIVIL DRAFTSMAN.	01	12	-	-	-	-	-	-	
2.	ELECTRIC.	65	19	27	16	10	15	14	-	
3.	WOOD WORK.	23	17	-	-	06	-	09	-	
4.	WELDING.	18	19	-	11	-	15	11	-	
5.	AUTO MECHANIC.	27	12	18	10	09	15	08	-	
6.	MACHINIST.	14	15	19	-	04	-	-	-	
7.	PLUMBING.	26	15	-	-	07	-	07	-	
8.	RADIO/TV.	48	16	-	-	-	-	-	-	
9.	REFREGARATION/ AIR CONDITIONING.	-	10	-	-	-	-	-	-	
10.	MOTOR WINDING.	29	-	-	-	-	-	-	-	
11.	AUTO ELECTRIC.	15	-	-	-	-	-	-	-	
12.	COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	-	
13.	DRESS DESIGNING.	-	-	-	-	-	-	-	32	
14.	ARCHECTURAL.	-	-	-	-	-	-	-	-	
15.	SHORT-HAND/TYPING/ COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	18	
16.	BEAUTICULTURAL.	-	-	-	-	-	-	-	17	

ANNEX-P.III

1994

COURSEWISE BREAK-UP OF THE TRAINEES IN VARIOUS TTCs IN BALOCHISTAN
YEAR 1994

S.NO.	NAME OF TRADE.	TECHNICAL TRG. CENTRE QUETTA.	TECHNICAL TRG. CENTRE KHUZDAR.	TECHNICAL TRG. CENTRE HUB.	TECHNICAL TRG. CENTRE TURBAT.	TECHNICAL TRG. CENTRE LORALAI.	TECHNICAL TRG. CENTRE SIBI.	TECHNICAL TRG. CENTRE KILLAH ABDULLAH.	TECHNICAL TRG. CENTRE WOMEN QUETTA.	TECHNICAL TRG. CENTRE SUI.
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9.	10.	11.
1.	CIVIL DRAFTSMAN.	17	13	-	-	-	-	-	-	-
2.	ELECTRIC.	63	20	34	20	12	10	-	-	18
3.	WOOD WORK.	55	18	-	-	06	-	-	-	
4.	WELDING.	12	17	-	16	-	07	-	-	
5.	AUTO MECHANIC.	34	13	22	18	14	10	-	-	
6.	MACHINIST.	16	16	21	-	06	-	-	-	
7.	PLUMBING.	38	20	-	-	09	-	-	-	
8.	RADIO/TV.	28	19	-	-	-	-	-	-	
9.	REFREGARATION/ AIR CONDITIONING.	42	13	-	-	-	-	-	-	
10.	MOTOR WINDING.	38	-	-	-	-	-	-	-	
11.	AUTO ELECTRIC.	20	-	-	-	-	-	-	-	
12.	COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	-	
13.	DRESS DESIGNING.	-	-	-	-	-	-	-	32	
14.	ARCHECTURAL.	-	-	-	-	-	-	-	-	
15.	SHORT HAND/TYPING/ COMPUTER TRAINING.	-	-	-	-	-	-	-	14	
16.	BEAUTICULTURAL.	-	-	-	-	-	-	-	19	

8.

Hyderabad

CILE 2.	Mr. Abdul Haye, Advocate.	22-4-[illegible]	Law Graduate more than 10 years practice in Law.	All residents of Hyderabad.
'esi f hi. 21.	Syed Jehangir Hussain Shah, Advocate.	10-1[illegible]-9[illegible]	"	"
22.	Mr. Shafi Mohammad Pirzada, Advocate.	14-1[illegible]-9[illegible]	"	"

سید محمد فضل آغا، جی میں لاسی صاحب سے گزارش کروں گا کہ کیا انہوں نے ٹریننگ سینٹرز کی خود inspection کی ہے یا آئندہ inspection کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر inspection کی ہے تو کیا ان کی کارکردگی سے یہ مطمئن ہیں؛

جناب چیئرمین، جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، جب بھی مجھے کوئٹہ جانے کا موقع ملا ہے میں نے کسی نہ کسی سینٹر کو ضرور دیکھا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کارکردگی ان کی ہونی چاہیئے اتنی اچھی نہیں ہے لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ اب ان کی ہم کارکردگی کو بڑھائیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آغا صاحب دیکھیں گے کہ آنے والے وقتوں میں اس سے پاکستان کے ہزاروں لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میں وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ coastal belt کے حوالے سے گوادر جو ہے بہت important ہے۔ کیا گوادر میں، نصیرآباد ضلع میں، ڈیرہ مراد جمالی میں، نوشکی میں اور دوسرے جو بلوچستان کے علاقے ہیں جہاں mines ہیں۔ وہاں بھی اس ٹریننگ کی ضرورت ہے کہ کیا وہاں یہ سینٹر کھولنے کا پروگرام کریں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی، گوادر اور ڈیرہ مراد جمالی کے سینٹر منظور ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ اسی سال وہاں یہ سینٹر قائم ہو جائیں گے اور بلوچستان کے مزید علاقوں میں بھی۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی انور بھنڈر صاحب

question no. 252, answer taken as read supplementary question

252. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the name of the schemes, with cost of each scheme recommended by each member of National Assembly in the year 1993-94, indicating also the amount released in each case; and

(b) the time by which the remaining amount will be released?

Syed Iqbal Haider: (a) During 1993-94, 5829 schemes costing Rs.1330.407 million proposed by 198 MNAs from all over the country have been approved. A sum of Rs. 953.269 million has been released to the Executing Agencies concerned to implement these schemes. The details of the schemes alongwith the estimated cost proposed by the MNAs are placed at Annexure-1.

(b) According to the existing procedure funds for the schemes costing upto Rs. 1.000 million are released in full. Funds for the schemes costing more than Rs. 1.000 million are released at the rate of 50 per cent of the cost of each scheme as first instalment or Rs. 1.000 million whichever is more. In the latter case, the remaining balance is released by the Ministry as soon as utilization report of the previous release is received.(Annexure has been placed in the Senate Library).

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا ! میں مشکور ہوں Ministry of Local Government کا کہ انہوں نے تمام تفصیل جو ہے وہ مہیا کر دی ہے، کافی لمبی تفصیل تھی لیکن سوال یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میں نے پہلے چار ایم این اے کے متعلق جو سوال کیا تھا کہ ان کی سکیمز جو ہیں ان کے لئے کتنے فنڈز release کئے گئے ہیں۔ ان میں شاہد خاقان عباسی آتے ہیں، ان میں راجہ نادر پرویز آتے ہیں، ان میں چودھری نثار علی آتے ہیں ان میں عبدالمجید ملک آتے ہیں۔ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہے۔ میری نظر پڑی ہے کہ اپوزیشن کے ممبران کے فنڈز release نہیں کئے گئے اور دوسرے ممبران جو حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے فنڈز release کئے گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : جناب چیئرمین ! یہ مفروضہ بذات خود بالکل بے بنیاد اور غلط ہے کیونکہ بہت سے ایسے ہمارے ممبران ہیں۔ تمام کے فنڈز جو release ہو رہے ہیں وہ processing of the scheme کے مطابق ہیں اس کا سیاسی پارٹی سے کوئی consideration یا

relevance نہیں ہے۔ تو بالکل آپ کو آپ کے فنڈز release ہوں گے۔ بلکہ میں نے محترم بھنڈر صاحب کے لئے تو بذات خود سیکرٹری لوکل باڈیز کو کہا کہ ان کی مجھے رپورٹ دیں اور ان کے فنڈز release کریں' وہ کر رہے ہیں وہ ان کے process کر رہے ہیں جیسے میں نے پچھلے ہفتے بھی کہا تھا کہ اس ماہ میں کمیٹی بیٹھ رہی ہے اور ان سکیموں کا جائزہ لے رہی ہے اور ان کے فنڈز کے release کا جلد پیش کرے گی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں مشکور ہوں جناب وزیر کا کہ انہوں نے میری schemes کے متعلق لکھا لیکن ابھی تک progress یہ ہے کہ ہنوز وعدہ فردا ہے ابھی وہ کمیٹی کی میٹنگ ہو گی اس میں جناب والا! وہ سکیمیں زیرغور آئیں گی ۔ پھر وہ approve ہوں گی پھر ان کے فنڈز release کا مسئلہ آئے گا لیکن یہ جو میں نے تفصیل پوچھی تھی MNAs کے فنڈز کی۔ MNAs کی تفصیل میں مجھے جناب یہ بتا دیں کہ کون کون سے گورنمنٹ کے اور جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے کس کس کے فنڈز release ہوئے ہیں

سید اقبال حیدر: جناب میں پوری تفصیل لے کر آیا ہوں یہ بہت طویل ہے اس لئے میں نے ان کے پاس بھیجی ہے ۔ اپوزیشن کے اور بھی بہت سارے نام ہیں جن کے funds release نہیں ہوئے ہیں اور ایک نہیں' کافی ہیں' بلکہ درجنوں ہیں۔ حکومت کے بھی آپ پائیں گے اور ایک نہیں' درجنوں ۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ آج وزیر صاحب پوری تفصیل لے آئیں ہیں ۔ کیا مناسب نہیں ہو گا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور وزیرمتعلقہ اس کو examine کریں ۔ اس لئے کہ ہم سب یہ محسوس کر رہے ہیں کہ جو دعویٰ یہاں کیا جا رہا ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ۔

سید اقبال حیدر: ہمارا دل اور نیت بالکل صاف ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر لیڈر آف ہاوس اور لیڈر آف اپوزیشن مل جائیں ۔

جناب چیئرمین: اچھی تجویز ہے ۔ جی شہزاد گل صاحب۔

کہ یہ بھی ایک مذہب ہے جو قابل قبول ہے اس میں چلے جائیں ۔ اس لئے یہاں کے سارے نظام تعلیم کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے دیکھا روس ایک سپر پاور تھا اس کا اسلحہ موجود ہے اس کے میزائل موجود ہیں اس کا ایٹمی ذخیرہ موجود ہے۔ اس کے باوجود وہ ٹوٹ پھوٹ گیا وجہ یہ تھی کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد مغربی دنیا نے ریڈیو فری یورپ قائم کیا ۔ اور اس میں بےشمار ممالک شامل تھے ۔ ریڈیو فری یورپ روس کے ہر ایک خطے میں یہ پیغام ان کی اپنی زبان میں بھجواتا رہا کہ یہ تمہاری جو سلطنت ہے یہ غلط بنیادوں پر قائم ہے تم ایک الگ نسل ہو، تمہارا الگ تشخص ہے کرتے کرتے ایک پورا نظام جو اتنا طویل عرصہ چلتا رہا وہ ساری سلطنت جو ایک سپر پاور تھی ٹوٹ پھوٹ گئی اس لئے کہ لوگوں کا ذہن منتشر کر دیا گیا ۔ اگر تعلیم کے ذریعے سے ایک مستحکم معاشرہ قائم نہ کیا جا سکے تو پھر اس کو کسی بیرونی اثر سے بچایا نہیں جا سکتا ۔ حضرت علامہ اقبال نے یہی کہا تھا کہ تعلیم ہی کے ذریعے سے آپ ایک بچے کو ابولہب بنا دیں یا ابو تراب بنا دیں ۔ اس لئے تعلیم کے شعبہ کی اصلاح کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دوسرا مسئلہ ہے انصاف کا، اگر عام آدمی کو انصاف میسر نہ آئے تو پھر اس کے دل کے اندر رنج پیدا ہوتا ہے۔ وہ معاشرے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ پھر وہ قانون کی پابندی نہیں کرتا وہ کہتا ہے "کیا ملا قانون کی پابندی کرتے ہوئے"۔ اگر معاشی انصاف نہیں مل سکتا، ملازمت میں انصاف نہیں مل سکتا ، عدالتی انصاف نہیں مل سکتا یا معاشی انصاف نہیں مل سکتا تو پھر بغاوت کے اثرات آ جاتے ہیں اور وہ پھر angry young men کا ایک راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ اس وقت جو ڈاکے پڑ رہے ہیں ، جو قتل و غارت ہو رہی ہے اس میں بڑا عنصر یہی ہے ۔ بینک لوٹنے ، پٹرول پمپ لوٹنے ، بسیں لوٹنے کے واقعات میں کئی دفعہ ان کے بیانات چھپے ہیں ۔ اگر کوئی گہرائی میں جا کر اس کو ایسے دیکھے تو اس کے پیچھے یہی ہو گا کہ پڑھے لکھے نوجوان جن کو اس معاشرے نے قبول نہیں کیا ۔ اس معاشرے نے ان کو انصاف نہیں دیا ، ملازمتیں نہیں دیں ، معاشی طور پر ان کا خیال نہیں رکھا خواہ وہ سندھ میں ہیں ، پنجاب میں ہیں ، بلوچستان میں یا سرحد میں ہیں کسی مقام پر بھی ہیں ان کا خیال نہیں رکھا گیا جس کی وجہ سے اب وہ ایک ایسی فصل تیار ہوئی ہے کہ انہوں نے انارکی پیدا کر دی ہے۔ اس میں شاید کسی خاص طبقے ، کسی فرقے کا کوئی تعلق نہ ہو ، کسی پارٹی کا کوئی تعلق نہ ہو لیکن وہ

ایسا ایک breeding ground بن گئی ہے جس سے بیرونی ممالک بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ ایک آدمی اس کیفیت میں چلا جائے تو پھر بڑی آسانی سے foreign agent بھی بن جاتا ہے ۔ اس لئے اس معاملے کی طرف بھی deeply توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔

پھر صدر صاحب کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے دو تین دفعہ بیان آیا ہے کہ کراچی کی فرقہ واریت کی اندر اور یہ جو تشدد ہو رہا ہے اس میں بیرونی مداخلت ہے '' ہو سکتا ہے۔ اکثر اوقات حکومتیں یہی کہتی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ پڑوسی ممالک ہمارے ملک کے اندر اس قسم کی مداخلت کرتے رہتے ہیں ۔ بدقسمتی سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے جو داخلی مسائل ہیں ان کا حل یہی ہے کہ پاکستان کو de-stablize کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہندوستان کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے ممالک ہیں۔ نیپال ہے ، بھوٹان ہے ، بنگلہ دیش ہے ، سری لنکا ہے ان میں اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ پاکستان ہے اور اس سارے خطے کے اندر ہندوستان کی hegemony کو اگر کوئی رکاوٹ نظر آتی ہے ، آپ ان کے رسالے ، اخبارات ان کے analysis سارا کچھ دیکھیں ان میں یہی کیفیت نظر آتی ہے کہ جب تک پاکستان کو de-stablize نہ کیا جائے اس وقت تک ہندوستان چین سے نہیں رہ سکتا اور اس لحاظ سے ان کی ایجنسیاں بڑی تیزی سے لگی رہتی ہیں کہ کسی طریقے سے پاکستان کو de-stablize کیا جائے ۔ لیکن جناب چیئرمین اگر ہماری ایجنسیاں صحیح کام کریں اور جو کام ان کے سپرد ہے ، جو ان کا چارٹر ہے ، جو ان کا mendate ہے اس حد تک محدود رہیں تو ان کی توجہ صحیح طور پر اس کام میں لگ سکتی ہے ۔ ورنہ یہ توقع کرنا کہ اتنے تھوڑے وسائل کے ہوتے ہوئے ہماری یہ ایجنسیاں جو over politicise ہو گئی ہیں ۔ ایک حکومت آتی ہے وہ اپنے طور پر انہیں استعمال کرتی ہے ۔ دوسری حکومت آتی ہے تو ان کو نکال کر نئے آدمی لا کر انہیں پھر اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیتی ہے ۔ ان کے ۲۴ گھنٹوں میں سے ۱۵ منٹ بھی نہیں بچتے ہوں گے کہ وہ کسی صحیح کام کی طرف یعنی بیرونی مداخلت کی طرف توجہ دیں جناب ۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین (جناب وسیم سجاد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اگر کوئی ایک دن خبر آ جاتی ہے کہ کوئی راء کا ایجنٹ ائیرپورٹ پر پکڑا گیا ہے تو اس lead کو لے کر اگر اس سارے network کو control کرنا چاہیں تو ہماری ایجنسیاں کر سکتی

دیہی علاقوں میں ہمارے پاس بہت بڑا پروگرام ہے جو launch ہو چکا ہے ۔ پانی کی فراہمی کے لئے اور اسکولوں کے لئے بہت بڑے پیمانے پر ہم یہ پروگرام چلا رہے ہیں اور چلائیں گے اور اس سے پورے ملک کا فائدہ ہو گا ۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

جناب چیئر مین: جی جناب فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا: اس میں لکھا ہے کہ صرف انہی پراجیکٹس پر کام ہو گا جن کی ممبران اپنے دیہی علاقوں میں نشاندہی کریں گے ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ انہوں نے ایک parallel set up ضلع کی سطح پر قائم کر دیا ہے۔ جس میں پیپلز پارٹی کے نمائندے ہوں گے اور ان کے لئے الگ انجینئر ہو گا اور اسکے لئے ایک ٹیکنیکل سٹاف ہو گا ۔ اس کے باوجود کہ وہاں پر پہلے ہی ایک local bodies کا set up موجود ہے۔ ایک ضلع چیئر مین کے ماتحت ہو تا ہے اور اس میں ٹیکنیکل قسم کے سارے لوگ ہوتے ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی دوسرا پراجیکٹ شروع نہیں کرنا ہے، سوائے ان پراجیکٹس کے جو کہ Pak PWD کے ذریعے ہوں گے، تو تمام پاکستان کے لیول پر پاکستان میں ضلع کی سطح پر ایک نیا set up لانے کا مقصد کیا ہے جس کی وجہ سے ان کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا؟

سید اقبال حیدر: جناب والا! یہ تاثر بھی غلط ہے کہ ہم کوئی parallel setup یا administrative set up لا رہے ہیں۔ Administrator کی تقرری خود ہمارے منتخب نمائندوں کی ضرورت تھی کیونکہ ان کی سکیموں پر عملدرآمد میں تاخیر ہوتی تھی اس لئےان کو monitor اور supervise کرنے کے لئے administrators بنائے گئے ہیں۔ یہ کوئی parallel system نہیں ہے۔ It is in aid of the implementing agencies جناب والا! میں یہ بھی عرض کر دوں کہ یہ تاثر بھی بالکل غلط ہے کہ اس میں صرف پیپلز پارٹی والے شامل ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین: انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! جو سکیمیں یہاں ہم دیتے ہیں، وہ پہلے scrutinise ہوتی ہیں، پھر ان کی وفاقی حکومت کی قائم کردہ high powered committee منظوری دیتی ہے۔ اب یہ جو نئی سکیمیں ہیں، ان کے بارے میں انہوں نے یہ تاثر دیا ہے کہ وہاں جو Local District Boards قائم کئے ہیں، یہ وہاں جائیں گی اور پھر یہ Boards ان کو

implement کریں گے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے؟

سید اقبال حیدر : میری گزارش یہ ہے کہ administrators کے تقرر کا مقصد سکیموں کی feasiblity دیکھنے، اس عمل کو تیز اور یقینی بنانے کے لئے ہے۔ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ آپ نے اپنی سکیمیں اس administrator کو بھیجنی ہیں۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے صوبے میں administrator کا کون سے اراکین پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کے اراکین کی خدمت کے لئے تقرر کیا ہے۔

سید اقبال حیدر : مجھے آپ کے علاقے کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہاں یہ اختیار کس کو ہے لیکن آپ کی تجاویز کا میں خیرمقدم کروں گا۔ آپ مجھے بتا دیں کہ آپ خود بننا چاہتے ہیں یا کس کو بنانا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : گزارش یہ ہے کہ جو پرانا طریقہ ہے، اس کو جاری رکھا جائے اور یہ جو نیا طریقہ اختیار کیا ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تمام representatives اپنی سکیمیں آپ کو دیں گے جو کہ Local Government یا Pak. P.W.D کے ذریعے execute ہوں گی۔ اس کے علاوہ آپ کوئی ایسا عمل اختیار نہ کریں، جس سے وہاں ایک قسم کے parallel نظام کا تاثر ملے اور قصداً ہماری گورنمنٹ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس سسٹم کو سرے سے ہی ختم کریں۔

سید اقبال حیدر : یہ آپ کے خدشات بالکل غلط ہیں۔ ہمارے سسٹم سے آپ کو فائدہ ہی پہنچے گا، اس سے نقصان نہیں پہنچے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : ہماری یہ تجویز ہے کہ آپ اس سسٹم کو سرے سے ہی ختم کریں۔

سید اقبال حیدر : آپ ہمیں ایک لسٹ دے دیں، ہم آپ کے نمائندوں کی تقرری پر بھی غور کریں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! ابھی ابھی وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ ہم نے ان کو اپنی سکیمیں مہیا نہیں کرنی ہیں۔ لیکن مجھے جو ابھی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے، وہ میں پڑھے دیتا ہوں۔

"آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے حلقے کی ترقیاتی سکیمیں فارم "الف" پر جو کہ لف ہے، مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء تک متعلقہ ضلع کے Social Action Board کو ارسال کر دیں تا کہ ان کو ضروری کارروائی کے بعد متعلقہ محکموں کو بھیجا جا سکے"

جناب والا! یہ حکم ہے۔

سید اقبال حیدر : میں نے پرسوں بھی عرض کیا تھا کہ میں اس خط کی تحقیقات کروا رہا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! میں نے اپنی سکیمیں ۳۱ اگست تک بھیجنی ہیں، اس لئے یہ clarify کر دیا جائے کہ میں نے کس ادارہ کو سکیمیں بھیجنی ہیں؟

سید اقبال حیدر : میں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا : جناب والا! یہ خط بذات خود ایک privilege constitue کرتا ہے۔ اس لئے کہ پارلیمنٹ کے معزز اراکین، چاہے وہ M.N.As ہیں یا Senators ہیں، وہ ایک non representative اور local body کے level کے شخص کے پاس جا کر اپنی سکیمیں جمع کراوئیں۔

اس کے لئے procedure پہلے سے موجود ہے۔ یہ سکیمیں Provincail Government کے Planing Department سے process ہو کر یہاں آتی تھیں۔ Technical sanction کے بعد اسے Administrative approval ملتی تھی۔ اس کے بعد Pak. PWD جو کہ established organisation ہے، جو کہ پورے پاکستان کے projects کو look after کرتی ہے، یہی وہ executing agency ہے جسے یہ کام Local.Government سے چھین کر دیا ہے۔ بے شک Pak. PWD سے کروائیں۔ کم از کم مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک parallel organisation کو صرف اس لئے کھولنا کہ مزید الجھنیں پیدا ہوں، درست نہیں ہے۔ وزیر موصوف بتائیں کہ کیا یہ Pak. PWD کو close کر کے اس کونسل یا جو adminstrators لگانے ہیں، کے

ذریعہ supervision کروانا چاہتے ہیں یا Pak. PWD کو بھی ساتھ رکھیں گے۔ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

سید محمد فضل آغا، نہ نہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ یہ کبھی اصول نہیں رہا ہے کہ ایک منسٹر جواب دے رہا ہو ۔ تو دوسرا کھڑا ہو جائے ۔ ہم اس طرح نہیں سنیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ، آپ کو جواب چاہیئے ناں۔

سید اقبال حیدر، انہیں میری آواز سننے کا بہت شوق ہے چلیئے میں انہیں سنا دیتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا، میری بات آپ نے سنی نہیں ہے ۔ میں نے گزارش کی تھی ایک تو اقبال حیدر صاحب! یہ پارلیمنٹرین کا پریویلج ہے ۔ ایک غیر نمائندہ فرد جو بی ڈی لیول کا ہے آپ نے اس کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہم اس کے پاس جائیں۔ اس کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے ۔ گورنمنٹ کا کوئی اے۔سی، ڈی ۔سی، ایکسین، ایس ڈی او، نہیں ہے جس کے پاس ہم چلے جائیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ان تمام کاموں کو execute کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کی ایک executing agency ہے بہت بڑی آرگنائزیشن ہے جس کے ذریعے آپ کام کروا رہے ہیں۔ اور وہ کنسٹرکشن کی بھی ذمہ دار ہے ۔ سپرویژن کی بھی ذمہ دار ہے ۔ پھر آپ کے لوکل ڈیپارٹمنٹ کی ایک آرگنائزیشن ہے جو پراگریس کو look after کرتی ہے۔ پھر معزز اراکین خود وقتاً فوقتاً اپنے علاقوں کے دورے کرتے ہیں وہ بھی اتنے ہی ذمہ دار ہیں کہ تمام پراجیکٹس کو خود دیکھیں ۔ سپروائز کریں کہ کوالٹی صحیح ہے یا نہیں۔ لیکن ایک نئی parallel establishment ایڈمنسٹریٹر کی شکل میں آئی ہے ۔ اس کا مقصد کیا ہے۔ کیا یہ پاک پی ڈبلیو ڈی کو بند کرکے ان کے ذریعے کام کروانا چاہتے ہیں ؟

سید اقبال حیدر، سر! میں نے ابھی آپ سے گزارش کی یہی سوال مختصر الفاظ میں معزز رکن بھنڈر صاحب نے پوچھا تھا۔ اس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ میں ابھی اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ ابھی میں معلوم کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، حئی صاحب چھوٹا سوال کریں - لمبا نہ کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے - کہ ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح سندھ پنجاب فرنٹیر کی طرح کیا بلوچستان میں بھی پیپلز ورکس پروگرام میں وہاں کے نمائندے ایم این اے ' ایم پی ایز' سینیٹرز' کو ایڈمنسٹریٹر بنائیں گے؛ کیا اس پر غور کریں گے؛

سید اقبال حیدر، اچھی تجاویز پر غور کرنے پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب چیئرمین، اشتیاق اظہر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کو کوئی چٹھی نہیں آئی - یہ بھی ذرا دیکھ لیں۔ کہیں جیل کے پتے پر نہ گئی ہو۔

سید اقبال حیدر، نہیں وہ گھر پہنچی ہوگی - کیونکہ آ ج کل ان کی رہائش اسلام آباد میں ہے -

جناب چیئرمین، بہرحال چیک کر لیں۔ اس پر کافی سوالات ہو چکے ہیں۔ سوال نمبر ۲۵۴

254. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government for establishing Mari-time Pollution Central Board, if so, its details;?

(b) the name of the organization performing these functions at present; ?

(c) whether there is a proposal for the establishment of a separate Ministry for Mari-time affairs in the Federal Government ?

Minister For communications: (a) Yes. A High Powerd Marine Pollution Control Board has been constituted vide Notification attached.

(b) Ports & Shipping Wing of Ministry of Communications.

(c) Yes.

Annexure "A"

GOVERNMENT OF PAKISTAN

MINISTRY OF COMMUNICATIONS

Islamabad, the 28th June, 1994

NOTIFICATION

F. No. 10 (7)/94- **P&S.I.--** It has been decided by the Government to constitute a High Powered Marine Pollution Control Board to suggest measures for prevention and elimination of Marine Pollution. The composition and terms of reference of the Board will be as under:-

Composition of the Board:

1.	Chief of the Naval Staff Naval Headquarters, Islamabad.	Chairman.
2.	Director General, Posts and Shipping Wing. Karachi.	Member/coordinator.
3.	Additional Secretary, Ministry of Communications.	Member.
4.	Representative of Law Division.	Member.
5.	Representative of EAD.	Member.
6.	Representative of Environment and Urban Affairs Division.	Member.
7.	Representative of Government of Sindh Forestry, Fisheries and Wildlife Department.	Member.

8.	Representative of Government of Balochistan Forestry, Fisheries and wildlife Department.	Member.
9.	Director General, Mari-time Security Agency.	Member.
10.	Director General, M/O Petroleum and Natural Resources.	Member.
11.	Director General, National Institute of Oceanography, Karachi.	Member.
12.	Director General, Environmental Protection Agency Sindh, Karachi.	Member.
13.	Director General, Environmental Protection Agency Balochistan, Quetta.	Member.
14.	Chief Secretary, Government of Sindh.	Member.
15.	Chief Secretary, Government of Balochistan.	Member.
16.	President, Federation of Pakistan Chamber of Commerce and Industry.	Member.
17.	Rear Admiral Fasih Bokhari, Dy. Chief of Naval Staff.	Member.
18.	Miss Aban Marker Kabraji, Pakistan Country representative I.U.C.N Pakistan 1/Bath- Island Road Karachi-75530.	Member. Member.
19.	Mr. Ghazi Salahuddin, Daily "The Newa" Karachi	Member.
20.	Miss Linda Latzioli, Karachi.	Member.
21.	Senator Saifullah Khan Piracha Balochistan.	Member.

Terms of Reference

Objectives: (i) to perform functions assigned to it by or under the Pakistan Environmental Protection Ordinance,1993;

(ii) to provide for the consideration by the board of any matters concerningmarine pollution and the effect of marine pollution on marine environment, marine life and resources at risk that may be referred to it;

(iii) to provide advisory services are directives to any Port Authority , Mari-time security Agency or any otherorganization/establislunent as deemed fit, for the control andprevention of marine.

جناب چیئرمین، سیکنٹری۔ بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، سر یہ ایک High Powered Maintance Pollution Control Board بنا ہے۔ اس بورڈ کے کل ۲۱ ممبران ہیں۔ اس میں نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے ممبران میں سے صرف ایک ممبر سیف اللہ پراچہ صاحب کو رکھا گیا ہے۔ باقی تین جو ہیں ان میں ایک مس لنڈا کوئی فارنر ہیں یا کیا ہیں؟ اور ایک غازی صلاح الدین نیوز کراچی کے' ایک مس ایون مارکر ہیں یہ بھی غالباً کوئی فارن نیشنل ہیں۔یا کیا ہیں؟ جناب والا! میں عرض کروں گا اتنے بڑے ہائی پاورڈ کمیشن میں غیر سرکاری یا ایم این اے یا سینٹ کے جو ممبر ہیں۔ ان کو نہیں رکھا جا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین، جی جناب کون جواب دے گا۔ لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، جناب! اس بورڈ میں سینیٹر موجود ہے۔

جناب چیئرمین، نیشنل اسمبلی کا کوئی نہیں ہے وہ کہتے ہیں۔اور ۲۱ میں سینیٹر بھی ایک ہے۔

بہرحال۔جی جناب حنیٰ صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، نہیں سر کیا انہوں نے فرمایا ہے کہ رکھیں گے؟ کیا اس تجویز سے اتفاق ہے؟

Pollution Control کرنے کے لئے۔ پہلی بار حکومت نے بروقت قدم اٹھایا ہے ۔

جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ کا کوئی ممبر نہیں رکھا ۔ سوال یہ ہے ۔

جناب غلام اکبر لاسی، جناب سینٹ کا اس میں ہم نے رکھا ہوا ہے ۔ اور اس میں ایسی کوئی بات ہوگی کوئی خامی ہوگی اس کو ہم دوبارہ ٹھیک کر سکیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، خامی اس میں یہی ہے کہ اس میں elected آدمی کوئی نہیں ہے ۔ صرف ایک کے سوا۔ اس میں elected آدمی رکھیئے ۔ بجائے اس کے کہ آپ نے جو Non-eleceted آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ اور پتہ نہیں فارنر ہیں؟ کون ہیں؟ کیا ہیں؟ اس ہائی پاورڈ بورڈ میں ان کو رکھیں۔

جناب غلام اکبر لاسی، اگر نہیں ہوگا تو ہم ضرور رکھ دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے ۔ کہ غیر ملکی جہاز جو زہریلے کیمیکز بلوچستان کے سمندر میں گرا رہے ہیں۔ ان سے وہاں کے حیوانات مچھلی اور جھینگا کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ اور اس پر کوئی توجہ نہیں ہے حالانکہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ اس پر پابندی ہے۔ اس کے باوجود وہاں پر گرائے جا رہے ہیں۔ اور اس سے پوری سمندری فضا آلودہ ہو رہی ہے۔ کیا اس کو روکیں گے؟

جناب غلام اکبر لاسی، جناب! اسی لئے تو یہ بورڈ بنا ہے ۔ ماضی میں اس چیز کی روک تھام کے لئے کوئی انتظام نہیں تھا۔ ہماری حکومت نے پہلی مرتبہ Maritime Pollution کو control کرنے کے لیے ایک بورڈ بنایا ہے ۔ تاکہ یہ زہریلی دوائیں جو سمندر میں گرائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے یا مچھلی کھانے کی وجہ سے ہزاروں آدمیوں کی زندگی کو خطرہ ہوتا ہے۔ یہ ہائی لیول کا بورڈ جس کا سربراہ نیوی کا چیف ہے۔ اسی لیے ہم نے بنایا ہے تاکہ اس pollution کی روک تھام کی جاسکے اور ہم انشا اللہ نہ صرف پاکستان کی شہری حدود کو صاف کریں گے بلکہ سمندری حدود کو بھی صاف کریں گے ۔

جناب چیئرمین، شہری حدود کو صاف کریں گے ۔؟ ماشا ، اللہ ' ماشاء اللہ ۔ جی جناب شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل ، جناب والا ! اس میں non elected کی تعداد زیادہ ہے ۔ اور منتخب نمائندوں کی تعداد کم ہے ۔ کیا منتخب نمائندوں کی تعداد بڑھائی جائے گی ۔ ؟

جناب چیئرمین، جی وہی سوال انہوں نے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ غور کریں گے ۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، جناب! سلسلہ نمبر 18 اور 20 پر دومسیں ہیں ان کا اس سلسلے میں کیا تجربہ ہے ؟

جناب چیئرمین، جی وزیر صاحب۔ ان کا کوئی تجربہ ہے اس سلسلے میں ؟

جناب غلام اکبر لاسی ، جناب! ضرور ان کا تجربہ ہوگا، جنہوں نے بھی ان کو رکھا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، سر، میرا definite سوال ہے اور definite جواب چاہئے ۔؟

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ ، میں ان کی کوالیفکیشن آپ سے پوچھ رہا ہوں ؟

جناب غلام اکبر لاسی ، آپ اس کے لئے فریش سوال کریں ۔ ہم آپ کو پورا bio- data فراہم کریں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، سوال تو کیا ہے اور کیسے کروں ؟

جناب غلام اکبر لاسی ، آپ particular سوال کریں ۔

Mr.Chairman: I think Kamal Azfar Sahib can guide us on this.

سید خورشید احمد شاہ ۔ ان کو address بھی دے دینا ۔

Barrister Kamal Azfar: I do know Miss Aban Marker Kabraji. She is Mrs.Aban Marker Kabraji and married to senior partner of suniafe Beechno. She

is active in the environmental protectio of the marine life near Karachi in the protection of the turtles, which are becoming extinct and she is a very committed, dedicated person who is involved in this task. Miss Linda Latzioli is also very active and living in Karachi because the sea is near Karachi and beaches near Hawkbay are extremely polluted. She is an architect and she is also very active in this association.

جناب چیئرمین، غلط لکھا گیا ہے - وہ کہتے ہیں مسز ہیں- جی حافظ صاحب-

Barrister Kamal Azfar: That is not their fault.

حافظ حسین احمد،جناب ان کا ' کمال اظفر صاحب سے کیا رشتہ ہے ؟

Barrister Kamal Azfar: She is an extremely respected lady, sir, and I respect them as sisters and I have high respect for their professions.

جناب چیئرمین،جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب-

چوہدری شجاعت حسین ،جناب والا! بڑے افسوس کی بات ہے کہ فاضل سینیٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ وہ qualified ہیں اور معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں- لیکن افسوس ہے کہ اس طرح کی خواتین کے متعلق بھی وزرا، صاحبان اس طرح کے ریمارکس دیتے ہیں - انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا ایڈریس بھی آپ کو پہنچا دوں گا - یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ اس طریقے سے ریمارکس پاس کئے جائیں -

سید خورشید احمد شاہ ، ذاتی نکتہ وضاحت پر - جناب چیئرمین! میں نے اس کے جواب میں کہا کہ اس کا پورا بائیو ڈاٹا اور ایڈریس سب دے دیں گے - یہ صرف ذہن کی خرابی ہے - جو سوچ ہے اس کی خرابی ہے -

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی - نسرین جلیل صاحبہ-

بیگم نسرین جلیل ، جناب! اس بورڈ کے جو ممبر ہیں ان کی تقرری کا کیا طریقہ کار ہے ؟

جناب چیئرمین ، جی اقبال حیدر صاحب ---- وہ ہیں نہیں ----- کہاں غائب ہو گئے اقبال حیدر صاحب؟ کدھر گئے ہیں؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر، خط کا پتہ کرنے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین ، خط کا پتہ کرنے گئے ہیں۔ چلیں انتظار کرلیتے ہیں تھوڑی دیر جی۔ خط کا پتہ کرلیں ۔ Next question is 256 Dr.Rehan Sahib.

256. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a new telephone exchange has been installed at Sita Road, village Paria, Tehsil Khairpur Nathan Shah, District Dadu, if so a, its capacity and the number of connections given so far;

(b) whether it is a fact that meters of telephone Nos. 387, 236 have beenclosed, if so, the action taken against the responsible persons; and

(c) whether any decision was taken to provide to 10 telephone connections tovillage Paria, if so, whether any connection has been given to the said village if not, its reasons and the time by which connections will be given?

Minister for Communications: (a) A 400 lines container Auto exchange has been installed and commissioned at Sita Road. It has 272 working connections at present. There is no exchange at village Paria.

(b) Telephone No. 236 of Sita Road exchange was disconnected on 9-6-94 due to non payment and after clearance of dues the above number has been restored on 22-6-94 and is working satisfactorily. Also Telephone No. 387 is

working properly. The meter room is under safe custody and no meter is closed.

(c) Underground cable for providing 10 telephone connections from Sita Road to village Paria is in progress. Telephone connections are expected to be provided by middle of August, 1994.

Dr.Muhammad Rehan: No supplementary from my side, sir.

Mr.Chairman: Next we go to question No.257 Shahzad Gul Sahib.

257. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in January, 1993, an enquiry Commission headed by the Chairman P.N.S.C. was appointed by the Ministry, to look into and enquire about the affairs dealings of the Government shipping office, Karachi, and the submit its report about its working ; and

(b) whether the said enquiry commission has submitted its reportrecommendations to the Ministry so for, if not, its reasons, if so, the action taken against the culprits in the light of the recommendations?

Minister for Communications: (a) Yes.

(b) Chairman, PNSC submitted his findings and recommendations to the Ministry which were approved and implemented. On his recommendations Deputy Shipping Master was transferred.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب شہزاد گل ، جناب والا ! کیا وزیر محترم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ وہ کیا شکایات تھیں جن کے متعلق یہ انکوائری قائم کی گئی اور اس انکوائری کی سفارشات کیا

ہیں؟ انہوں نے صرف یہ جواب دیا ہے کہ ایک Shipping Master کو تبدیل کیا گیا ہے۔ کیا وہ صرف ایک تبادلے کی بات تھی ۔ ان بقایا سفارشات پر کب غور کیا جائے گا اور کیا غور کیا جائے گا؟

جناب غلام اکبر لاسی ،جناب! انکوائری رپورٹ کے مطابق ڈپٹی شپنگ ماسٹر کو ٹرانسفر کردیا گیا ہے ۔ اور دیگر جو سفارشات ہیں ان پر بھی عملدر آمد کیا جا رہا ہے ۔

جناب شہزاد گل ،نہیں وہ سفارشات ہیں کیا ؛ یعنی کیا وہ گھپلا کررہا تھا جس کی وجہ سے اس کے خلاف انکوائری قائم کی گئی ۔؟اور اس انکوائری کی مکمل سفارشات کیا ہیں میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں ۔؟

جناب چیئرمین،جی جناب منسٹر صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی، جناب غفلت'negligence کے الزامات تھے ان کے خلاف۔

جناب شہزاد گل،یہ ایک شخص کے خلاف تو نہیں تھے' یہ آفس کے خلاف تھے۔ یہ اکیلا شپ ماسٹر نہیں تھا۔ اسٹنٹ'ڈپٹی'سارے اس میں ملوث تھے ۔یہی میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین،وہ کہتے ہیں کہ بہت سارے لوگ تھے ۔ان میں ایک کو کیوں کیا گیا؟

جناب غلام اکبر لاسی، جناب' پی این ایس سی کے چیئرمین' ایک high level کے شخص کی سربراہی میں وہ بنی اور جوانہوں نے سفارشات دیں-------

جناب چیئرمین، وہ کیا سفارشات تھیں؟

جناب غلام اکبر لاسی،انہوں نے یہ کہا کہ جس کو ذمہ دار قرار دیاگیا' اس کو ٹرانسفر کر دیا جائے اور باقیوں کو وارننگ اور تنبیہ اور جو سرکاری procedure ہے ڈیپارٹمنٹ کا وہ کیا ہو گا ۔لیکن جس کو ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اس کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔

Mr. Chairman: But it should be more clear, ask the Ministry to give you more material on these things.

جناب شہزاد گل، اس آفس کی بہتری کے لئے ، جس کے متعلق انکوائری کی گئی

اس آفس کی بہتری کے لئے ان سفارشات کی روشنی میں اب تک کیا اقدامات حکومت نے کئے تا کہ وہ آفس آئندہ کے لئے بہتر طور پر کام کر سکے ۔

جناب چیئرمین: جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی: سر میں تھوڑا سا پڑھ دیتا ہوں تا کہ ان کی تسلی ہو جائے ۔

جناب چیئرمین: پڑھ دیں ۔

Mr. Ghulam Akbar Lasi: After receipt of the recommendations of the enquiry officer, the same was submitted to the competent authority and subsequently approved. In the light of this, the Deputy Shipping Master Mr. Taj Muhammad Baloch was transferred from Government Shipping Office to the Department of Shipping Control as an Assistant Controller of Shipping under section 10 of Civil Servants Act.

جناب چیئرمین: جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں یہ پوچھ رہا تھا کہ باقی اور لوگ جو اس انکوائری میں involve ہیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا۔

جناب غلام اکبر لاسی: جس کو involve کیا گیا ہے اس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے باقی کوئی involve نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اور کوئی involve نہیں تھا۔ right or wrong this is جی ۔ آفتاب شیخ صاحب

Sheikh Aftab Ahmed: Sir, he makes a categorical statement that there is no other person involved.

Mr. Chairman: No, he is taking responsibility for that.

Mr Aftab Ahmed Sheik: Sir, my submission is that if he got a report,

let him lay the report before the House.

Mr. Chairman: Are you willing to lay the report before the House?

جناب چیئرمین: جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ آیا یہ درست نہیں ہے کہ اکانومی کمیشن کی رپورٹ پر یہ سفارش کی گئی تھی کہ کراچی شپنگ آفس کو بند کیا جائے اور ان کے سٹاف کو کہیں اور کھپایا جائے؛ اور اس notification کے باوجود وہ شپنگ آفس آج بھی function کر رہا ہے اور وہاں پر جو افسر ہے وہ اس کو چلا رہا ہے ۔اس notification کے باوجود کیا یہ درست ہے یا غلط ہے؟

جناب چیئرمین: جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی: سر اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ پہلے proposal تھا لیکن اس کو دوبارہ revive کیا جا رہا ہے اور اس کو بند نہیں کیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا: یعنی مطلب یہ ہے کہ in between جو period ہے transition کا یعنی وہ نوٹیفکیشن ہے دوبارہ revive کیا جا رہا ہے ۔سر آپ نے غور کیا ہو آج سارا کام "گا" سے لیا گیا ہے۔ گے، گا، گو یہ ساری باتیں اس طرح ہوتی ہیں کریں گے، دیکھیں گے، سمجھیں گے ۔ اور آج بھی یہی ہے ۔ کہ وہ نوٹیفکیشن موجود ہے اور اس کو revive کیا جا رہا ہے in between کا جو period ہے اس کو کس طرح یہ treat کر رہے ہیں؟

جناب غلام اکبر لاسی: سر میں نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس کو ہم بند نہیں کر رہے ہیں اور اس کو ہم revive کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔اگلا سوال ۲۵۸ جناب شہزاد گل صاحب۔

258. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that under section 43-A of Merchant Shipping Act, 1923 a Seaman is entitled to get and the Ship Master is

obliged to issue to him discharge certificate on the prescribed from, showing therein the kind of work done, duty performed, experience gained and the obligations fulfilled by him in accordance with the terms of the agreement executed by him;

(b) the reasons for not issuing such a discharge certificate to C.D.C. No.K.O-7082 on complication of his agreement so for; and

(c) whether a refusal non-issuance of such a discharge certificate ispermissible under the law, if not, the remedy available to the Seaman?

Minister for Communications: (a) Yes.

(b) Discharge Certificate is issued by the Master of the ship and endorsed by the Shipping Master under the provision of section 43-A of Marchant Shipping Act, 1923. The holder of CDC No. K/O-7082 has not produced such discharge certificate to the Shipping Master for the endorsement.

(c) Refusal non issue of such a discharge certificate is not permissible and is punishable under section 43-A (2). The Seaman must report such irregularity to the Shipping Master to get remedy.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب شہزادگل ، جناب والا! سوال میں آیا ہے کہ اس شخص نے discharge certificateپیش نہیں کیا۔ اگر میں کہوں کہ کیا یہ غلط ہے کہ discharge certifice produce کرنے کے باوجود شپنگ ماسٹر نے اسےendorseنہیں کیا۔آپ کیاconsider کریں گے اس کو؟

جناب چیئرمین،جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی،سر آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اس کی پوری position پڑھ دوں ۔

جناب چیئرمین، پڑھ دیں ۔

Mr. Ghulam Akbar Lassi: The engagement and discharge of Seaman is governed by the Merchant Shipping Act, 1923 as a time of discharge from the Vessel for any reason the master of Vessel issued the discharge certificate to Seaman on the prescribed form under section 43 CDC, showing tenure of employment and other service particulars. The Seaman later on reports to Shipping Office with his dischargecertificate and release form to complete the discharge formalities under section 48 of the Merchant ShippingAct, 1923. The Shipping Master witnesses the release form and the entries are endorsed in the discharge certificate. In case referred to in the question, holder of CDC number K037082, after discharge from ship, has never reported to the Shipping Master, producing his certificate of discharge alongwith concerned release form to complete discharge and endorsement of CDC. However, report from company was received that he made a breach of agreement and received higher wages than those agreed to in the agreement.

جناب شہزاد گل ، اگر وہ اب ڈسچارج سرٹیفکیٹ پیش کرے تو اسے endorse کیا جائے گا؟

غلام اکبر لاسی ، اس پر غور کیا جائے گا ۔

جناب شہزاد گل ، کیا قانون کے مطابق ؟

جناب چیئرمین ، وہ کہتے ہیں قانون کے مطابق غور کیا جائے گا ۔ جی Any other question?No other question. Nex is Shahzad Gul No. 259.

259. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that on the recommendation of Economy Commission, the Cabinet approved the closure of Government Shipping Office, Karachi, but on the proposal of this Ministry the said decision was kept in obeyance; and

(b) whether all the employees of this Office will be absorbed in other Government departments the closure if not, the arrangements made for their absorption?

Minister for Communications: (a) Yes. The matter is not kept in abeyance but the same is under process for review of the decision at the appropriate forum.

(b) In case, the office is abolished, the employees will be absorbed in other Government Departments.

Mr. Chairman: Supplementary qeustion.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! جیسا کہ ابھی فضل آغا صاحب نے سوال کیا تھا کہ یہ آفس ستمبر ۱۹۹۳ء میں وفاقی کابینہ کے فیصلے کے مطابق بند کیا گیا تھا ۔ اس کے باوجود یہ آفس جولائی ۱۹۹۴ء تک کام کرتا رہا اس دوران جو غیر قانونی طور پر اس آفس نے کام کیا ہے، کیا حکومت کے علم میں یہ ہے ؟ اور کیا اس کارروائی کو قانونی بنانے کے لئے اب یہ بات لائی جا رہی ہے کہ یہ آرڈر جو تھا ایسے بیس میں رکھا گیا تھا اور اس کو revive کیا جا رہا ہے تاکہ یہ جو غیر قانونی کارروائی ہوئی ہے اسے قانونی شکل دی جا سکے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین : جی جناب لاسی صاحب ۔

غلام اکبر لاسی : سر، وہ سفارشات تھیں ۔ میرے خیال میں اس میں کوئی غیر قانونی بات ہے اور اب اس کو revive کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے، کیا ہے پڑھیں؟

سید محمد فضل آغا - یہ ہے جی -

Finance Division, Financial Advisor's Organization, subject to revision of the budget 1993-94, in budget estimate 1994-95, on the recommendation of the Economy Commission, Cabinet, approved the abolition of the Government Shipping Office. Therefore, the BE 1994-95 should be for establishment charges only and the Establishment Division was required to be informed about the staff and absorption in the other departments.

یہ clear cut notification ہے جی - اور اس کے بعد کہہ رہے ہیں کہ recommendation ہے - وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف سٹاف کی تنخواہوں کی بجٹ میں provision کریں - باقی شپنگ آفس کی جتنی بھی provisions ہیں اس کو ختم کردیں اور ساتھ ساتھ یہ recommendation دیں کہ ان کو کسی اور محکمہ میں کس طرح کھپایا جائے ؟ یہ نوٹیفیکیشن ریکارڈ پر ہے اور وہاں تک پہنچی ہوئی ہے اور اس کے بعد بھی ایک سال سے یہ غیر قانونی طور پر بیٹھے ہوئے ہیں - جو بڑے influential ہیں ' جو بہت سارے unfair means استعمال بھی کرتے ہیں - اور جنہوں نے سارے ماحول کو تباہ کیا ہوا ہے - اس کی تمام تر سروسز کو regularise کرنے کے لئے ' انہوں نے تمام جو گند کیا ہوا ہے ' اس کو چھپانے کے لئے اب یہ دوبارہ revive کر رہے ہیں - یہ مناسب نہیں ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب لاسی صاحب -

جناب غلام اکبر لاسی : سر' اگر معزز رکن چاہے تو میں صورتحال پڑھ لوں ؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ذرا جواب تو سن لیں -

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The Government Shipping Office, under Ports and Shipping, being in the Ministry of Communications, functions under the helmet of Merchant, Shipping Act, 1923. Functions of this office are statutory requirement for administrating Merchant Shipping Act, 1923. It may be submitted

that during the period of Caretaker Government, members of the Economic Committee recommended abolition of Government Shipping Office. The Ministry of Communications explained the statutory position regarding Governemnt Shipping Office and suggested that instead of abolishing Government Shipping Office for affecting economy, the Department of Shipping Control may be abolished and the staff be merged with Government Shipping Office. The issue was to be further examined by an Expert Committee, comprising of Director General, Ports and Shipping Wing, Additional Secretary Management and Services Division and Additional Secretary Finance. Before this committee could meet and formulate its recommendations , Government's decision to abolish Government Shipping Office was conveyed through Establishment Division. Considering of the importance of the matter, the Ministry of Communications has submitted a summary to the Prime Minsiter Secretariat for revival of the Government Shipping Office by merging Statistical Cell of the Department of Shipping Control. The latest position of the same is still awaited.

جناب چیئرمین ، جی ' فرمائیے جی -

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا ! میں وزیر موصوف سے ہمدردی رکھتا ہوں - کمیونیکیشنز کا کوئی وزیر ہی نہیں ہے - وزیراعظم صاحبہ تو شاید یہاں آکر سوال دینا اپنی ہتک محسوس فرماتی ہوں - تو میں جناب یہ عرض کروں کہ سوالات کا صحیح جواب دینے کے لئے ' کمیونیکیشنز کے لئے کسی کو ذمہ دار بنانے کے لئے کوئی وزیر کمیونیکیشنز مقرر فرما دیں یا کسی کو اس کا چارج دے دیں تاکہ ہمارا کام تو جناب والا نکل سکے اور صحیح طور پر جوابات تو آسکیں -

Mr. Chairman: I am sure, it has been noted by......

جناب غلام اکبر لاسی ، سر ' میرا خیال ہے کہ جو بھی سوالات ہوتے ہیں - ہم کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو مطمئن کریں -

چوہدری محمد انور بھنڈر ، نہیں ، آپ کے ساتھ تو ہماری ہمدردی ہے کہ آپ کو تو معلوم ہی نہیں ہے کسی محکمے کا۔

جناب چیئرمین ، جی ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب والا ! سوال بڑا آسان اور بڑا simple ہے جو پوچھا گیا ہے کہ اکانومی کمیشن کی recommendation پر یہ دفتر بند کیا گیا ہے اور کیا بعد میں اس کو in abeyance رکھا گیا ہے ۔ جواب میں ہے جی .The matter is not kept in abeyance اس کا مطلب یہ ہے کہ .The office has been abolished ٹھیک ہو گیا جی۔ اب جناب میں بجٹ کی grants and demands بھی لایا ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ تو ٹھیک ہے ناں ۔ وہ تو پڑھ دیا ہے فضل آغا صاحب نے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، page 92 پر ------

جناب چیئرمین، جی ، بات لمبی ہو جائے گی ناں ۔ فضل آغا صاحب نے پڑھ دیا ہے آپ کا سوال اب کیا ہے ؟

ڈاکٹر محمد ریحان، سوال میرا یہ ہے کہ جب اس کو یہ کہہ رہے ہیں کہ abeyance میں نہیں رکھا گیا ہے اور پہلے سے وہ ہے کہ abolish ہو چکا ہے اور یہ مانتے ہیں کہ abeyance میں نہیں رکھا گیا ہے تو اس دوران جو activity یا جو کچھ ہو گیا ہے وہ illegal ہے سب کچھ ۔ اس کے لیے حکومت کیا کر رہی ہے ؟

جناب غلام اکبر لاسی، سر، بات یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ revival کے process میں ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں ، ان کا کہنا یہ ہے کہ آپ نے جو جواب دیا ہے ناں ۔ abolish ہو گیا، یعنی وہ کمیٹی نے کر دیا ، notification جاری ہو گیا ۔ اب اس کو revive کرنا ہے ۔ جب تک revive نہ ہو تو abolished ہے ناں ۔ یعنی ایک فیصلہ ہو گیا حکومت کا ۔ اگر revive ہو جائے تو fine لیکن ابھی تک revive نہیں ہوا ۔ آپ نے جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے abeyance میں بھی نہیں رکھا۔ یعنی suspend بھی نہیں کیا ۔

جناب غلام اکبر لاسی، ہم اس کو process کر رہے ہیں revive کرنے کیلئے۔

جناب چیئرمین، تو جب تک revive کا فیصلہ نہیں ہو جاتا in between کیا ہوگا؟ وہ یہ پوچھ رہے ہیں ۔ یعنی ایک چیز abolish ہو گئی اور فیصلہ جو ہے وہ ابھی revive کا نہیں ہوا۔ کیبنٹ نے کرنا ہوگا ۔ in between چل رہا ہے تو کون ذمہ دار ہے اس کے خرچے کا اور دوسری چیزوں کا ؟ یہ پوچھ رہے ہیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی، اگر اس میں کوئی ٹیکنیکل بات ہوگی تو قانون کے مطابق اس کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان، یہ کوئی بات ہے جی۔ یہ تو فراڈ کی بات ہے۔ یہ تو فراڈ میں سب کچھ چل رہا ہے جی۔ حکومت کی موجودگی میں in the broad day light یہ فراڈ ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین، جی next نسرین جلیل صاحبہ ۔ ان کا ایک سوال تھا جو defer ہوا تھا ، آپ کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ ہے ۲۵۵ ۔ اس کا سپلیمنٹری پوچھ لیں ۔

255 . *Mrs . Nasreen Jalil: Will the Minister for Law , Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the number of Courts other than High Court of Sindh functioning in Sindh under the control of the Federal Government with the following details:--

(i) name of Court and date of establishment;

(ii) name of presiding officer of the Courts alongwith their experience,qualification, place of domicile; and

(iii) names of the prosecutors attached with the Court alongwith their names, qualification, experience, place of domicile?

Syed Iqbal Haider:

Number of Special Courts 10

(i) Name of Court and date of establishment. As per statement at Annex- "A"

ANNEX-A.

Sl. NO.	NAME OF THE COURT	DATE OF ESTT.	NAME OF PRESIDING OFFICER	EXPERIENCE	QUALIFICATION	DOMICILE
1.	Special Court (Banking), Sukkur.	17.5.1989	Mr.Mohammad Ahteshamuddin Kazmi.	More than 23 years Judicial experience.	Law Graduate	Sind
2.	Special Court (Banking), Karachi.	6.6.1979	Mr.Mahmood Ahmed Chandio	More than 20 years Judicial experience.	Law Graduate	Sind
	Special Judge(Central)I, Karachi.	1948	Syed Hassan Shah Bokhari	About 22 years Judl. Experience.	Law Graduate	Sind
4.	Special Judge (Central)II, Karachi	9-8-1990	Syed Ekram Hussain Jafri.	More than 23 years Judl. Experience.	-do-	-do-
5.	Special Judge (Central) Hyderabad.	1-10-1988	Mr. Nasiruddin A. Abro	More than 24 years Judl. Experience.	-do-	-do-
6.	Special Judge (Customs, Taxation & Anti-Smuggling), Karachi.	4-4-1974	under repatriation		-	-
7.	Special Court (Offences in Banks) Karachi.	26-3-1984	Mr. Rasheed A.Rizvi	Advocate.about 20 years'experience of legal practice.	M.A.L.LB	-do-
8.	Drug Court, Karachi	1-4-1976	Vacant at present case of appointment of Chairman			

(ii) Name of Presiding Officer of the Courts, their experience and place of domicile.

(iii) Names of the Prosecutors attached with the Courts, their names, qualification, experience, and place of momicile. Only the Customs Courts have the Prosecutors wich are enumerated at

.	2.	3.	4.	5.	6.	7.
9.	Commercial Court Karachi.	5-6-1980	Vacant at present case of appointment of Chairman is under process.			
10.	Special Court (Suppression of Terrorist Activities) Karachi.	24-10-1974 then under sub-section(1) of section 3 of the Suppression of Terrorist Activities Ordi. 1974.	Mr. Justice (Retd) Syed Abdul Rehman Shah.	Retired High Court Judge.	Law Graduate	Sind

Annex-"B"

LIST OF PUBLIC PROSECUTORS

OF THE COURTS OF CUSTOMS

KARACHI

Karachi

Sl. No	NAME OF PROSECUTORS	DATE OF APPOINTMENT	QUALIFICATION AND EXPERIENCE	DOMICIL.
1.	Mr. Muhammad Jan Khan Marwat, Advocate.	8-7-91	Law Graduate more than 10 years practice in Law.	Sindh
2.	Mr. Ashiq Ali Anwar, Advocate.	28-8-89	"	"
3.	Mr. Fariduddin Advocate.	19-4-89	"	"
4.	Mr. Mohammad Ashraf Raja, Advocate.	19-4-89	"	"
5.	Mr. Rehmat Ali Ansari, Advocate.	27-6-90	"	"
6.	Mr. Ghulam Murtaza Malik, Advocate.	11-3-91	"	"
7.	Mr. Zafarullah Khan, Advocate.	11-3-91	"	"
8.	Mr. Maqbool Ahmed Khan, Advocate.	10-6-91	"	"
9.	Ch. Mohammad Rafiq	10-6-91	"	"

	Rajarvi, Advocate.			
10.	Mr. Nizamuddin K. Shaikh, Advocate.	28-7-91	"	"
11.	Qazi Khalid Ali, Advocate.	13-10-91	"	"
12.	Mr. Nazar Hussain Dhoon, Advocate.	13-10-91	"	"
13.	Mr. Taj Mohammad Ansari, Advocate.	23-10-91	"	"
14.	Raja Mohammad Arshad, Advocate.	21-9-92	"	"
15.	Mr. Ali Nawaz Dheraj, Advocate.	12-1-93	"	"
16.	Mr. Mohammad Saleem Samo, Advocate.	14-10-93	"	"
17.	Mr. Mohammad Aslam Butt, Advocate.	24-2-94	"	"
18.	Mr. Aamer Raza Naqvi, Advocate.	24-2-94	"	"
19.	Mr. Aqil Lodhi, Advocate.	17-4-94	"	"
HYDERABAD				
20.	Mr. Abdul Haye, All residents	22-4-89	Law Graduate more than 10 years practice in Law.	All residents Hyderabad
21.	Syed Jehangir Hussain	10-12-92	"	"

Shah, Advocate.

22 Mr. Shafi Mohammad Pirzada, 14-10-93

Advocate.

بیگم نسرین جلیل، جی میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتی ہوں کہ یہ جو جواب ہے اس میں پریزائیڈنگ آفیسرز جو ہیں کورٹس میں ان کی appointment کس criteria پر ہوتی ہے ؛ کیا criteria ہے ان کی appointment کا ؛

جناب چیئرمین، جی فرمائیے۔

سید اقبال حیدر ، ان کا appointment ، ہر سپیشل کورٹ کے ، جناب چیئرمین ، judges کی اہلیت کا criteria قانون میں دیا ہوا ہے اور اسی قانون کے مطابق اسی اہلیت کے ججوں ، مختلف سپیشل کورٹس ہیں ، کہیں ہائی کورٹ کے زیادہ تر سپیشل کورٹس میں یہ ہیں کہ وہ جج مقرر ہوتا ہے جو کہ ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ہو یا ہائی کورٹ کا جج ہو یا ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہو۔

جناب چیئرمین، جی نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل ؛جی ان کا promotion جو ہے وہ کس طرح سے کرتے ہیں؛ Is it political?۔

سید اقبال حیدر ، یہ سب لوگ اپنی عینک سے دوسروں کو دیکھتے ہیں۔ ہمارے پاس اس طرح کی کوئی considerations نہیں ہیں۔ اور اب تو Judiciary separate ہو چکی ہے اور زیادہ تر promotions of the Judges are done by the Chief Justice of the Hight Courts.۔

جناب چیئرمین، جی آفتاب صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ، سر، یہ annexure -A پر جو اس کے ساتھ شامل کیا ہے آپ نے ۔ آپ serial no.10 ملاحظہ فرمائیں ۔ آپ نے نام لیا ہے مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) سید عبدالرحمٰن شاہ ۔ یہ بتائیے کہ دیدار قریشی ۔ سپیشل کورٹ نمبر ۱ ، مسٹر اعوان سپیشل کورٹ نمبر ۲ ، کراچی۔ سکھر سپیشل کورٹ وہ کہاں ہے ؟حیدر آباد کی دو سپیشل کورٹس ہیں وہ کہاں ہیں ؟

سید اقبال حیدر ، کچھ سپیشل کورٹس خالی تھیں -

جناب آفتاب احمد شیخ، خالی نہیں ' Judges ہیں وہاں پر - میں نام بتا رہا ہوں-

سید اقبال حیدر ، پلیز-

جناب چیئرمین، جی جناب -

جناب آفتاب احمد شیخ ، I am giving you the names. میں نام دے رہا ہوں ان کو اعوان صاحب جج ہیں -

سید اقبال حیدر ، جناب چیئرمین ! میرے معزز رکن کچھ صوبائی سپیشل کورٹس کی بات کر رہے ہیں - اور سوال جو ہے وہ فیڈرل سپیشل کورٹس کے متعلق ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ، یعنی یہ جو نام دے رہے ہیں یہ صوبائی ہیں ؟

سید اقبال حیدر ، جی صوبائی ہیں -

جناب آفتاب احمد شیخ ، نہیں جناب- میں جو نام دے رہا ہوں وہ تمام کے تمام جج جو ہیں appointed by the Federal Government under the 1974 Act have been refer کیا گیا ہے - اس میں appointed ہیں وہ Sir, he is trying to mislead. This is absolutely wrong. ۱۹۷۴ کے ایکٹ میں یہ تمام Judges appointed ہیں جس کا ریفرنس انہوں نے دیا ہے آئیٹم نمبر ۱۰ میں- تمام Judges پیپلز پارٹی کے ابھی کے appointees ہیں - replacing the old appointees.

جناب چیئرمین- جی -

سید اقبال حیدر ،سر یہ میرے معزز رکن خود confuse ہو رہے ہیں Suppression of Terrorist activites Act کے تحت ایک سپیشل کورٹ فیڈرل کورٹس کے under ہے اور باقی سپیشل کورٹس Provincial Governments کے under ہیں -

جناب آفتاب احمد شیخ، میں ۷۴ء کے ایکٹ کی بات کر رہا ہوں -

سید اقبال حیدر ، جی جی - اس میں Provincial Government کے under

ہوتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جو Provincial Government کی کورٹس ہیں ان کی جو تفصیلات ہیں وہ آپ نے نہ مانگی ہیں نہ میں مہیا کرنے کا پابند تھا۔

جناب آفتاب احمد شیخ : سر ، میں نے نام دیئے ہیں ۔ پانچ نام میں دے رہا ہوں ۔

سید اقبال حیدر : آپ اب دے رہے ہیں ۔دیئے نہیں تھے آپ اس وقت دے رہے ہیں ۔ fact یہ ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ : میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ یہ پانچ جج فیڈرل گورنمنٹ کے appointed ہیں یا Provincial Government کے ہیں ۔

جناب چیئرمین، کون سے پانچ نام ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : پانچ نام سن لیجیئے۔ مسٹر دیدار قریشی، مسٹر اعوان، مسٹر عبدالجید بھٹی ، تین جج تو یہ ہیں ایک سکھر کا اور ایک حیدر آباد کا ان کے نام مجھے یاد نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، تو تین دیئے ہیں ناں ۔ پھر آپ نے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، تین لے لیں سر آپ ۔

جناب چیئرمین ، تو یہ تین جو ہیں یہ فیڈرل گورنمنٹ کے appointees ہیں یا Provincial Government کے؟

سید اقبال حیدر : Sir, I need a fresh question. میں معذرت کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، جی بہت ہو گیا جی۔

سید اقبال حیدر : اور سر یہ خالی اعوان کافی نہیں ہے پتہ نہیں کتنے اعوان ہیں ۔

جناب چیئرمین ،جی چوہدری شجاعت صاحب ۔ I can not allow کہ بھئی ایک آدمی چھ پوچھے اور دوسرا آدمی کوئی بھی نہ پوچھے جی چوہدری شجاعت صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ، سر اس کا تعلق اس صوبے سے ہے جہاں سے ہم آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ تو چوہدری شجاعت صاحب پوچھ لیں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: اور جس کورٹ میں ہم روز جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین: صحیح بات ہے لیکن ان کو بھی تو پوچھنے دیں ۔ ہو سکتا ہے کہ مزید ایک دو معلومات ہو جائیں ۔ٹھیک ہے پہلے ان کو پوچھ لینے دیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : سر میرا سوال یہ ہے کہ whether they are under the Home Department or under the High Court?

سید اقبال حیدر : یہ provincial matter پر سپلیمنٹری سوال کرنا بڑی زیادتی کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: O.K جی چوہدری شجاعت صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! Judges کے اوپر اب انہیں زیادہ غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح کہہ دیں کہ ان کو جیالا ازم کے تحت مقرر کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا یا جو Judges کے متعلق ان کے ریمارکس ہوا کرتے ہیں' وہ دیں ۔ میرا جناب والا' سوال یہ ہے کہ تین چار سال کے عرصہ کے دوران کوئی تقریباً پندرہ بیس پبلک پراسیکیوٹرز رکھے گئے تھے' پانچ ایسے لوگ ہیں جو لسٹ میں موجود ہیں جو موجودہ حکومت نے تقریباً چھ ماہ کے دوران رکھے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا انہیں دوسروں کو ہٹا کر رکھا گیا تھا اور اگر ہٹا کر رکھا گیا تھا تو جن لوگوں کو ہٹایا گیا تھا اس کی کیا وجوہات تھیں ۔

جناب چیئرمین: جی جناب ۔

سید اقبال حیدر : سر ' پراسیکیوٹرز جو رکھے گئے ہیں وہ صرف پانچ ہی رکھے گئے ہیں میری تو خواہش ہے کہ ان تمام نااہل پراسیکیوٹرز کو جنہیں ماضی میں صرف چمک یا دمک یا سیاست کی بنیاد پر رکھا جاتا تھا کو برطرف کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین : وہ کون لوگ ہیں جن کو ہٹایا گیا ہے۔ وجوہات بتائیں کہ کیا تھیں۔

سید اقبال حیدر : یہ پراسیکیوٹرز، میرے ملک کے عوام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ان کے مقدمات میں تاخیر ہو رہی ہے۔ conviction کم ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم اس کو پورا re-organize کر رہے ہیں اور پراسیکیوٹرز کو صرف اور صرف اہلیت کی بنیاد پر appoint کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ next جناب ریحان صاحب ۲۵۶۔

سید اقبال حیدر : سر، question hour ختم ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ابھی ہے جی - پانچ منٹ ہیں جی۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب - جلدی کریں پانچ منٹ ہیں -

ڈاکٹر محمد ریحان: no supplementary جی۔

جناب چیئرمین: کوئی سپلیمنٹری نہیں - next جی شہزاد گل صاحب - چلیں آگے چلیں - ۲۵۷ شہزاد گل صاحب - ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے۔

جناب شہزاد گل : یہ ہو چکا ہے جی۔ یہ ہو چکے ہیں - ۲۶۰ زاہد اختر کا ہے۔

جناب چیئرمین: جی - جی sorry ۲۶۰ جناب زاہد اختر صاحب - اس کا جواب نہیں ہے۔ اس کو defer کر دیں -

سید اقبال حیدر : سر، ۲۵۲ کا جواب دینے کی اگر اجازت دیں - وہ ڈیفر ہوا تھا بھنڈر صاحب نے لوکل گورنمنٹ کے بارے میں اعتراضات کئے تھے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کے بارے میں معزز ایوان کو مطلع کرنا چاہتا ہوں -

About this letter that some of the Senators have received regarding these development schemes. Sir, the actual fact is that only to facilitate many Senators and Member of National Assembly. They had complained that they were not in a position to prepare estimates of the cost or proper feasibility of the schemes desired to be implemented by them . Only to help them and to facilitate preparation of the estimates of cost and feasibilities. The District Boards were constituted for one of the functions according to the option of the Member of Parliament. If the

Members of Parliament wishe to avail their services, they are free to submit their schemes to the District Boards. If they do not desire to submit their schemes to the District Boards. They are free to submit their schemes in the previous manner directly to the Local Government/Federal Government. But this submission of the schemes was only to help and assist them. Another function to be performed by the District Board was monitoring the implementation of the schemes. So, that is I am clarifying.

Second is complaint about 25 lac rupees . Each Member will receive another letter after six months to submit his schemes for the remaining twenty five lac rupees. Their allocation of fifty lac rupees remains unchanged. This is only for this six months that they have been issued this letter. So, the total allocation will remain fifty lacs for each Senator.

جناب چیئرمین، اگلا سوال ۲۶۰ زاہد اختر صاحب -

260. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Shipping Office Form No. 8 is an agreement for foreign going ships employing Seamen made pursuant to the Merchant Shipping Act,1923;

(b) whether it is also a fact that Shipping Master after 20th, January, 1994 signed so many Shipping Office Forms No. 8 whose Seamen are not shipped on board the said ship within the territories under the Government of Pakistan, if so, the action taken against the officers responsible for these irregularities?

Minister for Communications: (a) and (b) The information is

being collected and will be placed on the table of the House on the next rota day.

جناب چیئرمین: زاہد اختر صاحب ضمنی سوال کیجئے ۔

جناب زاہد اختر: اس کا جواب اس میں موجود نہیں ہے اس کو ڈیفر کر دیا جائے ۔

جناب چیئرمین: ڈیفر ہو گیا۔ اگلا سوال ۲۶۱ خلیل الرحمان صاحب ۔

261. *Mr. Khalil -ur- Rehman: Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the Government to oversee the living condition, environments and syllabis of "MADRASSAS" being run in the country?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Deeni *Madaris* are totally independent institutions and the Government does not interfere in their affairs. However, in order to assess the *Madaris*, Ministry of Education surveyed the status of more than 3000 institutions and based on the report, various projects were developed and a sum of Rs. 5.39 million was contributed to them in the following areas:

(i) Rs. 1.90 million to 40 *Madaris* as salary of teachers and purchase of textbooks for teaching Economics, English and Pakistan Studies for preparing their students to Secondary School Certificate.

(ii) Reprinted 2000 sets comprising 24 textbooks in *Tafseer*, Hadith, *Fiqah* etc., at the cost of Rs.2.64 million and distributed among 1150 *Madaris*.

(iii) A sum of Rs. 0.85 million was given to 70 outstanding Deeni *Madaris* for improvement of library facilities.

(iv) A regular grant of Rs. 1.00 million is given to 200 *Madaris* every year.

(v) In addition, a scheme costing Rs. 19 95 million has recently been approved to continue teaching of general school subects for Secondary School Certificate level.

(vi) A separate Scheme of Studies corresponding to Secondary and Higher Secondary level has been developed and approved for Deeni *Madaris*. This will provide them an opportunity to prepare their students for taking Secondary and Higher Secondary Examinations of the Boards of Intermediate and Secondary Education, as well.

(vii) The final sanads of the selected *Madaris* has also been equated with M.A.level programme in Arabic and Islamic Studies.

جناب چیئرمین، خلیل الرحمان صاحب ۔

جناب خلیل الرحمن : اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا وزیر تعلیم بیان فرمائیں گے کہ ملک میں کام کرنے والے مدارس میں رہائشی حالت ، ماحول اور سلیبس پر نظر رکھنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ اس کا جواب صرف یہ دیا گیا ہے کہ دینی مدارس مکمل طور پر خود مختار ادارے ہیں ۔ اور حکومت ان کے معاملے میں مداخلت نہیں کرتی ۔ اور اس کے بعد کہا گیا کہ یہ پیسے دئے گئے، جناب ہمیں شاہ صاحب سے بڑی محبت ہے لیکن یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ ان کو پھنسانے کے لئے دیا گیا ہے ۔ یہ بچے جو ہیں قوم کا سرمایہ ہیں اب یہ کن حالات میں پڑھ رہے ہیں؟ کس جگہ پڑھ رہے ہیں؟ کیا صورتحال ہے ؟ انہیں کیا پڑھایا جا رہا ہے؟ تو اس میں ایسا لگتا ہے کہ گورنمنٹ کا کوئی interest ہی نہیں ہے ۔ اور سب سے بڑی بات ہے کہ آج کل ہم یہاں پر فرقہ واریت کے اوپر بڑی زبردست ڈسکشن کر رہے ہیں اور basic problem اور one of the basic reasons is these Madressas. اور اس کے علاوہ اخباروں میں آپ روز پڑھتے ہیں کہ یہ حکومتی کیمپ بنے ہوئے ہیں فوٹو گراف آتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ masonic lodges بن گئی ہیں ان کی او رگورنمنٹ کی کوئی خواہش نہیں ہے کہ دیکھے کہ کیا ہو رہا ہے یہ پہلا سوا ل اور

اس کے بعد دیکھیں یہ پیسے انہوں نے دینے ہیں فلاں جگہ پر فلاں جگہ پر۔

جناب چیئرمین: خلیل صاحب ٹائم پورا ہو رہا ہے۔ We are reaching the end of Question Hour.

Mr. Khalil-ur-Rehman: I am just going to finish. Sir, if the Government does not interfere in this matter, then what is the criterion of giving certain grants to certain *Madrassas* only. Is it a political gambit or something else? Is any approval or information is required by the Government when a *Madressa* is set up or is it open and anybody can go and set up a *Madressa?* Sir, the *Madmessa's* have a tremendous overall effect on the entire society and the results are coming out and I think the Government, for God's sake, should take a little more interest.

تو وزیر تعلیم صاحب کیا فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب مسئلہ جہاں تک میرے پھنسانے کا نہیں ہے خود کمانڈر صاحب کے پھنسنے کا ہے مسئلہ یہ ہے کہ جو سوال کیا گیا ہے اس کا ہی جواب دیا گیا ہے۔ اب آج کے حالات ہمیں کیا اجازت دیتے ہیں یا اجازت نہیں دیتے ہیں اس کا پروسیجر کیا ہے یا وہاں پر کیا ہو رہا ہے وہاں فوٹوگرافی ہو رہی ہے یا دہشت گردی ہے کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں پر مسلمان بستے ہیں اور یہ صدیوں پرانا ایک مدرسوں کا طریقہ کار ہے اور کوئی بھی حکومت آج تک یہ نہیں کر سکی کہ ان مدرسوں کو ختم کرے یا وہاں پر اپنا تعلیمی نظام رائج کرے۔ حکومت نے ۱۹۸۵ء میں ان مدرسوں کو گرانٹ دی وہاں پر انگلش معاشیات اور سوشل سٹڈیز ان کے لئے دو دو ٹیچر دیے گئے کہ وہاں مدرسوں کے جو ہمارے سٹوڈنٹ ہیں وہ بالکل صرف عربی اور فارسی پڑھ کر باہر نہ آئیں ان کو انگریزی کا بھی علم ہو ان کو Mathematics کا بھی پتہ ہو۔ ان کو جغرافیے کا بھی پتہ ہو، معاشیات کا بھی پتہ ہو اس لئے دی گئی اور وہ ۱۹۸۸ء میں ختم ہو گئی۔ پھر اب ہماری حکومت ایک دم اگر سسٹم کر دیتی تو اس کے لئے بڑی چیخ و پکار

ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں یہاں مولانا حضرات بیٹھے ہیں یہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے اور فتوے جاری ہو جائیں گے۔ اس لئے ہم ان کو ختم نہیں کرنا چاہتے مگر اس میں improvement لانا چاہتے ہیں - اب ہماری نظر میں 200 مدرسے ہیں - اس سے پہلے ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۸۸ء تک، چالیس مدرسوں کو لیا گیا تھا۔ اب 200 مدرسوں کو ہم نے take up کیا ہے اور اس کے لئے ۱۹ اعشاریہ کچھ پیسے ہم نے رکھے ہیں جن کو ہم دو دو ٹیچرز دیں گے، ان کی تنخواہیں دیں گے اور مدرسہ خود تین ٹیچر رکھے گا اور ہمیں وہ ان کی لسٹ دیں گے اور ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ جو ٹیچرز رکھے گئے ہیں وہ qualify کرتے ہیں - ان کا جو گریڈ ہے وہ ۱۵ گریڈ ہوتا ہے - ہم ایک طرف ختم نہیں کرنا چاہتے اور دوسری طرف ان میں improvement لانا چاہتے ہیں -

جناب چیئرمین، کمانڈر خلیل الرحمان -

جناب خلیل الرحمان، جناب والا! جو کچھ انہوں نے کہا ہے ، درست کہا ہے لیکن اس وقت جو حالات اس ملک میں ہیں ، وہ بدل چکے ہیں .We are not living in the 18th century اور اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر سرکاری طور پر ہم ایک اسلامک یونیورسٹی یہاں بنائیں اور اس میں سب کو ڈالیں - ابھی جو چکر چل رہا ہے سر .This is terrible. It is affecting the entire nation گڑبڑ ہو رہی ہے وہاں پر ظلم ہو رہے ہیں اور پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے - .This is the situation-

جناب چیئرمین، Honourable ایجوکیشن منسٹر -

سید خورشید احمد شاہ، جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بالکل صحیح ہے ، میں تسلیم کرتا ہوں - مگر ایک حقیقت بھی ہے - اس وقت سارے پاکستان میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پرائمری سکول ہیں جبکہ ہمیں کم از کم ڈھائی لاکھ پرائمری سکولوں کی ضرورت ہے اور تین ہزار مدرسے ہیں - اگر اس وقت جب ہم خود پرائمری سکول نہیں کھول سکتے اور جب تک ہم یہ کھول نہیں سکتے تو کیا ہم یہ تین ہزار مدرسے بھی ختم کر دیں ؟ اور ہمارے ملک میں literacy کا جو طریقہ کار ہے جو دین یا قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرے ، وہ بھی literacy میں آتا ہے - تین ہزار مدرسے بند کر دیں اور وہاں ایک سکول بھی نہ کھولیں ، یہ بڑی زیادتی ہو گی -

جناب چیئرمین، شیخ رفیق صاحب -

شیخ رفیق احمد : کیا وزیر موصوف سینٹ کی ایک ایسی کمیٹی بنانے پر جو ان تمام مدرسوں کو monitor کرے غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

جناب چیئرمین: وزیر تعلیم ۔

سید خورشید احمد شاہ : جناب چیئرمین ! ایجوکیشن کے سلسلے میں مجھے جہاں سے بھی مدد ملے گی یہ تو سینٹ ہے ، مجھے صوبائی اسمبلیوں سے بھی' جہاں سے بھی مدد ملے گی میں اس کو welcome کروں گا۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں ، جو monitor کرے۔

سید خورشید احمد شاہ : میں کہتا ہوں آپ کمیٹی بنا دیں ، بے شک monitor کریں ، میں welcome کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا: سر ، یہ تاثر دینا کہ مدارس کی کوئی افادیت نہیں ہے ، بالکل غلط ہے ۔ برصغیر کی تاریخ اگر آپ دیکھیں تو یہاں کوئی سکول نہیں تھا ۔ یہ ہمارے اس برصغیر میں جو literacy تھی یہ ان مدارس کی وجہ سے تھی ۔ مدارس کی اپنی اہمیت ہے ، ان کی اپنی تاریخ ہے ۔ جتنے بھی intellectuals نکلے ہیں یہ انہی مدارس میں سے نکلے ، یہ سکولوں کا سسٹم بعد میں آیا اور شاہ صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے ۔ ان مدارس کو strengthen کیا جانے ۔ علماء کرام جب یہاں نکلتے ہیں تو وہ ایک طرف کے علوم سے واقف ہوں تو دوسری طرف کے علوم سے ان کو بے بہرہ نہیں ہونا چاہئیے ۔ ان کو ماڈرن ایجوکیشن اور ساری باتوں کا پتہ ہونا چاہئیے ۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں کہ ان مدارس میں مزید ٹیچرز جانے چاہئیں اور ان کو strengthen کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے ۔ مولانا فضل محمد ۔

مولانا فضل محمد : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ صرف اس مسئلے پہ مدارس کے کردار کے حوالے سے ، اگر وہ چاہیں تو ہم مستقل یہاں بحث کریں گے اور مدارس اور سکول

• اور کالج اور یونیورسٹیوں کا جو کردار ہے، اسلام کے حوالے سے اس پر بحث کرنے کے لئے ہم بالکل تیار ہیں۔ اب اس حوالے سے جو وہ بات کر رہے ہیں ' یہ حقیقت ہے کہ یہ مدارس کی توہین ہے' یہ علماء کی توہین ہے۔ وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ مدارس میں دہشت گردی ہو رہی ہے اور مدارس جو ہیں یہاں ظلم اور بربریت کے اڈے ہیں ۔ یہاں بچوں کو........

جناب چیئرمین: یہ غلط تاثر ہے ۔

مولانا فضل محمد: یہ تاثر غلط ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین: ہو گیا جی سوال ۔ حافظ حسین احمد ۔

حافظ حسین احمد: کیا وزیر تعلیم بیان فرمائیں گے کہ سالانہ جو تعلیمی اخراجات کا بجٹ ہے اس میں سے دینی مدارس کو جو انہوں نے دیا ہے وہ کتنا فی صد بنتا ہے ؟

جناب چیئرمین: محترم وزیر تعلیم ۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا ! ایک تو یہ نیا سوال ہے ۔ دوسرا میں ان سے گزارش کروں گا کہ پچھلی حکومت میں ان کے لئے ٥ ملین رکھے گئے تھے ۔

حافظ حسین احمد: نہیں جی، میرا سوال یہ نہیں ہے ۔ چیئرمین صاحب سوال یہ ہے کہ جو آپ تعلیم کے لئے سالانہ بجٹ رکھتے ہیں اس میں سے دینی مدارس کو جو آپ نے دیئے ہیں وہ اصل بجٹ کا کتنے فی صد ہے ؟

جناب چیئرمین: اس کے لئے fresh question دے دیں۔

سید خورشید احمد شاہ: میں ان کو بتانا چاہتا ہوں ۔ ایجوکیشن کا ایک بجٹ ہوتا ہے ۔ ٹوٹل بجٹ ہوتا ہے میں یہ عرض کروں کہ جو پچھلے سال کا بجٹ تھا ایجوکیشن کا وہ 2.01 تھا اس سال ہم نے جو رکھا ہے وہ 2.46 ہے

جناب چیئرمین: جی وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں دینی مدارس کا کیا حصہ ہے ۔

سید خورشید احمد شاہ: وہ mix ہوتا ہے ۔

حافظ حسین احمد: میرا بالکل simple سا سوال ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جو آپ کا بجٹ

ہے تعلیم میں اس میں سے آپ دینی مدارس کو کتنا فراہم کرتے ہیں ۔

سید خورشید احمد شاہ : جناب میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو پچھلے سال کا بجٹ ہے اس سے ہم نے چار گنا زیادہ رکھا ہے ۔ پہلے پانچ ملین تھا ہم نے بیس ملین رکھا ہے ۔ اور اب بھی یہ خوش نہیں ہیں ۔ بڑے افسوس کی بات ہے ۔

جناب چیئرمین : پانچ ملین یعنی پچاس لاکھ جی ؟

سید خورشید احمد شاہ : پانچ ملین تھا ہم نے بیس ملین رکھا ہے ۔

حافظ حسین احمد : جناب اس وقت ۱۵ ہزار مدارس ہیں پاکستان میں

جناب چیئرمین ، دیکھیں ناں وہ پانچ ملین تو پچاس لاکھ بنتا ہے اس سے زیادہ ہوگا ۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ! میرا بنیادی سوال یہ ہے کہ جو بجٹ ہوتا ہے اس کا کتنا فیصد ہے ۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ ہم کو اس پر بات کرنے کا حق ہے یا نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ، جی ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے ۔ چھوٹا سوال ہے جی ؟ جی ٹھیک ہے جی فرمائیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ بلوچستان میں کتنے مدرسے اسکینڈری سکول لیول کا درجہ رکھتے ہیں اور ایسے مدرسے کتنے ہیں جن کو ایم اے عربی ، اسلامک سٹڈیز لیول پر درجہ دیا گیا ہے ۔ ایک اور دوسرا سوال یہ ہے جناب والا کہ ------

جناب چیئرمین ، ایک ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، جناب والا ! وہ بالکل چھوٹا ہے یہ سارے غریب عوام کے بچے ہیں ان کو مدرسوں میں بیڑی پہنا کر یا ہتھکڑیاں لگا کر ان کو رکھتے ہیں یا یہ ان کو روٹی کے لئے باہر بھیجتے ہیں ۔ یہ تو ساری قوم کا مسئلہ ہے ساری قوم کے ساتھ یہ زیادتی ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے جناب کہ اس مسئلے پر گورنمنٹ کو توجہ دینی چاہیئے ۔ یہ بھی ہماری قوم کے بچے ہیں یہ بھیک مانگنے سے بچ جائیں ۔

جناب چیئرمین ، یہ دو سوال ہیں جی ، ایک تو یہ ہے کتنے سکول ہیں بلوچستان میں

جن کو سیکنڈری سکول لیول اور ایم اے لیول کا درجہ دیاگیا ہے اور دوسرا کہ یہ قوم کے بچے ہیں ان کا خیال رکھیں۔ وہ تو ٹھیک ہے کہ رکھیں گے خیال ۔ جی ؟

سید خورشید احمد شاہ ، ہم ڈاکٹر صاحب کا بھی خیال رکھیں گے ۔ میں بتانا چاہوں گا کہ اس سے پہلے مدرسوں کو ماسٹر ڈگری کا درجہ حاصل نہیں تھا ۔ اب جو ہے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے منظور کیا ہے کہ شہادت العا لمیہ کو ایم اے کے مساوی کیا جائے ۔ ان کو کہا گیا ہے اس کو مساوی کرنے کے لئے مگر یہ لسٹ نہیں ہے ہمارے پاس کہ کہاں کہاں کتنے مدرسے ہیں ۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی ۔ اب سوالوں کے وقفے کا وقت ختم ہوا جی ۔ جی جناب مندوخیل صاحب آخری سوال جی ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ جو انہوں نے تین ہزار مدرسوں کی رپورٹ لی ہے یہ صحیح ہے کہ ان کو خارجی طور پر بھی فنڈز ملتے ہیں ۔

سید خورشید احمد شاہ ، جناب والا! اس کا مجھے علم نہیں ہے جی ۔

جناب چیئرمین، سوالات کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ Leave Applications

†262. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for labour, Manpower and Overseas Palistanis be pleased to state whether it is a fact that about more than twenty thousand Seman have not been registered in E.O.B.I. if so, its reasons and the time by wihch these Seaman will registered?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: It is correct that seamen have not so far been registered under the EOB Act. The reasons for non coverage of scamen so far are that in 1989 Ms. People Unity of Seamen filed a petition under Section 33 of the EOB Act, against 19 shipping companies, for their coverage under the scheme. The petition was admitted by the concerned Adjudicating Authority. Dates for

† The Question Hour being over the remaning questions and answers is laid on the table of the House

hearing were fixed but the petioners failed to pursue their petition and on each date remained absent. Hence the petitioners had to be rejected. Now the Institution, of its own, has taken an initiative and failed a case with the concerned Adjudicating Authority for the coverage of seamen under the EOB Act. The case will now be heard on 22-8-1994.

263. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki : Will the Minister for Communications be pleased to state that the private limited companies not having Overseas Employment Promotors licences treat the pakistani seamen working on forign ships as their employees, if so, its reasons?

Minister for Communications: Private limited shipping companies engaged in employment or engagement of Pakistani seamen on foreign flag vesels are kicensed under section 24 of merchant shipping Act, 1923, to do so. They engaged Palistani seafarers through Governament Shipping Office, hence not obliged to have overseas employment promoter licence.

264. * Mr. Manzoor Ahmed Gichki : Will the Minister for Communications be pleased to state;

(a) Whether it is a fact that Ms. Taj Baluch, Mohammad Ilyas, Deputy Shipping Masters and Masood Ahmed Assistant Shipping Master are using the power, stamp and issuing documents in the name of Shipping Master since October, 1993, if so, reasons; and

(b) whether the above persons are empowered to use the powers of the Shipping Master, if not, the action, if any, taken against them?

Minister for Communications: (a) Under Section 6(4) of Merchant Shipping Act. 1923, every act done by or before Deputy Shipping Master

shall have the same effect as if done by or before Shipping Master. In order to facilitate the engagements and discharge of seamen, as provisioned under Section B(1) of Merchant Shipping Act, 1923, the distribution of work is so arranged that opening and closing of Articles of agreement has been assigned to Assistant Shipping Master. This is in practice sincé the establishment of Government Shipping Office.

(b) No. They sign in their individual capacity for Shipping Master. No irregularity has been committed hence no action is required against them.

265. * Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the type of Telephone Exchange installed at Kotli Station, District Rawalpindi;

(b) the distribution of lines to each village; and

(c) whether it is a fact that fifty lines have been earmarked for Dharnoyan adjacent to Kotli Station, if so, the number of applications received so far, indicating also the names of applicants, date of application, date of installation of telephone connection and the time by which remaining telephones will be installed?

Minister for Communications: (a) 150 lines C.B. Mannual telephone exchange.

(b)

Village	Lines
Kotli Satian	100
Prachan	10
Dharnoyan	50

(c) Yes. The number of registered applications received are 40 as per detail available in Annex-B , 2 telephone connections have been opened in Dharnoyan as per Annex-A the remaining telephone connections could not be provided due to seattered location of the applicants in the area, which requires errection of aerial cable. Remaining telephones will be provided as soon as the development activity is completed.

Annexure-A

Telephone No.	Registration No.	Name	Date of installation
112	38	Mr. M. Gul Zahid Satti S/o Raja Abdul Ghafoor	9-3-1994
115	39	Irshad Hussain S/o Sultan Mehmood	10-3-1994

Annexure-B

Reg. No.	Date	Name of Applicant and Address
13 .	20-2-1989	Raja Muhammad Rashid Khan Village Durnayan Kotli.
29.	28-2-1989	Farooq Satti.
30.	28-2-1989	Ashfaq Ali
31.	28-2-1989	Capt. Ret. Muhammad Ali
32.	28-2-1989	Mukhtar Ali
40.	8-3-1989	Muhammad Akram
43.	11-3-1989	Mir Afzal Khan
48.	18-3-1989	Raja Abdul Khaliq
49.	19-3-1989	Shahid Mehmood

56.	30-3-1989	Mohammad Hanif
76.	26-6-1989	Ghazanfar Ali
79.	24-1-1990	Mohammad Ejaz
135.	13-5-1992	Mst. Rubina Akhtar
131.	28-3-1992	Muhammad Jehangir
136.	13-5-1992	Kausar Mehmood
137.	13-5-1992	Saleem Akhtar
138.	13-5-1992	Muhammad Asghar
139.	13-5-1992	Ali Asghar
140.	13-5-1992	Mohammad Faraz
142.	13-5-1992	Mohammad Hanif
156.	22-10-1992	Subidar Ali Murtaza
157.	22-10-1992	Fiaz Hussain
158.	22-10-1992	Wazeer Ahmed
159.	22-10-1992	Iftikhar Hussain
160.	22-10-1992	Abdul Rashid
161.	22-10-1992	Mohammad Javed Akhtar
162.	22-10-1992	Mohammad Shafique
170-A.	17-4-1993	Nisar Ahmed
171.	17-4-1993	Faiz Mohammad
172.	4-5-1993	Ghulam Sarwar
181.	22-3-1994	Imtiaz Hussain
182.	22-3-1994	Mohammad Auzair
183.	22-3-1994	Khalid Yaseen
184.	22-3-1994	Maj. Sajjad Satti

188.	22-3-1994	Mohammad Hafeez
189.	4-4-1994	Gulzaman
191.	11-4-1994	Mohammad Riaz-ul-Haq
193.	18-4-1994	Sultan Mehmood
195.	24-4-1994	Mohammad Hassan-ul-Haq
200.	3-7-1994	Mohammad Sabir.

266. * Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the details of posts sanctioned for Morgah Exchange, Rawalpindi, indicating also the names, designations, grades and date of posting of the persons against the said posts;

(b) the detail of the staff which remains present in the Exchange in each shift; and

(c) the names and designations with telephone numbers of the officers and officials responsible to attend to complaints?

Minister for Communications: (a) Details is given below:

267. *Hafiz Hussain Ahmed : Will the Minister for Communications be plased to state:

(a) Whether there is any proposal under consideration of the governament to privatise the Pakistan Telecommunications Corporations if so, the steps taken by the Government for the protection of services of its employees; and

(b) whether the employees will be entitled to pension and other benefits as admissible to a Government Servant?

Minister for Communications: (a) Yes. The terms and conditions of the employees of Pakistan Telecommunication shall remain the same under section 12 of the Telecommunication Ordinance, 1994.

(b) Yes.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، ان کو علم نہیں ہے جی ۔ ٹھیک ہے جی سوالوں کے وقفے کا وقت ختم ہوا جی ۔ next is leave applications دو رخصت کی درخواستیں ہیں جی شفقت محمود صاحب قریبی عزیز کی وفات کی وجہ سے آج ۴' اگست کو ایوان میں شرکت نہیں کرسکیں گے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سید مزمل شاہ صاحب نا سازی طبع کی بنا پر مورخہ ۲۴ جولائی تا ۲ اگست تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، I believe it was decided کہ آج پریویلج موشن وغیرہ نہیں ہوں

گے ایڈجرنمنٹ موشن وغیرہ بھی نہیں ہوں گے ok جی.....then we move straight to discuss۔

چوہدری شجاعت حسین، جناب والا۹ یہ بڑا مشکل ہے، کیونکہ آج پھر ایک واقعہ پیش آ گیا ہے یہ اس ہاؤس کی ایک ریت بن چکی ہے کہ وزراء صاحبان یہاں پر پہلے جھوٹ بول جاتے ہیں جب ان کے خلاف کوئی موشن موو کیا جاتا ہے تو کسی نہ کسی طریقے سے اس کو ایڈجرن کروا لیتے ہیں ۔ آج ان کے Information Minister نے جو ایک President یونس حبیب کی جعلی تصویر کا یہاں پر چرچا کیا تھا اس سلسلے میں ایک adjournment motion میں نے موو کی، آج ہی جناب والا ایک اور تازہ جھوٹ تازہ آموں کے ساتھ سامنے آ گیا ہے ۔ کل انہوں نے ہاؤس کے اندر یہ کہا کہ جی وزیر اعظم نے انڈین وزیر اعظم کو کوئی آموں کا تحفہ نہیں بھیجا۔ آج نیوز میں لکھا گیا ہے کہ پرائم منسٹر نے انکوائری آرڈر کر دیئے ہیں کہ کیسے یہ آم گئے، کس طرح یہ آم گئے ۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ میرا پہلے والا adjournment motion لگایا جائے اگر کوئی business نہیں ہونا تو یہ اٹھ کر کھڑے ہونے والے ہیں، وہ بھی

businessنہیں گے گا۔ یہ direct اس بحث کے اوپر آ جائیں ۔اگر انہوں نے کوئی business لانا ہے تو پھر adjournment motion پہلے آنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین، کہہ رہے ہیں کہ میں کل یہاں ہاؤس میں نہیں تھا۔

سید اقبال حیدر، کل رات کو چوہدری صاحب بھی نہیں تھے۔

جناب چیئرمین، تو اس وقت فیصلہ یہ ہوا تھا کہ آج discussion ہو گی۔

چوہدری شجاعت حسین، تو پھر یہ business لے کر آنے لگے ہیں وہ بھی بند کر دیا جائے۔اور میرا جو adjournment motion ہے ٹھیک ہے پھر میں---

جناب چیئرمین، آج کیا business لے کر آ رہے ہیں؟

سید اقبال حیدر، آج میری کوئی formal business نہیں ہے سوائے ان دو Ordinance lay کرنے کے ۔ اور کوئی business نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آج معلوم ہوتا ہے فیصلہ یہ ہوا ہے کہ آج sectarian

discussion ہو گی ۔

سید اقبال حیدر، جی ہاں آج اسے conclude کرنا ہے ۔

جناب چیئرمین، چلیں چوہدری صاحب آپ کا موشن پھر لے لیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین، تو پھر یہ کیسے بول سکتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ میرا جو موشن ہے اس کو اگلے اجلاس میں نمبر ا پر لے لیا جائے ۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے آپ دوبارہ دے دیں ۔ آج سیشن prorogue ہو جائے گا۔ دوبارہ موشن دے دیں ' آج ہی دے دیں ۔

چوہدری شجاعت حسین، پھر یہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین، اگر آج ہی موشن آپ دے دیں تو فوری طور پر نمبر ا آ جائے گا۔ جی اقبال صاحب۔

ORDINANCES -- LAID

Syed Iqbal Haider: Sir I beg to lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Code of Criminal Procedure (Fourth Amendment) Ordinance, 1994 (LIII of 1994).
2. The Pakistan Standards Institution (Certification Marks) (Second Amendment) Ordinance, 1994 (LIV of 1994).

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid.

سید اقبال حیدر، نہیں سر دو اور رپورٹیں lay کرنی ہیں ۔صرف ایک ایک منٹ کے ہیں ۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے جی۔

سید اقبال حیدر، سید خورشید شاہ Islamic Ideology Council کی رپورٹ۔

Annual Report of the Council of Islamic Ideology

Council ---- Laid

Syed Khursheed Ahmed Shah: Sir, I beg to lay before the Senate a copy of the Annual Report of the Council of Islamic Ideology for the year, 1992-93, as required under clause (4) of Article 230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, read with sub-rule (1) of rule 139 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The report stands laid. No. 5, General Babar.

The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994---introduced.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Mr. Chairman, Sir, I beg to introduce a Bill further to amend the Civil Defence Act, 1952 [The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced

جی ان کی رو پورٹیں کہاں ہے جو آئیٹم نمبر ۴ پر ہیں۔

حافظ حسین احمد، جناب یہ رپورٹیں کس لئے ہیں - میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جناب۔

جناب چیئرمین۔ stand referred to the Standing Committee جی۔

حافظ حسین احمد، میں گزارش کروں گا چیئرمین صاحب کہ بارہا ہم نے یہ گزارش کی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۶۲ء سے معرض وجود میں آئی ہے اور اب ہر سیشن کے آخر میں یا دوسرے سیشن میں اس کی رپورٹس پیش ہوتی ہیں اور آج آخری دن ہے - سنجیدگی کا آپ اندازہ لگائیں - اب آج تک کسی بھی رپورٹ پر بحث نہیں ہو سکی ہے اور کسی بھی سطح پر قانون

سازی نہیں ہو سکی ہے۔ اگر واقعی اسلامی نظریاتی کونسل کی کوئی افادیت نظر نہیں آتی ہے اور کوئی عملی کام نہیں ہوا ہے تو پھر اس کے لئے اتنے اخراجات کیوں کئے جاتے ہیں ۔ بیرون ملک دورے ہیں ' operations ہیں پتہ نہیں کیا کیا کچھ ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی حکومت سنجیدہ ہے تو یہ رپورٹس باقاعدہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں باضابطہ طور پر لائی جائیں اور اس پر بحث کی جائے' اور اس پر قانون سازی کی جائے۔ہم نے سوالات بھی دیئے ' پرسوں یہ سوال آیا تھا لیکن اس میں بھی یہی کہا گیا ۔ ایک رپورٹ بھی آج تک وہ نہیں بتا سکتے جس پر باضابطہ طور پر ۲۲ سال میں قانون سازی کی گئی ہو۔ میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے' وزیر تعلیم صاحب اگر واپس آ جائیں تو وہ ذرا اس کو نوٹ کر لیں ۔ اب وہ جلالین اور مشکواۃ تو وہ مجھے دے کر گئے ہیں۔لیکن اسلامی نظریاتی کونسل کی جو رپورٹیں ہیں اس کے لئے اگر ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ حکومت سنجیدگی سے اس پر غور کرے گی اور اس پر قانون سازی کرے گی تو ٹھیک ہے ورنہ اس ادارے کی کیا افادیت رہ جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی ۔ اس کو نوٹ کرلیں جی یہ کہہ رہے ہیں کہ رپورٹیں آتی ہیں .بحث نہیں ہوئی ۔

سید خورشید احمد شاہ۔نوٹ کرلیا ہے جی ۔

Discussion on Motion Re:sectarian clashes in the country

جناب چیئرمین، سوال یہ ہے کہ اس کو ہاؤس میں discuss کرنا بھی ایک requiremnt ہے غالبا" ۔Next discussion on the motion at item No.6 ٹھیک ہے جی ok۔ یہ جو میرے پاس فہرست ہے ۔ کل آخری تقریر کن کی تھی ؛ اس میں تو سارے نام نہیں ہے آپ کی ہو گئی تھی مندوخیل صاحب ۔یعنی میرے پاس جو فہرست ہے' جی جناب کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب ! چونکہ قاضی حسین احمد صاحب نے ایک request کی تھی کہ ان کو out of turn موقع دیا جائے تو قاضی حسین احمد صاحب کو out of turn موقع دیا تھا انہوں نے آخر میں کی ہے ۔

جناب چیئرمین، اچھا تو اس میں نمبر ایک تو خلیل الرحمان صاحب ہیں ۔ وہ موجود نہیں ہیں ۔ راجہ ظفرالحق ہیں اس کے بعد ۔ شفقت محمود صاحب آج غیر حاضر ہیں ۔ اس کے بعد

عبدالرحیم مندوخیل اور سید اشتیاق اظہر صاحب ہیں ۔ تو پہلے مندوخیل صاحب ۔ نام بہت سارے ہیں میرے پاس جو فہرست ہے میں پڑھ دیتا ہوں آپ کو ۔ پہلے مندوخیل صاحب، اشتیاق اظہر صاحب، شیخ آفتاب احمد، حافظ فضل محمد صاحب، غلام قادر چانڈیو صاحب، کمال الدین اظفر صاحب، فتح محمد خان صاحب، زاھد اختر صاحب، شیخ رفیق احمد صاحب، فضل آغا صاحب، حسین شاہ راشدی صاحب، صفدرعلی عباسی صاحب، جام کرارالدین صاحب، چوہدری اعتزاز احسن صاحب، امداد علی اعوان صاحب، اجمل خان خٹک صاحب، ڈاکٹر شیرافگن صاحب، الیاس احمد بلور صاحب ، حاکمین صاحب، علی حیدر صاحب، خورشید احمد صاحب، ڈاکٹر ریحان صاحب ، مسعودکوثر صاحب، اکرم شاہ صاحب، قاسم شاہ صاحب، ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب، احسان شاہ صاحب، خان محمد ابراہیم خان صاحب، جی کوثر صاحب۔

سیدمسعودکوثر: اس میں میری ایک گزارش ہے کہ اگر اس فہرست کو follow کیا جائے تو شاید اس سائیڈ کے بہت کم مقررین کو موقع ملے گا تو آپ اپنی صوابدید سے اس طریقے کا توازن پیش کریں ۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے ۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔ احسان شاہ صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

سید احسان شاہ: جناب میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان میں جتنی جماعتیں ہیں ان جماعتوں میں کسی کا ایک ممبر ہے، کسی کے دو ہیں، ان کو بھی وقت دیا جائے ۔

جناب چیئرمین، دیا جائے گا جی آپ کا نام ہے ناں؟

(اس دوران جناب چیئرمین وسیم سجاد صاحب کی جگہ پریذائڈنگ آفیسر چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Presiding Officer: Yes please.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:---- یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان ملکوں کی ترقی ہو ان کی سیاسی طور پرجمہوریت میں معاشی طور پر مساوات میں وہ ترقی کریں اسی طرح ثقافتی طور وہ ترقی کریں ۔ اور دنیا کے ممالک میں ایک برابر کی حیثیت سے ایک اچھی زندگی گزاریں۔

جناب والا ! ہمارے ملک میں پہلے دن سے سیاسی طور پر یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہاں آمریت ہو۔ آج ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں ان کا اصل میں ایک پس منظر رکھتے ہیں ہمارے ملک میں آمریت کی قوتوں یعنی سول ، ملٹری اور بیورو کریسی یا جاگیر دار اور سرمایہ دار جو بھی تھے کا یہ عمل مسلسل رہا اور ہمارے ملک کو جمہوری طور پر آگے لے جانے کی تمام کوششیں ناکام کی گئیں آئین سالوں سے نہیں دیا گیا اور پھر جب ۵۶ میں آئین بنایا گیا اس وقت ہمارے ملک کے بالخصوص موجودہ پاکستان کی جو یہاں قومیں ہیں ان میں سب کو ایک تسلط میں لا کر پھر ایک آئین دیا گیا اور جمہوری حقوق اور بنیادی حقوق دئے گئے اور اس آئین کے تحت انتخابات کا امکان پیدا ہوا تو ۵۸ میں فوراً مارشل لاء لگایا گیا اور پھر مارشل لاء کا آئین آیا۔ اس طرح دوسرا مارشل لگا اور پھر تیسرا مارشل لاء آیا۔ مجموعی طور پر ملک میں جمہوریت، یا جمہوری اقدار کی نفی ہوئی اور ملک کی معاشی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوئی اس کا ایک قدرتی نتیجہ یہ تھا جناب والا کہ اس میں خارجی ممالک کی دلچسپی مثلاً یورپ امریکہ دلچسپی یہ تھی کہ یہ ایک پسماندہ ملک ہو جس کے وسائل کو وہ لوٹیں جس کو وہ اپنی منڈی بنائیں، اس کا نتیجہ تھا کہ ہماری برسراقتدار قوتوں خارجی قوتوں، استعماری قوتوں کا ایک ملاپ ہوا اور یہاں جمہوری اقدار کو روکا گیا، اس کے خلاف سازشیں کی گئیں، حکومت کی مشینری کا ناجائز استعمال ہوا۔ اس کے علاوہ بھی جناب والا! مختلف طریقے اختیار کئے گئے۔ جناب والا ! ہر مسلمان جانتا ہے اور اس پر متفق ہے کہ دین اسلام سیاسی طور پر جمہوریت، معاشی طور پر مساوات، ثقافتی طور پر مساوات اور ہر ثقافت کی ترقی کے بنیادی اصول رکھتا ہے لیکن اس ہمارے ملک میں ۴۷ سے لے کر اب تک اسے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا گیا اسلام بنیادی طور پر جمہوریت، مساوات اور اقتصادی ترقی کا علمبردار ہے لیکن یورپ اور امریکہ کے مقاصد کے تحت اور استعماری قوتوں کے مقاصد کے تحت اسلام کو اس کے مفاد کے خلاف استعمال کیا گیا۔ اسلام کے کچھ کے بنیادی اصول ہیں۔ ہمارا ایمان ہے ہمارا یقین ہے کہ اسلام کے اصول ہی اس کے اہداف ہیں لیکن جناب والا! عملی طور پر کوئی پلان کوئی پروگرام اس کے مطابق نہیں بنا اگر آپ ترقی کے کوئی صحیح اصول لائیں اور انہیں اسلام سے منسوب کریں تو یورپ امریکہ اور سب دوسرے اس اصول کو reject کریں گے۔ یہ ایک اہم حربہ رہا ہے۔

جناب والا اس پس منظر میں افغانستان میں ایک تبدیلی آئی لیکن تمام دنیا امریکن یورپین جرمن سب جمع ہوئے اور مسلمان اور اسلام کے علمبردار بن کر افغانستان میں انہوں نے مداخلت

کی' جناب والا! دین اسلام کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا اسلام کا جھنڈا لہرا کر اسلام کے خلاف کام کیا' اس وقت ہمارا یہ موقف تھا کہ یہ اصل میں مثبت تبدیلیوں کے خلاف یورپ کی سازشیں ہیں اور ہمارے ملک کے لوگ اس میں شامل ہوئے۔ یہی وہ بات ہے جناب والا' ہماری پارٹیاں اپنے طور پر یہاں' ایک لفظ جو یہاں استعمال ہوتا ہے فتوے' جناب والا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں' بلکہ آپ جانتے ہیں کہ یہاں فتوے کا استعمال بڑی آسانی سے کسی بھی پارٹی کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ یہ اتھارٹی کہاں سے کسی کو مل گئی کہ وہ ایک فتویٰ جاری کرے اسلام کے نام پر۔ اسلام کا ناجائز استعمال کرے۔ نتیجہ کیا ہے' جناب والا' ایک تو ہمارا ملک آج تک جن حالات سے گزر رہا ہے' آج جس پوزیشن پر ہم پہنچ گئے ہیں' ہماری گورنمنٹ اعلان کرتی ہے' ہماری اپوزیشن پارٹیاں علی الااعلان یہ تسلیم کرتی ہیں کہ ہمارا ملک دیوالیہ ہو چکا ہے۔ ہمارا ملک آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے کنٹرول میں آگیا ہے۔

روز گار کا مسئلہ آپ جانتے ہیں' مہنگائی کا مسئلہ آپ جانتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان مسائل سے ہمارا چھٹکارا اب کوئی گورنمنٹ نہیں کر سکتی ہے۔ لیکن اس میں دوسری چیزوں کے علاوہ ' میں احتیاط کے طور پر بات کر رہا ہوں ' جو مسئلہ یہاں فرقہ واریت کا بن رہا ہے' جناب والا' ہم اپنے مسائل کے حل کے لئے یہاں پارلیمنٹ میں بیٹھے ' ہم نے جرگے میں حل نہیں کئے ' ہماری کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ مثلاً سندھ کا مسئلہ ہے۔ سندھ کا مسئلہ جب تک ہم ایک جرگے میں نہیں بیٹھیں گے ' ہم پارلیمنٹ میں نہیں بیٹھیں گے حل نہیں ہوگا اور ایک دوسرے کےخلاف ہم سیاسی جنگ لڑیں گے آخر میں وہ فوجی جنگ میں تبدیل ہو گی ۔ ابھی خانہ جنگی جاری ہے اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم پارلیمنٹ میں یا جمہوری اداروں میں یا جرگوں مین بیٹھ کر کام نہ کریں۔ یہ آسان بات ہے کہ ہم ایک دوسرے پر الزام لگائیں کہ فلانا جو ہے وہ فرقہ وارانہ عمل کر رہا ہے' یہ بڑی آسان بات ہے کسی کو بھی prosecute کرنے کی۔ ایک prosecution کا ذریعہ ہم نے بنایا ہے اسلام کو۔ ہم نظریہ پاکستان کو prosecution کا ذریعہ بنائیں۔ اس نظریے اور اس دین کے بالکل خلاف کام کریں۔ اسی طرح ہمارے پشتون۔ بلوچ کا مسئلہ یہاں اس طرح اٹھایا جاتا ہے کہ پشتونوں اور بلوچوں کو لڑایا جائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کس طرح لڑایا' کس نے لڑایا؟

Mr. Presiding Offier: Mandokhel Sahib please try to conclude.

مندوخیل صاحب ۲۰ کے قریب معزز اراکین کی لسٹ ہے' مجھے تو خوشی ہو گی کہ آپ ایک گھنٹہ تقریر فرمائیں لیکن وقت بہت کم ہے۔ آپ شروع کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا' اپنی پارٹی کے نمائندے کی حیثیت سے میرا یہ حق ہے کہ دوسرے نمائندوں کے برابر مجھے وقت دیا جائے۔ جناب والا' بالکل میں کوشش کرتا ہوں لیکن میرا حق ہے' اس کا ذرا خیال رکھا جائے۔ جناب والا' یہ ایک ہمارا مسئلہ ہے یہاں سوال اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ جیسے کہ پشتون۔ بلوچ ہیں۔ ہماری تاریخ رہی ہے' ہم ایک دوسرے سے علیحدہ قومیتیں ہیں ۔ ہمارے ملک کی جو دوسری قومیں ہیں ' جیسا کہ اسلام میں کہتے ہیں کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسرے کے لئے پسند کرو۔ قومی برابری اسلام کا اصول ہے۔ انسانیت کا اصول ہے' انٹرنیشنل اصول بن گیا ہے۔ لیکن یہ اصول ہمارے لئے نہیں ہے۔ اس اصول کا اطلاق ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس طرح جب آپ بنیاد رکھیں گے' یعنی اسلام کا استعمال' پاکستان کی آئیڈیالوجی کا استعمال' اسلام کے اصولوں کے خلاف کریں گے اور اسی طرح پاکستان کی آئیڈیالوجی کا استعمال پاکستان کے عوام کے خلاف کریں گے ' ان چیزوں کا آخری نتیجہ جس طرح آپ کے سامنے ہے۔ ہم نے علی ا لا علان کہا تھا کہ افغانستان میں امریکہ' یورپ' جرمنی اسلام کی جنگ نہیں لڑ رہے ہیں وہ صرف ملکوں کو destablise کر رہے ہیں ۔ امریکن ۔ یورپین سیاست میں ایک مقصد یہ ہے کہ تھرڈ ورلڈ کے غریب ملکوں کی حکومتوں کو destablise کیا جائے' غیرمستحکم کیا جائے اور ان کے لئے دوسرے مقاصد سے' دوسرے ذرائع کے علاوہ مذہب کا استعمال سب سے اچھا استعمال ہے۔ افغانستان میں انہوں نے یہ حربہ استعمال کیا۔ ہم نے اس پارلیمنٹ میں بہت پہلے اپنے ملک کے عوام کو کہا کہ آپ مہربانی کریں جو کچھ ابھی بنایا جا رہا ہےجس طرح لوگوں کو تربیت دی جا رہی ہے' یہ لوگ کوئی مذہب کےعلمبردار نہیں ہیں' یہ امریکہ اور یورپ کے آلہ کار ہیں۔ لیکن اس بات کو لوگ نہیں سمجھ رہے تھے۔ یہاں ایک اخبار میں آیا ہے کہ اس دن سینیٹر ابراہیم صاحب نے کہا کہ ہم خوش ہیں کہ اب یہی مسئلہ آپ کو درپیش ہے۔ نہیں ہم خوش نہیں ہیں۔ ہم نے اعلان کیا تھا کہ یہ جو آلہ کار ہیں' یہ لوگ ایک دن یہاں ہمارے ملک میں مداخلت کریں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ سعودی عرب جو بظاہر ہمارا دوست ہے یہاں استعماری مقاصد رکھتا ہے۔ ہم نے کہا تھا فارس بظاہر دوست لیکن یہاں استعماری مقاصد رکھتا ہے۔ سنی اور شیعہ کے cover میں وہ پاکستان کے عوام' پاکستان کے وسائل

پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی ہماری باتیں تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ لیکن جناب والا یہ مدرسوں کی بات آج ہوئی ہمارے پشتونوں میں اور تمام مسلمانوں میں ایک اصول ہے کہ کسی گاؤں میں مدرسہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اب آپ ان مدرسوں کا پوچھیں ان کو پٹرو ڈالر ملا کرتا ہے، فارس سے بھی پٹرو اور سعودی عرب سے بھی ان کو اس طرح سے ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ جناب والا! اگر میں آپ کو کہوں کہ یہ یورپ کے فوجی ہیں، مسلح ہیں۔ آپ نے دیکھا عربوں کو۔ ہمیں یہاں لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنے self defence میں ایک کلاشنکوف نہ اٹھائیں لیکن اب پوچھیں یہاں یہ عرب، یہاں تیراہ میں ان کے ساتھ راکٹ لانچرز، ان کے ساتھ کلاشنکوف، ان کے ساتھ انٹی ائیرکرافٹ گنیں کیسے آ گئیں اور کہاں سے آ گئیں۔ جناب والا! اس سے ہمارے ملک کے حکمران خوش تھے۔ لیکن آج یہ مسئلہ ہمارا اس طرح لوگ لیتے ہیں جناب والا جیسا کہ بس ہم پشتون اس ملک کا حصہ نہیں ہیں۔ میں نے اس دن کہا تھا اپنے بھائیوں کو کہ آپ مہربانی کریں۔ ہم پاکستان میں پشتون، بلوچ، سندھی اور پنجابی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے غم میں ہمیں شریک ہونا چاہیے۔ آپ ایسا نہ کریں کہ لاہور میں بیٹھ کے مجھ پہ جو گزر رہی ہے وہ آپ کے لئے اسلام ہے۔ یعنی مجھے جو کوئی قتل کر رہا ہے، مجھے جو کوئی بے عزت کر رہا ہے، مجھے جو کوئی یہاں گھر سے نکال رہا ہے وہ اسلام ہے۔ لیکن اب جب وہی لڑائی فیصل آباد میں ہو گی۔ پھر اس لڑائی پر جناب والا! ایک دم یہاں احساس ہو جاتا ہے کہ یار یہ تو ہم لوگوں نے یا ہمارا مسئلہ جو ہے یہ سنی اور شیعہ جو ہیں ہمیں نہیں لڑنا چاہیئے۔ ہمارا مطالبہ یہی ہے، ہم نے پہلے ہی کہا تھا، جب پہلی بار دیواروں پر لکھا گیا کہ شیعہ کافر، تو ہم نے کہا کہ کوئی کافر نہیں ہے، ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن جناب والا، ان چیزوں کو سعودی عرب، فارس، یورپ نے destablise کرنے کے لئے کیا اور آج بھی اس بات کا ایک انٹرنیشنل پہلو ہے۔ ہمارے ملک میں جو لوگ رہتے ہیں فرض کیا وہ ان ممالک کی سیاسی آمریت کے خلاف ہیں۔ ٹھیک ہے ان کو ہم پناہ دیتے ہیں۔ ہمارے بھائی ہیں۔ سیاسی طور پر پناہ دی جاتی ہے۔ لیکن کیا یہاں سے ان کو تیار کر کے ہم مصر میں لڑائیں گے؟ کیا ان کو یہاں تیار کر کے ہم الجزائر میں لڑائیں گے، سیاسی پناہ صحیح بات ہے دے دیں۔ یورپ والے بھی دیتے ہیں۔ امریکن دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم بھی دے دیتے ہیں۔ پہلے ہم یہ کر بھی سکتے ہیں یا نہیں لیکن اگر ہم کر سکتے ہیں، ٹھیک ہے، ہم سیاسی پناہ دیتے ہیں۔ لیکن کیا یہاں سے ہم مصر کو destablise کرنے کے لئے امریکہ کا ساتھ دیں؟ جناب والا! آج کا واقعہ یہ ہے کہ

مذہب کو ایک آلہ کار بنا کر مشرقی ممالک third world کے ممالک ، غریب ممالک کی حکومتوں کو امریکہ اور یورپ والے destablise کر رہے ہیں۔ اور اس میں اس کو ایسا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں جناب والا! آپ مہربانی کریں کہ اس ملک کے مسائل کو حل کریں۔ اس میں ہم بجائے اس کہ ایک دوسرے پہ الزامات لگائیں، یہاں مسائل ہیں، جمہوریت کا مسئلہ ہے، جمہوری اقتدار کا مسئلہ ہے، قوموں کی برابری کا مسئلہ ہے، وہاں ان کے صوبائی اختیارات کا مسئلہ ہے، اور عوام کے روزگار کا مسئلہ ہے۔یہاں ہماری کیا پوزیشن ہے ۔ آج ہمارے روزگار کی پوزیشن جناب والا۔۔ ہم سب اس طرف لگے ہوئے ہیں کہ جلد از جلد جو ہماری پراپرٹی ہے۔ ہمارے ملک کی او۔جی۔ڈی۔سی اور واپڈا اس کو جلد از جلد فروخت کرو تا کہ ہمیں پیسہ مل جائے۔

Mr.Presiding Officer: Please conclude now.

جناب عبدالرحیم خاں مندوخیل: جناب والا ! میری عرض یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت اور عوام کے خلاف جو قوتیں رہی ہیں اور جو خارجی قوتیں ہیں انہوں نے مل کر جو عمل کیا ہے آج اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علانیہ لوگ کہہ رہے ہیں اور ایک قسم کی خانہ جنگی ہمارے ملک میں شروع ہے ۔ جناب والا ! ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں۔ ابھی کل جناب وزیر داخلہ صاحب نے یہ الفاظ استعمال کئے کہ ہم یکم جنوری ۱۹۸۰ء سے شناختی کارڈ ختم کریں گے ۔ اس میں خاص طور پر ہمیں ٹارگٹ بنایا گیا۔ کہاں؟ پختون علاقوں میں، آپ شناختی کارڈ ختم کریں گے ۔ اس کا مطلب کیا ؟ ہم پختون ہیں جناب والا! آپ ان کی تاریخ کو دیکھیں۔ ان کے کردار کودیکھیں ۔ انکے جغرافیہ کو دیکھیں۔ ہمارا ہر قبیلہ آفریدی ، شنواری ، وزیر ، کاکڑ ، اچکزئی ، یہاں ہمارے دوست بیٹھے ہیں ۔ وہ اس قبیلے سے ہیں ۔ خلیل محمد اس قبیلہ سے ہیں۔ جن کی یہاں سینٹ میں بھی نمائندگی ہے اور جن کی سرزمین شوراب قندھار کی ایک تحصیل ہے یا سب تحصیل ۔ اب ہمارے لوگوں کی اور ہماری قوم کی حیثیت یہ ہے لیکن یہاں بیٹھ کر ان حقائق کو نظر میں نہیں رکھا جاتا ۔نتیجہ کیا ہے جناب والا۔ نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بھی پراپیگنڈا کرے کہ کسی طریقے سے تمام ملک کے عوام کے خلاف، قوموں کے خلاف اور خاص طور پر ہماری قوم کے خلاف ایک طریقہ رکھا گیا ہے کہ اب ہمیں کسی بھی نام سے ماریں لیکن اس کا نتیجہ کیا ہے؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی اب اشتیاق اظہر ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:جناب والا! مہربانی کریں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت سے سپیکر بولنے والے ہیں ۔ یہ لسٹ دیکھ لیں۔ اس کے مطابق چلنا ہے ۔ کافی دیا گیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:جناب والا! ہم یہ عرض کریں گے کہ آپ ہمارے اس ملک میں جمہوریت ، برابری عوام کے خلاف مذہب کا استعمال نہ کریں ۔یہاں غیر فرقہ وارانہ معاشرہ ہمیں بنانا چاہیے ۔ ہم شیعہ ہیں ، ہم سنی ہیں ، ہم دیو بندی ہیں ، ہم بریلوی ہیں ، ہم اس ملک کے باشندے ہیں ۔ ہمیں ایک دوسرے کے خلاف نہ لڑایا جائے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہمارے ملک کی ایجنسیاں ہمیں لڑاتی ہیں اور نہ ہمارے خارجی نام نہاد دوست ہمیں لڑائیں ۔ اس طرح ہمارے ملک میں جناب والا! مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی ہیں ۔ ہندوستان میں یا کہیں کوئی بات ہو یا ہم چلتے ہیں کبھی گرجا کو گرائیں یا کبھی مندر کو گرائیں۔ یہ ہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔ تمام پارٹیوں کو ہم درخواست کریں گے کہ تمام پارٹیاں ہمارے ملک کی جو بھی ہیں اس حوالے سے ---ہم مسلمان ہیں لیکن غیر فرقہ وارانہ معاشرہ ہمارے ملک میں ہونا چاہیئے۔ شکریہ!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اشتیاق اظہر۔

سید اشتیاق اظہر :جناب چیئر مین !آج ہم سب لوگ کل سے فرقہ ورایت کے خلاف اظہار خیال میں مصروف ہیں ۔ بات دراصل یہ ہے کہ فرقہ ورایت کے خلاف جنگ لڑنا ہم سب کا مذہبی فریضہ ہے ۔ تقسیم سے پہلے ہندوستان میں معاشرہ ہمارا اس نوعیت کا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو tolerate کرتے تھے ۔ نواب محسن الملک جو ہمارے خاندان کے تھے۔ انہوں نے آیات بالبینات کتاب بھی لکھی لیکن ان کے حقیقی بھائی ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی کے father in law تھے ۔ جنہوں نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی ہے ۔وہ شیعہ تھے ۔ ان کی بیوی شیعہ تھی لیکن اس سے ہمارے معاشرے میں' ہمارے خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی خود میرا اٹاوہ میں خاندانی امام باڑہ تھا اور اس میں ۶ محرم کو میرے والد محترم مجلس کراتے تھے ۔لیکن اس کے باوجود میرے والد سنی تھے اور ہم بھی سنی ہیں ۔ان باتوں کے عرض

کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک معاشرے میں tolerance کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا ، ایک دوسرے کے خیالات کر برداشت کرنے کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا ، اس وقت تک ہمارا معاشرہ فرقہ واریت کی خطرناک ترین وبا میں مبتلا رہے گا اور اس سے ہمارے ملک کا استحکام ، ہمارے ملک کی ترقی اور خوشحالی بھی متاثر ہوتی رہے گی ۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم فرقہ واریت کے خلاف ہر طرح کی اور ہر حالت میں جدوجہد جاری رکھیں ۔ مجھے یہ کہنے میں بڑی مسرت ہو رہی ہے کہ ایم کیو ایم نے جو فرقہ واریت کے خلاف جدوجہد کی ، اس کے نتیجے میں ، کراچی جو فرقہ واریت کا بہت بڑا گڑھ تھا، وہاں فرقہ واریت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ۔ آٹھ سال کے دوران کراچی میں کسی قسم اور کسی نوعیت کی کوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہیں ہوئی بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف ان آٹھ سالوں کے دوران ہی نہیں ، اب بھی کسی موقع پر فرقہ واریت کے مسئلہ کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تو ہمارے قائد الطاف حسین نے اس کے خلاف بیان دیا ۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ" فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے ہماری پوری قوم کو متحد ہونا پڑے گا"۔ ان کا یہ بیان روزنامہ "امن" میں چھپا ہے ۔ پھر اس کے بعد انہوں نے ایک اور بیان میں کہا ہے کہ " مذہبی سوداگروں کی سازشوں پر کڑی نظر رکھی جائے" ۔جناب والا! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایم کیو ایم کے جہاں اور بہت سارے positive اقدامات ہیں ، وہاں ایک positive اقدام یہ ہے کہ شیعہ سنی اور بریلوی دیوبندی مسئلہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ۔ اب جب کراچی، حیدر آباد اور اربن سندھ میں فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے کی کوششیں کی گئیں تو ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان نے جس کا میں کنوینر ہوں ، خود شیعہ علماء کے پاس جا کر بات کی ۔ علامہ طالب جوہری جیسے معزز اور محترم عالم دین نے ایم کیو ایم کی ان کوششوں کو سراہا ۔ہم اربن سندھ میں فرقہ وارانہ لعنت کو ختم کرنے کی جو کوششیں کر رہے ہیں،میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے ملک کے معاشی اور ملی استحکام میں مدد ملے گی۔

جناب والا! بات دراصل یہ ہے کہ ایم کیو ایم کا یہ اقدام اس کے دیگر بہت سارے positive اقدامات میں سے ایک اقدام یہ ہے ۔ ایم کیو ایم کی وجہ سے ہماری نئی نسل منشیات کی لعنت سے بچی رہی ۔ ایم کیو ایم کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بزرگوں اور خردوں کا جو ایک روحانی رشتہ ، اسلام کے آنے کے بعد سے قائم ہے، وہ مستحکم ہوا ۔ شیعہ سنی ہوں یا بریلوی دیوبندی ہوں، ایم کیو ایم میں سب کے سب متحد و متفق ہیں ۔ میرا تعلق دیوبندی فرقہ

سے ہے اور الطاف حسین صاحب کا تعلق بریلوی فرقہ سے ہے لیکن ہمارے اندر جو ہم آہنگی ہے، وہ ایسے تمام اقسام کے فروعی اختلافات پر قابو پانے ہونے ہے ۔یہ ایک ایسی مستحن اور positive کوشش ہے۔ اگر ملک کی دوسری سیاسی پارٹیاں بھی ایم کیو ایم کے نقش قدم پر چلیں تو اس سے ہمارے معاشرے میں استحکام پیدا ہوگا اور ہم سب مل کر اپنے ملک کو مزید مستحکم اور ترقی یافتہ بنا سکیں گے ۔

جناب والا! ہم پر الزام لگایا گیا کہ ہم دہشت گرد ہیں ۔ ہم پر یہ الزام لگایا گیا کہ ہم فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں لیکن جیسے میں نے پہلے بھی ایک دفعہ یہاں کہا تھا کہ ایم کیو ایم کو اگر torture cells بنانے ہوتے تو ایم کیو ایم ان علاقوں میں بناتی جہاں سو فیصد ایم کیو ایم کی اکثریت تھی ۔ ان علاقوں میں سے کسی جگہ سے بھی کوئی torture cell برآمد نہیں ہوا۔

سید اقبال حیدر: Question

سید اشتیاق اظہر: اگر اقبال حیدر صاحب اس کو جھٹلانا چاہتے ہیں تو انہیں اس پر واضح طور پر کسی اور موضوع پر گفتگو کرنا ہوگی ۔ اس مسئلہ پر ہم دوبارہ سینٹ میں گفتگو کریں گے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ایم کیو ایم دہشت گرد ہے' ایم کیو ایم نے فرقہ واریت پھیلائی ہے تو ہم اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔جس طرح سے ہم نے فرقہ واریت کے خلاف جدوجہد کی ہے ہم دہشت گردی کے خلاف بھی جدوجہد کرتے رہے ہیں اور میں اس موقع پر چوہدری نثار علی خان اور غلام حیدر وائیں شہید کی تعریف کروں گا۔ انہوں نے سلسلے میں ہماری مدد کی اور ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ میں سمجھتا ہوں اس سے اس ملک میں ایک نیا رخ اور نئی ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے ۔

شیخ رفیق احمد: اور پھر فوج بھیج دی۔

سید اشتیاق اظہر: یہ جو چوہدری رفیق صاحب بول رہے ہیں جب ان پر مصیبت کا وقت پڑا تھاتو میری بیٹی نے پنجاب اسمبلی میں تحریک استحقاق پیش کی تھی۔ ہماری اچھائیوں کو بھی یہ بول جاتے ہیں ۔ اور اپنے سیاسی نقطہ نظر سے سوچتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں' یہ انداز فکر غلط ہے ۔غیر مستحکم ہے ۔ غیر مناسب ہے اور اس کا تدارک ہونا چاہئے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جیسے میں نے ابھی کہا تھا اگر پورے ملک میں ساری سیاسی جماعتیں ایم کیو ایم کی طرح فرقہ واریت

کے خلاف جدو جہد کریں ۔ ایم کیو ایم کی طرح فرقہ واریت کے خلاف جدوجہد کریںکریں۔ مذاق
سے حقائق جو ہیں وہ تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اس سے ملک کو استحکام ملے گا۔
ملک میں ترقی و خوشحالی ہوگی ہم پر یہ بھی الزام لگایا گیا کہ ہم سندھ کی تقسیم چاہتے ہیں لیکن
ہمارے قائد نے واضح طور پر یہ بات کہی کہ ہم سندھ کی تقسیم نہیں چاہتے ۔ یہاں تک جب جنرل
وحید سے میری بات ہوئی ۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر سندھ میں سندھودیش کی کوئی تحریک وہاں
چلائی گئی اور اس کی بیرونی ملکوں سے مدد کی گئی تو یہ ہم ہوں گے جو فوج کے پہلو بہ پہلو
جس طرح سابقہ مشرقی پاکستان میں ہمارے بھائیوں نے فوج کے پہلو بہ پہلو پاکستان کے استحکام کی
بات کی اور اس کی سزا اٹھا رہے ہیں ۔ ہم یہ سزا اب بھی اٹھانے کے لیے تیار ہیں ۔ پاکستان
کو بچانا ہے ۔ تو پاکستان کو فرقہ واریت کی لعنت سے بچانا ہوگا پاکستان کو دہشت گردی کی
لعنت سے بچانا ہوگا ۔ جو سندھ میں ہم پر الزام لگاتے تھے ۔ اب کیا پورے پاکستان میں دہشت
گردی کے واقعات نہیں ہو رہے ہیں ۔ کیا قتل و غارت گری کے واقعات نہیں ہو رہے ہیں ۔
کیا شیخ رفیق کے صاحبزادے کو وہاں قتل نہیں کیا گیا۔ کیا وہاں بھی اب تک کسی قاتل کو پکڑا
گیا ہے ۔ہم سمجھتے ہیں ہمارے خلاف سندھ میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے ۔ حالیہ دنوں میں
ہمارے ۴۰ آدمیوں کو پکڑا گیا ہے ۔ اور ان کا ایک قاتل نہیں پکڑا گیا۔ جس طرح چوہدری رفیق کے
صاحبزادے کے قاتلوں کو گرفتار نہ کرنا یا نہ کیاجانا ایک نااہلی کا ثبوت ہے اسی طرح ہمارے جو
نوجوان قتل کئے گئے ہیں ان کے قاتلوں کا نہ پکڑا جانا یہ بھی ایک نا اہلی کا ثبوت ہوگا۔ اس سے
اندازہ ہوتا ہے کہ سندھ میں سوا دو سال سے جو آپریشن کلین اپ جاری ہے وہ اپنی افادیت کھو
چکا ہے ۔ اور اب وہاں بھی فوج کی موجودگی کے باوجود جو چند شہادتیں واقع ہو رہی ہیں ۔ یہ میں
سمجھتا ہوں یہ مسلح افواج کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے اس کا دھویا جانا بہت ضروری ہے ۔ میں
اپنی گفتگو ختم کرتے ہوئے پھر یہ بات کہنا چاہوں گا کہ ہم سب دہشت گردی کے خلاف ہیں ۔
برصغیر میں حصول آزادی سے قبل جو tolerance تھا ایک خاندان میں مختلف الخیال لوگ ہوتے
تھے۔ اور ان کو ہنسی خوشی برداشت کیا جاتا تھا۔ شادیاں ہوتی تھیں اگر لڑکی شیعہ ہوتی تھی تو پہلے
یہ طے ہوتا تھا۔ اور لڑکا سنی ہوتا تھا تو پھر نکاح پڑھایا جاتا تھا۔ لیکن ازدواجی تعلقات میں کبھی
کوئی فرق نہیں آیا ۔ یہ ایک اچھی مثال ہے ۔ اس کو پاکستان بننے کے بعد بھی جاری رہنے چاہیے۔
اور اس سلسلے میں ایم کیو ایم کا کردار قابل ستائش اور قابل تعریف ہے جو لوگ حقائق کو نہیں

مانتے وہ اپنا نقصان کرتے ہیں ہمارا نقصان نہیں کرتے ۔ جناب چیئرمین آپ کا بہت بہت شکریہ۔

شیخ رفیق احمد، انہوں نے میرا ذکر کیا میں ان کی صاحبزادی کا بہت ممنون ہوں۔

But I can assure him that, atleast then she was not a member of the M.Q.M میں نے

تو صرف ان کی توجہ اس طرف دلائی ۔ کہ فوج بھی انہوں نے کراچی میں بھیجی تھی۔

Mr.Presiding Officer: I treat it as a matter of personal explanation

مسٹر امداد علی اعوان۔

جناب امداد علی اعوان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ' جناب چیئرمین! اس فرقہ واریت پر جب کل سے بحث چلی پڑی۔ تو میں نے بڑے غور سے ہر دوست کی تقریر سنی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ لیکن یہاں بیٹھ کر اسمبلیوں میں یا پریس کانفرنس میں تو ہر آدمی یہی کہتا ہے ۔ ہم فرقہ واریت کے خلاف ہیں۔ لیکن عمل کچھ اور ہوتا ہے۔ جناب والا! اگر سب سیاسی پارٹیاں یا سیاسی گروہ چاہے لسانی ہوں' یا کوئی سیاسی پارٹی ہو' اگر مسلمان کی حیثیت سے اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے اس بات پر عمل کریں کہ واقعی فرقہ واریت اور لسانیت ایک بری بات ہے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کہیں پر بھی یہ فرقہ واریت یا لسانیت ابھرسکتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا ۔ کہ ابھی کچھ دن پہلے کراچی میں کیا ہوا ۔ امام باڑہ سے ایک بس آرہی تھی اس پر بم پھینکا گیا ۔ یہ کون لوگ ہیں ؟ یہ وہی لوگ ہیں جو ہمارے ملک میں رہتے ہیں ۔ ان کو کون لوگ support کررہے ہیں ۔ وہی لوگ ہیں جو ہمارے ملک میں ہیں ۔ پھر وہ کسی بھی شکل میں ہو ' چاہے ایم کیو ایم کی ہو یا کسی اور پارٹی کی شکل میں ہو ۔ لیکن لوگ یہیں کے ہیں ۔ لوگ اسی ملک کے ہیں۔ لوگ اسی ملک میں خود فرقہ واریت پیدا کرتے ہیں اور پھر یہاں بیٹھ کر یا پریس کانفرنس میں بیٹھ کر کہے کہ ہم اس کے خلاف ہیں ۔ تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔ اگر واقعی وہ اس لعنت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کا عملاً بھی مظاہرہ کریں ۔جس سے ملک کا بھی اور یہاں کے لوگوں کا ابھی فائدہ ہے ۔ سب ہی لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ بھائی کو بھائی کے خلاف نہیں لڑانا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ چیئرمین صاحب ! کہ

جب کبھی انڈیا میں بابری مسجد و نقصان پہنچتا ہے تو یہاں پر ہمارے خود مذہبی لوگ ان کو ابھارتے ہیں کہ بھئی جو غیر مسلم یہاں پر رہتے ہیں ان کے مندروں یا عیسائیوں کے گرجوں پر حملے کریں ان کو خود شہ دیتے ہیں کہ آپ یہ کام کریں ۔ خود جاکر آگ لگاتے ہیں۔ اس میں خود ہماری سیاسی پارٹیاں بھی involve ہوتی ہیں ۔ تو یہ کہاں کا انصاف ہے ؟ حضرت بل پر اگر قبضہ ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں یہاں پر ہندوؤں کے گھر جلائے جاتے ہیں۔ یہ فرقہ واریت پھیلانا ، خود ہم لوگ کررہے ہیں۔ یہاں کے لوگ خود کر رہے ہیں۔ اگر ایمانداری سے سنجیدگی سے اس بات پر سوچا جائے تو اس کو آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے ۔ آپ نے دیکھا ہوگا ۔ کہ ایک حافظ قرآن ڈاکٹر کو کس طریقے سے فتویٰ دے کر مروایا گیا۔ کیا یہ فتویٰ دینا قتل نہیں ہے ۔ ؟ جنہوں نے فتویٰ دیا، کیا یہ جرم کا ارتکاب نہیں کررہے ؟ کیا قانون میں attempt اور murder both نہیں ہیں لیکن جو یہ کہتا ہے، کیا وہ اس میں شامل نہیں ہوتا ہے ۔ ؟ لیکن ہمارے ہاں ان کے لئے کوئی سزا نہیں ہے ۔ وہ آرام سے بری ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کسی دوست نے کہا ، کل ایک بات شناختی کارڈ کی بات نکلی ، کہ 80ء سے یہ شناختی کارڈز ختم کئے جا رہے ہیں۔ بابا اگر افغانستان میں بھی رہتے ہیں اور یہاں پر بھی رہتے ہیں۔ تو آپ یا پاکستان کی شہریت لیں یا افغانستان کی۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ افغانستان کی بھی اور پاکستان کی بھی شہریت رکھیں۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال بتا رہا ہوں۔ ابھی ہم اس سال حج پر گئے تھے ۔ تو جب رات کو نماز کے بعد مدینہ کے بازار میں گئے۔ تو وہاں ایک پاکستانی دوسرے ایک پاکستانی کے پاس آیا ۔ تو اس کو عربی زبان میں برا بھلا کہہ رہا تھا ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں اس کو برا بھلا کہتے ہیں اورکیابات ہے؟ تو اس نے اخبار دکھائی ۔ اور کہا کہ وہ وہی لوگ ہیں۔ وہ ایک افغان مہاجر تھا جو وہاں گیا تھا ۔ تو میں نے کہا کہ بھئی یہ تو افغان مہاجر ہے۔ یہاں آیا ہے۔ اس نے کہا نہیں سائیں ! اس کے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہے یہاں آیا ہے۔ بدنام پاکستان ہو رہا ہے۔ ہے ہی افغان مہاجر ۔ تو یہ کب ہوا ہے ؟ یہ ضیاء الحق کے ریفرنڈم میں۔ جب اس کو ووٹ نہیں مل رہے تھے تو اس نے .T.V اور ریڈیو پر اعلانات کروائے تھے۔ کہ بابا کل صبح بغیر شناختی کارڈ کے جو آدمی آئے ریفرنڈم میں حصہ لے ۔ اسی زمانے میں راتوں رات

حکم ہو گیا تھا کہ جتنے افغان مہاجرین پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ سب کو شناختی کارڈ دیا جائے۔ تاکہ دوسرے دن وہ ریفرنڈم میں حصہ لے سکیں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شناختی کارڈ بننے سے انہوں نے پاکستان کا پاسپورٹ لیا۔ دوسرے ملکوں میں گئے۔ اب جب بھی کبھی ہیروئن یا دوسرے برے کاموں میں پھنستے ہیں تو نام پاکستان کا بدنام ہوتا ہے۔ تو میں وزیر داخلہ صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ بالکل 1980، سے جو شناختی کارڈ بنے ہیں اور پاسپورٹ بھی وہ جھوٹے ہیں' ان کو منسوخ کیا جائے۔ چونکہ اس میں بھی لسانیت کی بات آتی ہے۔ کہ بھئی افغانستان کے لوگ آکر رہے ہیں۔ جیسے ہمارے مندوخیل صاحب نے کہا کہ پشتونوں کی آبادی آپ کم کرنا چاہتے ہیں۔ بابا آبادی وہی ہوتی ہے۔ جو شروع سے تھی۔ اب اگر نئی آپ روز لائیں گے جیسے کچھ دوستوں کا خیال ہے کہ بہاری لاؤ ' بابا بہاری آئیں گے تو جہاں پہلے ہی بھوک ہے پہلے ہی فرقہ واریت بہت ہے اگر وہ وہاں سے آئیں گے تو وہ کہاں جائیں گے یہی آ کر سندھ میں پڑیں گے پھر وہی مسئلہ پید ا ہو جائے گا۔تو میری گزارش یہی ہے سب دوستوں سے کہ واقعی آپ عملاً آپ صحیح انداز میں ، مسلمان ہونے کے ناطے 'پاکستانی کی حیثیت سے سوچنا چاہتے ہیں تو اس لعنت کو ختم کیا جاسکتا ہے اگر ہمارے دل صاف ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب مولانا صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی: ایک بات طے شدہ ہے اس کے متعلق اگر یہاں بحث شروع ہو گئی تو کوئی بات نہیں رہے گی۔ بہاری جو پاکستانی ہیں انہوں نے بنگہ دیش کو قبول نہیں کیا۔وہ پاکستان میں آئیں گے یہ ان کا گھر ہے۔ان کو روکنا غلط بات ہے اس مسئلہ پر بحث نہ کرو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نیازی صاحب یہ جواب تو ہو سکتا ہے لیکن یہ point of order نہیں ہے۔ تشریف رکھیئے ' امداد علی اعوان صاحب' please conclude now۔

جناب امداد علی اعوان: اس میں میری تھوڑی گزارش یہی ہے آپ نے چیئرمین صاحب دیکھا ہو گا کیونکہ آپ نےبھی کافی جدوجہد کی ہے ہمارے ساتھ وکلاء برادری میں بھی دوسرےحصوں میں بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب اس ملک میں صحیح جمہوریت آتی ہے یہ

لسانیت اور فرقہ واریت وہیں سے شروع ہو جاتی ہے یہ کبھی بھی اس ملک میں جمہوریت کو پنپنے نہیں دیتے تو اس میں کون عناصر ہیں یقیناً باہر کے ملک کے ایجنٹ اس میں شامل ہوں گے لیکن وہ خود آ کر یہاں کام نہیں کرتے ہیں ہمارے لوگوں کو ہی وہ آلہ کار بنا کر ان سے کام لیتے ہیں میری گزارش یہ ہے کہ اگر سب دینی مذہبی یا پولٹیکل پائیز واقعی اس میں sincere ہیں تو کبھی بھی یہ فسادات لسانی ہو ں یا فرقہ واریت نہیں ہوسکتے ۔ میری یہی گزارش ہے سب دوستوں سے کہ تقریر یہاں پر کرنا تو بڑی اچھی بات ہے کہ میں کہوں کہ میں تقریر کر کے نکل گیا لیکن عملاً ہم اس پر کام کریں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے بات کریں اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے کام کریں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس ملک میں کبھی بھی یہ فرقہ واریت یا لسانیت پیدا ہوسکتی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : راجہ محمد ظفر الحق Leader of the opposition ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ شکریہ چیئرمین صاحب ۔ جناب چیئرمین فرقہ واریت کے مسئلہ پر کئی تقاریر ہو چکی ہیں اور چونکہ یہ مسئلہ کسی ایک جماعت کا یا حکومت کا یا صرف اپوزیشن کا نہیں ہے یہ ایک قومی المیہ ہے جو فرقہ واریت کی سنگین شکل میں آیا ہے لیکن اس کے حل کے لئے اگر محدود پیمانے پر دیکھا جائے تو اس کا تدارک بھی مشکل ہو جائے گا میری نگاہ میں یہ ایک عالمی مسئلہ بن گیا ہے شمالی آئر لینڈ میں عیسائیوں کے دو فرقوں کے درمیان کئی سال سے تشدد جاری ہے ۔ لبنان کے اندر عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان پھر شیعہ اور سنی کے درمیان بھی ایک طویل عرصہ سے یہ منافشت جاری ہے ۔ حتیٰ کہ لبنان کے آئین میں بھی ان تینوں کو الگ الگ اکائی تسلیم کر کے ایک constitutional set up قائم کیا ہے کہ وزیر اعظم اگر ایک مذہب سے ہوگا تو صدر دوسرے سے ہو گا ۔ اور پارلیمنٹ کا سپیکر تیسرے سے ہو گا برما کے اندر مسلمانوں اور بدھ مذہب اور عیسائیوں کے درمیان بہت طویل عرصہ سے ایک جنگ کی کیفیت اختیار کر چکی ہے ۔ وہاں چونکہ مسلمانو ں کی تعداد کم ہے ۔ اس لئے ان کے علاقے سے بنگلہ دیش کے اندر کئی ہزار مسلمان دھکیل دیئے جاتے ہیں محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں اسی طریقے سے فلپائن میں آپ دیکھیں تو وہاں پر بھی مذہب کی بنیاد کے پر جہاں مسلمانوں کی پہلے سلطنت تھی ، وہاں ان کے مدرسے ، ان کی تجارت اور ملازمتیں ختم کردی گئی ہیں ۔ ان کے اوپر بہت بڑا پریشر

ہے ۔ قتل و غارت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی دنیا بھر میں کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں جہاں مذہب کی آڑ میں ظلم جاری ہے اور مسلمان ظلم کا شکار ہیں۔ اسلام کے اندر اختلاف رائے کی نہ صرف گنجائش ہے بلکہ خود رسول اکرم نے اسے رحمت قرار دیا ۔ وہ اختلاف رائے جو اذہان کے درمیان ایک intellectual interaction کے طور پر ہو ۔ جو دلائل پیش کرے جو عقل کے استعمال پر ابھارے جو غور و فکر اور تفکر کی دعوت دے ۔ وہ واقعی رحمت ہے ۔ قابل تحسین ہے ۔ لیکن اگر اسے اپنی حدود سے باہر لے جایا جائے تو وہ نہ صرف دل آزاری کا ، منافرت کا بلکہ معاشرے کی کمزوری کا باعث بن جاتا ہے ۔ کوئی بھی چیز ہو جب تک حدود کے اندر رہے تو وہ درست رہتی ہے ۔ حدود سے جب باہر نکل جاتی ہے تو پھر وہ نقصان کا باعث بن جاتی ہے ۔ اچھی چیز بھی حدود سے باہر نقصان کا باعث بن جاتی ہے ۔ اسلام کے اندر مسلمانوں کی باھمی ہمدردی ایک بنیادی تعلیم ہے ، ایک فریضہ ہے لیکن جو اسلام کے ماننے والے نہ ہوں غیر مذاہب کے لوگ ہو ں ان کی عزت ، ان کی جان ، ان کا مال بھی اسی طرح محترم ہے جس طرح کسی مسلمان کا مال ، عزت اور جان محترم ہے ۔ اور یہ ایک بنیادی نکتہ ہے اور اس کی بے شمار ایسی مثالیں ہیں ۔ ایک پوری تاریخ ہے کہ جہاں اس اصول کو بڑے خوبصورت پیرائے میں اپنایا گیا ۔ اور اسی انصاف پر مبنی معاشرے اور اسی رواداری پر مبنی معاشرے کی وجہ سے ہی اسلام پھیلا ۔ لیکن جب معاشرے میں تعصب آ جاتا ہے تو پھر منافرت آ جاتی ہے ۔ دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس حد تک اصلاح آسان ہے لیکن جب اس میں تشدد کا عمل جاری ہو جائے تو پھر یقیناً ایک بڑی تکلیف دہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے ۔ وہ ایک law and order کا مسئلہ بن جاتا ہے ۔ اگر مذہبی منافرت ہوگی تو پھر مذہب کی روح غائب ہو گی اگر مذہب کو آپ صرف ظاہریت قرار دیں اور اس میں سے روح کو نکال دیں ۔ تو منافرت لازماً پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر مذہب کی اصل روح پر عمل کیا جائے تو پھر منافرت کی بجائے محبت پیدا ہوتی ہے ۔ قربانی کا جذبہ پیدا ہوتاہے ۔ کلیہ یہ ہے کہ جس معاشرے میں بھی ظاہریت کے اوپر زیادہ زور ہے اور روح کے اوپر نہیں ہے ۔ وہاں یہ مسائل بڑی تیزی سے پیدا ہوئے اور بڑی تیزی سے پھیلے ۔ اور آج تک بے شمار معاشرے دنیا بھر میں اس میں مبتلا ہیں ۔ اس لئے صرف یہ کہہ دینا کہ پاکستان میں تو فرقہ واریت صرف ایک خاص عرصے میں آئی یہ قطعاً غلط ہے ۔ وہ بھی حقائق سے منہ موڑنے کے مترادف ہے ۔ یہ تو ایک ایسا آسان اور سطحی تجزیہ ہے جیسے کوئی شہری کسی بھی تکلیف کی

صرف ایک ہی توجیہ کرتا ہے کہ یہ بیوروکریسی کا پیدا کر دہ ہے ۔ حالانکہ بے شمار اور طبقے ہیں جن کی ذمہ داری ہوتی ہے ۔ لیکن اسی طریقے سے یہاں یہ کہا گیا کہ فلاں دور میں چونکہ جمہوریت نہیں تھی اس لئے فرقہ واریت پیدا ہو گئی لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر جمہوریت کے ساتھ اس کا یہ تعلق ہوتا ۔ تو پھر آئرلینڈ میں ایساکیوں ہوا؟ وہاں تو جمہوریت ہے ۔ کینیڈا میں زبان کے مسئلے کے اوپر' فرانسیسی بولنے والے اور انگریزی بولنے والے طبقے جن کی نسل ایک ہی ہے، خواہ کہیں سے آ کر آباد ہوئے ہوئے ہیں ۔ لیکن صرف لسانی تفریق کی وجہ سے ان کی آپس میں اتنی مناقشت ہے کہ جو لوگ وہاں گئے ہیں انہیں اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس طرح فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں اور انگریزی بولنے والے علاقوں میں کس قدر دوری ہے ۔ کیوبک میں آپ جائیں تو کیفیت ہی اور ہے اور بیرونی ممالک کے ساتھ ان کے تعلقات الگ ہیں۔ فرانس کے ساتھ ان کے گہرے ثقافتی تعلقات ہیں۔ اس لئے کہ زبان ایک ہے ۔ لیکن اسی ملک کے اندر انگریزی بولنے والوں کے ساتھ وہ تعلق نہیں ہے۔

پاکستان جب بنا تھا ' اس کی تحریک چلائی گئی تھی تو وہاں ماحول آج کے ماحول سے بالکل مختلف تھا۔ اس میں کوئی تصور پیش نہیں ہوا کہ یہ شیعہ ہے' یہ سنی ہے ' یہ وہابی ہے' یہ بریلوی ہے۔ ہر ایک شخص جو مسلمان تھا اس نے اپنے آپ کو اسلامی تشخص کے ذریعے ایک قومیت کے ساتھ منسلک کیا۔ قائد اعظم صاحب کے بارے میں جب لوگ تاریخ میں ان کی تعریف کرتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ ایک اقلیت کو انہوں نے ایک قوم بنا دیا۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور قوم بنانے کے ساتھ انہوں نے ایک ملک حاصل کیا۔ آزادی حاصل کی ۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں کم ایسے رہنما ہوئے ہیں جنھوں نے یہ تینوں چیزیں بیک وقت حاصل کی ہوں۔ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ سے پہلے جب کروڑوں لوگ برطانیہ کے غلام کے طور پر رجسٹر میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے ذریعے سے آزادی بخشی۔ سب سے زیادہ جس چیز کا جناب قائد اعظم نے پرچار کیا وہ یہی تھا کہ فرقہ واریت کی طرف وہ نہیں گئے ۔ ان سے سوال بھی کیا گیا کہ آپ شیعہ ہیں یا سنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں وہی ہوں جو میرے رہنما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اگر وہ شیعہ تھے تو میں شیعہ ہوں اور اگر وہ سنی تھے تو میں سنی ہوں۔ چونکہ وہ ان دونوں چیزوں میں سے نہیں تھے اور وہ اللہ کے دین کی اعلیٰ تعلیم کے مطابق انسانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ' پوری دنیا کو اس پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے

تشریف لائے تھے ۔ لہذا میں ان کے راستے کے اوپر چلتا ہوں۔ اسی لئے آپ نے دیکھا کہ قائد اعظم کی وفات کے بعد جب جائیداد کی تقسیم کا معاملہ بھی آیا تو پھر یہ مسئلہ اٹھا کہ جائیداد کس قانون کے مطابق تقسیم ہو۔ لیکن اس مسئلے پر پھر بھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ جہاں ہر فرقے کے حضرات ان کے ساتھ تھے راجہ صاحب محمود آباد بھی تھے، راجہ غضنفر علی خان بھی تھے ۔ لیاقت علی خان۔ سردار عبدالرب نشتر۔ نواب بہادر یار جنگ، بیشمار لوگ تھے جنہوں نے اس سارے سلسلے کو سمیٹ کر اس سے بالاتر ایک پلیٹ فارم قائم کیا اور مسلمانوں کو کامیابی کی طرف لے گئے۔ آج بھی اگر آپ دیکھیں تو بیرونی دنیا یعنی غیر مذاہب کے نزدیک ہماری یہ تفریق کوئی معنی نہیں رکھتی ۔ آج کشمیر کے اندر اگر بھارتی فوجیں جن کی اس وقت تعداد چھ لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے جب وہ کسی مسلمان کو شہید کرتے ہیں ، کسی عقوبت خانے میں اسے لے جاتے ہیں تو قطعاً اس سے نہیں پوچھتے کہ آپ شیعہ ہیں یا آپ سنی ہیں۔ ان کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنے والا ہر شخص ایک دشمن کی حیثیت رکھتا ہے ۔اور وہ اسی حیثیت سے نشانہ بنا رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی معمولی سبق نہیں ہے ۔ اسی طریقے سے اگر آپ بوسنیا میں دیکھیں تو وہاں کی تاریخ بھی عجیب ہے کہ لوگ اپنے مذہب کو بھی بھول چکے تھے ۔ عیسائیوں کے ساتھ باہمی شادیاں بھی کر رہے تھے۔ باقاعدگی سے مساجد میں جانے والے بھی نہیں تھے۔۔ لیکن اس کے باوجود جب مسلمانوں کے علاقوں کے اوپر گولہ باری کئی کئی ہفتے ، کئی کئی مہینے ہوتی رہی اور یہ بھی ہوا کہ مساجد میں جا کر امام سے لے کر آخری مقتدی تک ایک ایک کو ذبح کیا گیا۔ وہاں کسی سے کسی نے نہیں پوچھا کہ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہو۔ کس فقہ سے تعلق رکھتے ہو؟ وہ سب ان کے لئے ایک ٹارگٹ بن گئے۔ یہی کیفیت افغانستان میں بھی ہوئی جب روس کی فوجوں نے وہاں یلغار کی [illegible] پوچھا وہاں شیعہ بھی آباد ہیں ۔ سنی بھی ہیں ۔ وہابی اور بریلوی بھی ہیں۔ لیکن کسی نے نہیں پوچھا۔ کسی سے یہ [illegible] آیا مذہب پر آپ عملدرآمد بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ محض نام ہی ان کے لئے اس شخص کو ہلاک کرنے کے لئے کافی تھا۔ یہی کیفیت بہت جگہوں پر موجود ہے ۔ جب فقہی اختلافات میں تشدد کا عنصر آ جاتا ہے تو پھر انتہائی تکلیف دہ صورت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ویسے ایک فقہ کا ہونا، دوسری فقہ کا ہونا ، کوئی بری بات نہیں ہے ۔ ہمارے لئے سب قابل احترام ہونے چاہئیں۔ فقہا نے محنت کی ہے ، کاوش کی ہے، قرآن اور سنت قوانین کا اصل سرچشمہ ہیں۔ انہوں نے ان

سے استنباط کیا ہے ۔ ان سے قوانین نکالے ہیں۔ ان سے زندگی کے اصول نکالے ہیں اور یہ ایک اچھی بات تھی اور وہ قابل قدر ، قابل احترام لوگ ہیں۔ خواہ وہ فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتے ہوں فقہ حنفی سے ، شافعی سے ، لیکن ان فقہ کے یا ان کے پیروکار ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اسلام کی وہ ابتدائی تعلیمات ہی چھوڑ کر ان کو اولیت دینی شروع کر دے۔ ان کا ایک اپنا مقام ہے ۔ اور قرآن اور سنت کا ایک اپنا اعلیٰ مقام ہے ۔ اس لئے ہمارے آئین میں بھی یہی رکھا گیا ہے کہ اسلام سے مراد قرآن اور سنت ہے ۔ اسی کو بنیاد بنا کر یہ قوم متحد اور متفق بھی رہ سکتی ہے ۔

جناب چئرمین! چند سال پہلے میں نے یہ کوشش کی تھی کہ پاکستان کو جو مختلف مسائل درپیش ہیں ، قرآن حکیم کی آیات کے علاوہ اس سے متعلقہ احادیث طیبہ اور پانچوں فقہوں کی جو اس پر آرا ہیں ان کو کسی طریقے سے اکٹھا کیا جائے تاکہ کوئی وکیل ہو یا جج صاحب یا کوئی پڑھا لکھا آدمی ہو ، اس پر غور کرنا چاہے تو اسے یہ پتہ ہو کہ سوچ اور فکر کا ، ہماری اپنی تہذیب اور ثقافت کا کتنا خزانہ اس ضمن میں موجود ہے ۔ اس بارے میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ نے کوئی سات یا آٹھ جلدیں مختلف مضامین کی شائع بھی کی ہیں اور وہ دستیاب بھی ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وسعت نظر سے وہ جو نفرت کا سلسلہ ہے وہ ختم ہو سکتا ہے ۔

کل محترم قاضی حسین احمد صاحب نے اور کچھ اور حضرات نے بہت خوبصورت پیرائے میں ہمیں اصل ، جو بنیاد ہے ، اس کی طرف واپس بلانے کے لئے بہت خوبصورت باتیں کی تھیں۔ حضرت علامہ اقبال کے جو فرمودات ہیں میں ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا کہ تہذیب کی تاریخ میں آپ دیکھیں گے کہ صحت مند معاشرے اور بیمار معاشرے کے درمیان ایک واضح فرق ہو گا۔ بڑی بنیادی بات ہے ۔ اگر تو وہ معاشرہ داخلی طور پر متحد اور مستحکم ہے اور وہ بیرونی طاقتوں کے ساتھ ساتھ برسرپیکار ہے تو وہ ایک صحت مند معاشرہ ہے ۔ لیکن اگر بیرونی دنیا کو بھول کر وہ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف دست و گریباں ہیں تو وہ یقیناً ایک بیمار معاشرہ ہے ۔ اس کی صحت کی فکر کرنی چاہئے ۔ اگر فکر نہ کی گئی تو اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے ۔ جیسے سپین میں ہوئی تھی ۔

میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ پانچ چھ تجاویز ایسی ہیں جو پاکستان کی موجودہ صورت حال کی اصلاح کے لئے ضروری ہیں۔ پہلی بنیادی چیز تعلیم ہے ۔ ہمارا تعلیمی نظام ہے جس میں چھ

سات الگ نظام چل رہے ہیں۔ دینی مدارس کا اپنا ایک سلسلہ ہے ۔ دینی مدارس میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ بھی ایک لحاظ سے ضروری تعلیم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں فرقہ واریت کا عنصر بھی بہت ہے۔ وہاں مفکر پیدا کرنے کی بجائے وہاں مناظر پیدا کئے جاتے ہیں جن کی ساری تقریروں کا لب لباب یہی ہو تا ہے کہ دوسرے کے موقف کو غلط کیسے ثابت کیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دینی مدارس کے نصاب تعلیم کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس کا اہتمام کیوں نہ کیا جائے کہ جو لوگ قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ سائنس کی تعلیم بھی حاصل کریں ۔ تا کہ جب ان اداروں سے وہ فارغ ہو کر باہر نکلیں تو پھر نہ صرف یہ کہ امام مسجد یا موذن ہی بن سکیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں وہ آگے آ سکیں ۔ دین کی تعلیم کے ساتھ وہ آگے آ سکیں ۔ بجائے اس کے کہ تعلیم اس کو ساری زندگی ایک خاص شعبے تک محدود رکھے ۔ وہ سول سروس میں کیوں نہ آئیں ، وہ جج کیوں نہ بنیں ، وہ اسمبلیوں میں کیوں نہ آئیں ، وہ پائلٹ کیوں نہ بنیں ، وہ فارن سروس میں کیوں نہ جائیں ، ان کو وہیں محدود کیوں کر دیا جائے۔ اور پھر اس محدود ہونے کی وجہ سے پھر باقی معاشرے سے وہ کٹ جاتے ہیں اور ایک خاص طرح کا ان کا طرز عمل ہو جاتا ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ اس لئے تعلیم کو درست کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ یہ جو انگریزی کے مشنری سکول ہیں ان کا سلسلہ ہی کچھ اور ہے کہ قوم کو مختلف طبقوں میں تقسیم کر رہے ہیں ۔ کئی سال ہوئے پاکستان میں مشنری اداروں کے سلسلے میں ایک کمیشن مقرر ہوا تھا راولپنڈی کے انچارج تھے ، بشپ ٹنگا' وہ ہالینڈ کے بشپ تھے میرے سامنے انہوں نے کمیشن سے یہ کہا کہ ہم کسی مسلمان بچے کو عیسائی نہیں بناتے ۔ لیکن ہماری خواہش یہ ہوتی ہے کہ جب وہ ہمارے ادارے سے نکلے تو عیسائیت کے بارے میں اس کا رویہ نرم ہو۔ وہ یہی سمجھے کہ جس طرح اسلام ہے اسی طرح عیسائیت بھی ہے ۔ اور جب دونوں کو برابر قرار دیا جائے تو پھر اس کے بعد جہاں سے اسے سہولتیں مل سکتی ہیں جہاں اسے بہتر ملازمت مل سکتی ہے جہاں اسے سکالر شپ باہر کا مل سکتا ہے ۔ وہ اس طرف چلا جاتا ہے ۔ اور دنیابھر میں یہ بات ہے کہ جہاں کہیں عیسائی مشنری جاتے ہیں وہ یہی طرز عمل اختیار کرتے ہیں کہ مسلمان بچوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جس طرح اسلام ہے اسی طرح عیسائیت ہے ۔ تا کہ بعد میں فیصلہ کرتے ہوئے وہ دنیاوی فائدہ دیکھے ، اگر دونوں برابر ہیں تو پھر دنیاوی فائدہ کس میں ہے ۔ اور اگر ان کو عیسائیت میں فائدہ نظر آتا ہے تو کہتے ہیں

جناب شہزاد گل ، جو خط مجھے ملا تھا ۔ میں نے وزیر موصوف صاحب کو نقل دی تھی اس کے متعلق کیا ہوا۔ ۲۵ لاکھ اور ۵۰ لاکھ کے متعلق کیا فیصلہ ہوا کہ ۲۵ لاکھ دیں گے یا ۵۰ لاکھ دیں گے ؟

جناب چیئرمین: وہ چٹھی آپ نے دیکھی تھی۔ وہ سب کو گئی ہے ۔

سید اقبال حیدر ، جناب اس چٹھی کا میرے پاس ابھی جواب نہیں پہنچا ۔ میں ضرور دوں گا ۔

جناب چیئرمین: اگلا ۲۵۳۔ جناب انور بھنڈر صاحب ۔

253. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether there is any scheme for the Rural Development besides the development schemes submitted by the MNAs and the Senators, if so,its details; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government for establishing the community centre or information centres in the rural areas, if so, its details?

Syed Iqbal Haider: (a) The M/O Local Government and Rural Development is not implementing development schemes in rural areas directly. Howere the Ministry is funding and coordinating development schemes in the " Rural Roads and Rural Water Supply and Sanitation Sector".

(b) No. There in no proposal under consideration of M/O Local Government and Rural Development for establishing the community centres in bulk in the rural areas unless sponsored by Parliamentarian out of his allocation, keeping in view the requirement in the area.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جواب میں تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا ان سکیموں کے علاوہ کوئی پروگرام نہیں ہے کہ کوئی اور سکیمیں دیہاتی علاقوں میں شروع کریں۔ لیکن کیا یہ درست نہیں ہو گا کہ جو سکیمیں ایم۔ این۔اے یا ایم۔پی۔اے کی معرفت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کی اپنی بھی سکیمیں ترقی کے لئے ہوں۔

سید اقبال حیدر: نہیں، یہ جواب میں الفاظ نہیں ہیں جو کہ معزز رکن نے تاثر دیا ہے وہ غلط ہے۔ دیگر دیہاتوں کے مسائل کو دور کرنے کے لئے بالکل سکیمیں ہیں۔ سڑکوں کا بننا جاری ہے۔ اسکولوں کا بھی ہے۔ ہسپتالوں کا بھی ہے۔ ویسے بھی ترقیاتی سکیمیں جو بڑے پیمانوں پر ہوتی ہیں، ان سے ایک علاقے کی پوری آبادی کو فائدہ ہوتا ہے، پورے ضلع کی یا پوری ڈویژن کی، وہ چل رہی ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میرا ضمنی سوال ہے کہ ۷۵ فی صد سے لے کر ۸۰ فی صد تک ہماری آبادی دیہاتی ہے۔ کیا حکومت کے پاس کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ وہ جن بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں ان کے لئے کوئی جامع منصوبہ بنائیں گے اور funds کی اس طرح تقسیم کریں کہ ان کو بھی اس کا فائدہ ہو۔ ملکی آمدنی کا ان کو بھی فائدہ ہو۔ ان کی بھی بنیادی ضرورتیں جیسے تعلیم، علاج معالجہ، صحت اور سڑکوں کی ضرورتیں، بجلی، گیس کی ضرورتیں پوری ہوں۔

سید اقبال حیدر: جناب! دیہی آبادی کی ترقی کے لئے حکومت خصوصی طور پر توجہ دے رہی ہے۔ اس طرح ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ایک تو ہمارے بڑے شہروں میں جو آبادی کا دباؤ ہے اور ضرویات زندگی کی فراہمی میں جو کمی ہے وہ ختم ہو گی۔ جو Law and Order کے مسائل ہیں کیونکہ بہت زیادہ آبادی ہو تو اس میں جرائم پیشہ افراد کو وہاں چھپنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ہم نے یہ سوچا ہے کہ دیہی ترقی کے لئے بڑے پیمانوں پر دیہاتوں میں پراجیکٹ لگائے جائیں اور ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ تا کہ وہاں پر لوگوں کو روزگار ملے اور علاقے میں بنیادی سہولتیں فراہم ہوں۔ اس کے علاوہ بجلی کی فراہمی کے لئے

ہیں ۔ صلاحیت میں وہ کسی سے کم نہیں ہیں ۔ لیکن اگر ان کے کام کرنے کا دائرہ ہی محدود کر دیا جائے ۔ بجائے اس کے وہ کسی اور کام پہ لگی رہیں ' اپوزیشن کے ٹیلی فون ٹیپ ہوتے رہیں ۔ مخالفین کے پیچھے گاڑیاں لگی رہیں تو ان کے پاس کون سا وقت رہ جائے گا ؟ کیا وسائل رہ جائیں گے ؟ کہ وہ جو ملک کی overall ذمہ داری ان کے اوپر ہے اسے پورا کر سکیں۔ اس لئے ان کی training آپ یہ نہیں کر سکتے کہ ان کو exclusively ان معاملات پر رکھیں جو ان کا اصل کام ہے ۔ اور اگر سیاسی طور پہ ضرور استعمال کرنا ہے تو تجویز کروں گا کہ اس کو bifurcate کریں یعنی ایک داخلی سیاسی مخالفین کے لئے رکھ لیں اور دوسرے بیرونی ممالک کی مداخلت کی رکاوٹ کےلئے رکھ لیں لیکن وہ لوگ پھر professionalہونے چاہئیں ۔ پھر ان کی continuityہونی چاہئیے پھر ان کی اکھاڑ بچھاڑ نہیں ہونی چاہئیے ۔ اگر آپ نے CIA کا مقابلہ کرنا ہے ۔ کسی KGB کا مقابلہ کرنا ہے کسی RAW کامقابلہ کرنا ہے ۔ توپھر آپ کو انہیں اس حیثیت سےمنظم کرنا پڑے گا ورنہ آپ کو کوئی پتا نہیں لگے گا اور دن بدن جب کوئی بات ہوگی تو آپ کہیں گے ۔ یہ کیسے ہوگیا پھر تحقیقات شروع ہوتی ہے پھر اس کے بعد اندازے لگانے شروع کرتے ہیں ۔ اور پھر بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے ۔

پانچواں مسئلہ اسلحے کی بھر مار ہے ۔ اور بلا رکاوٹ ہے ۔ میں جب مصر میں سفیر تھا تو میں نے دیکھا ۔ ایک عجیب بات سامنے آئی کہ وہاں کوئی شخص اگر حفاظت خود اختیاری کےلئے اسلحے کےلئے درخواست دے ۔تو حکومت ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ شہریوں کی اجتماعی سلامتی collective security کی ذمہ داری حکومت کا بنیادی فریضہ کی ہے ۔ مگر یہاں کوئی واقعہ ہوجائے چوریاں زیادہ ہو جائیں ڈاکے زیادہ ہو جائیں تو پولیس اور انتظامیہ اعلان شروع کر دیتی ہے کہ لوگو خود گلیوں میں چوکیدار رکھو یا کوئی پہرے کا بندوبست کرو اور ایسا کوئی انتظام کرو کہ محلے والے لوگ خود چوروں کو پکڑ کر ہمارے حوالے کریں ۔دوسرے لفظوں میں سرکاری انتظام نہیں ہوتا پھر شہریوں نے اس عدم تحفظ کی وجہ سے ہتھیار خریدنے شروع کردئے ۔ اور وہ اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ وہ ہر bore کے ہتھیار بڑی sophistication کے ہتھیار ہر آدمی کے پاس آ گئے۔ دیکھا دیکھی یہاں ہرطبقے کے پاس موجود ہونے شروع ہوگئے ۔ اسلحہ لائسنس جو شریف لوگوں کے پاس ہوتا ہے وہ بھی جب حکومت بدلتی ہے تو کسی سے واپس لے لیتے ہیں کسی سے نہیں لیتے ۔ لیکن جو وہ بغیر لائسنس کے اسلحہ ہے اس سے اوپر تو کوئی پابندی نہیں ۔ اس کا

flowاتنا زیادہ ہے ۔ کہ آپ روزانہ یہ دیکھتے ہیں ۔ کہ اتنا اسلحہ پکڑا گیا اس کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں TV کے اوپر کئی سالوں سے یہ شو چل رہا ہے خدا معلوم پھر وہ کہاں چلا جاتا ہے۔ بااثر لوگ مال خانے سے چن کر وہ اپنے لئے نکال لیتے ہیں لائسنس بعد میں لیتے ہیں۔ اور اکثر و بیشتر تو لائسنس لیتے بھی نہیں اور بے انداز اسلحہ کا ایک سلسلہ یہاں جاری ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ جن مغربی ممالک میں یہ سہولت تھی کہ وہاں اسلحہ لینا ایسے ہی تھا جیسے سبزی منڈی میں جاکر سبزی لے لیں اب وہ بھی پریشان ہوگئے ہیں کہ اس کو روکنے کےلئے اس پر پابندی لگائی جائے خود امریکہ میں ایک طویل عرصے کے بعد اس پابندی کےلئے ان کے سینٹ میں ان کےایوان نمائندگان میں بڑی شدید demand کی گئی ہے کہ آزادانہ خریداری پر پابندی لگائی جائے اور اسلحے کی واپسی کے بغیر کوئی صورت نہیں ہوسکتی ۔

اگلا مسئلہ ذرائع ابلاغ اور ٹیلی ویژن کا ہے ۔ ہمارے ملک میں مغربی دنیا سے ترقی کی technology تو آنے نہیں دیتے ۔ خواہ کسی ادارے سے بھی آ پ کوئی کارخانہ لیں تو وہ کہتے ہیں کہ بنا بنایا key turnلے لیں آپ ۔ CKD میں نہ لیں کیونکہ ان کو یہ خدشہ ہے پھر یہ خود بنانا شروع کردیں گے ۔ ان کے آدمی ماہر ہو جائیں گے لیکن ایک قسم کی ٹیکنالوجی جو تشدد کی ٹیکنالوجی ہے جو Heroin کی ہے drugsبنانے کی ہے وہ بڑی تیزی سے یہاں آئی اور پھیلی اور پھیلتی جارہی ہے ۔ ہمارے جو قبائلی علاقے ہیں ان بےچاروں کو ئی پتا نہیں تھا ۔ کہ افیون کی فصل سے کوئی اور چیز بھی بن سکتی ہے ۔ کچھ علم نہیں تھا ۔ نہ انہوں نے کبھی Heroin استعمال کی تھی ۔ مغربی دنیا سے ہی لوگ آئے وہ اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے آلات کشید بھی لائے اور اس کے ساتھ وہ کیمیکلز لائے جس کا پورے پاکستان میں کسی اچھے خاصے سائنس پڑھے آدمی کو پتا نہیں تھا اور پھر وہاں سے انہوں نے یہ چیزیں بنانا شروع کر دیں اور پھر ڈیمانڈ وہاں پیدا کی اب ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اس کی سزائے موت رکھیں ، وہاں بمباری کر دیں ، فیکٹریاں تباہ کر دیں ، لوگوں کو مار دیں ۔ لیکن اپنے ہاں خود امریکہ کے اندر بھنگ کاشت بھی ہوتی ہے ، اور اتنے کچھ وسائل ہونے کے باوجود یا وہ اسے خود کنٹرول نہیں کر رہےیا کرنا نہیں چاہتے ، آپ نے یہاں پڑھا ہو گا کہ ٹائم میگزین میں اور نیوز ویک میں آیا تھاکہ کئی دفعہ اس بات کی بھی تحقیقات ہوئی ہیں کہ منشیات وہ وہاں ضبط کرتے ہیں اور اس کو بیچ کر پھر سی آئی اے اپنے وسائل میں اضافہ کرتی ہے اور باقی ممالک میں مداخت بھی کرتی

ہے ' اسلحہ کی خریدوفروخت بھی کرتی ہے ' بیرونی ممالک میں اقدامات کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک عالمی مسئلہ ہے کہ یہ technology باہر سے آتی ہے ۔ ذرائع ابلاغ کا معاملہ بھی بڑا سنگین معاملہ ہے' ان کے اوپر آپ دیکھتے ہیں کہ یہ اتنی تشدد کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں ' اتنی جرائم کی تعلیم دی جاتی ہے کہ ڈاکہ کیسے ڈالا جائے ' یرغمال کیسے بنایا جائے اور یہ ہتھیار جو نئے نئے آئے ہیں ان کی شناخت کرائی جاتی ہے ' لوگ پھر ہر جگہ سے تلاش کرتے ہیں کہ کسی طریقے سے وہ چیزیں حاصل ہو جائیں ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ابلاغ کی پالیسیاں بناتے وقت' ان نتائج کو سامنے رکھے اور مزید تشدد کا پرچار نہ کرے۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ملک میں علماء کے ساتھ باضابطہ مذاکرات ہوں ' یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں کہ اعلان کرے کہ علماء کرام سیاست سے الگ ہو جائیں کیونکہ کسی شہری کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر تم نے قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا ہے تو شہری حقوق ختم کر دیئے جائیں گے ' ان کے ساتھ آپ رابطہ رکھیں ' ان سے بیٹھ کر بات کریں لیکن ایک بات ضرور ذہن میں رکھیں کہ جو علماء کرام آپ کی مجالس ' آپ کی میٹنگوں میں آتے ہیں ان کے ہاتھوں میں کلاشنکوف نہیں ہوتی ' یہ ایک اور طبقہ ہے ' جو ان کے زیر سایہ پل رہا ہے ' خدا معلوم بیرون ممالک سے کس کس کو کس طریقے سے وہاں سجایا جاتا ہے ۔ جو علماء کرام ہیں اور جو کسی فقہ کے ماننے والوں کے سربراہ بھی ہیں ۔ وہ کلاشنکوف نہ خود چلاتے ہیں اور نہ کسی کو کہتے کہ قتل مقاتلہ کرو۔ ایسا نہیں ہے۔ لیکن ان کا سہارا لے کر بعض لوگ یہ کارروائیاں کرتے ہیں ' اس لئے اس کا تدارک محض یہ کر دینے سے نہ ہو گا کہ آپ چند شرفاء علماء کرام کو بلا کر کہیں کہ اتحاد ہونا چاہیئے تو وہ بھی اتفاق کر دیتے ہیں ۔ کئی سالوں سے کہہ رہے ہیں کہ اتحاد ضرور ہونا چاہیئے لیکن تشدد بڑھتا ہی جا رہا ہے ۔ اس لئے اس کا تدارک کسی ایک طریقے سے نہیں ہو سکتا ۔ یہ چھ سات گزارشات میں نے پوری دیانتداری کے ساتھ اس لئے کی ہیں تا کہ ہمارا ملک ' ہمارا معاشرہ اپنے اصل مسائل کی طرف توجہ دے سکے ۔ ملک کو استحکام نصیب ہو اور اصل منزل کی طرف گامزن ہو سکے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ، جی ملک صاحب۔ اس وقت winding up نہیں ہو رہی اس وقت وہ معاملات پہ بیان دینا چاہتے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, with regard to Maulana Abdus Sattar Niazi's difficulty in getting the room which had been allotted by the Senate to him, I had contacted the Deputy Speaker, Acting Speaker, who had gone home and I was able to contact him and he has told me that now the Secretariat has also written a letter to your Secretariat that the room which has been allotted to Maulana Abdus Sattar Niazi was never allotted to the gentleman who is in possession of it, who is an MNA. His name is Mr. Kabir Khan and he had been asked in writing by the National Assembly Secretariat that he should vacate that room because the National Assembly had nothing to do with it, it has been given to the Senate and the Senate has allotted to Maulana Abdus Sattar Niazi. But the gentleman has not cared to even answer back to the National Assembly. Today, the National Assembly has issued a letter saying that they have nothing to do with that room. It is the Senate in whose possession or underwhose charge this room is, and if the Senate, so desires or if the authorities of the Senate so desire they can get the room vacated in any manner or by any method they want to.

Sir, through this House, I request you also and taking your permission I want to inform the gentleman that if he does not vacate the room by next Sunday the coming Sunday, then we shall, through the Senate, of course, through your persmission Sir, do everything possible under the law to get that room vacated even it has to be done forcibly. No, I cannot request the Leader of the Opposition here or for that matter, the Leader of the National Awami Party here, there is no idea to do that. Sir, I want to point out another thing and it is very strange that these rooms are in occupation. Some MNAs and some Senators get more than one room allotted. They have got suits allotted. Some of them have got three rooms allotted and then Sir, I' saw a list in which I found that even some of the ex MNAs

and ex-Senators owe lacs of rupees to government exchequer. They have not paid their dues, when we are paid dues for this very purpose, the House allowance daily allowance or the other allowances but they don't pay that money. It is disgraceful that the MNAs or the Senators or anybody else who has been elected should not be doing that. Therefore, Sir, for this I assure, Maulana that I will also be there on Sunday. I hope Maulana is here and I would request you, Sir, also that we should all get together and see that room is vacated and it is given to Maulana because he is not well, he needs the room even if he had been well, even he had been as robust as he used to be. But from the health point of view, it is his right and the room must be given to him and the room if it is not vacated by that man then we must get vacated forcibly.

جناب چیئرمین: شکریہ جی ' جناب جناب ' فتح محمد صاحب ' اچھا انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب ہم بھی ملک صاحب کی توجہ مبذول کروانا چاہتے تھے کہ ہم بھی ان درخواست کنندگان میں سے ہیں ۔

جناب چیئرمین: ہاں ایسے بھی ہیں جن کو الاٹ ہوچکے ہیں سینٹ کے کمرے اور خالی نہیں ہورہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جی جناب یہ وہی کیس ہے جی' میرا۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی وہی کیس ہے ۔ تو آپ بھی دے دیں نام اپنا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: اس میں ایم این اے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ۔ عرض کیا تھا جناب ملک صاحب کی خدمت میں ۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی وہی مسئلہ ہے ۔

جناب حسین شاہ راشدی: نہیں جناب میں نے تو بندوبست کر لیا ہے ۔

جناب چیئرمین: آپ نے بندوبست کر لیا ہے ۔ نہیں ایسے نام ملک صاحب کو

دے دیں جن کو سینٹ نے کمرے الاٹ کئے ہیں اور کوئی اور قابض ہے ۔ تا کہ سب کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: حقیقت میں وہی پوزیشن میری ہے جو نیازی صاحب کی ہے ۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی یہی مسئلہ ہے ۔

جناب فتح محمد خان: نہیں جی' اس سلسلے میں صرف یہ عرض کروں گا جناب جیسے ملک صاحب نے خود فرمایا کہ وہاں پر بہت سارے ایسے ممبر ہیں جنہوں نے تین' تین' چار'چار کمرے پکڑے ہوئے ہیں ۔ یہ جو صرف ایک ہی آدمی کا انہوں نے نام لیا ہے کبیر خان ۔ چونکہ مخصوص کسی پارٹی سے اس کا تعلق ہے اور اس کا کمرہ صرف اس کو دینا یہ میرے خیال میں زیادتی ہو گی۔

جناب چیئرمین: نہیں جو بھی ایسے کمرے ہیں میرے خیال میں کیونکہ ایک اصول بناتے ہیں سینٹ کی حد تک' دیکھیں ناں فتح محمد خان صاحب ' ڈاکٹر صاحب آپ کو بھی کمرہ الاٹ ہوا ہے ۔نسرین جلیل صاحبہ آپ کو بھی الاٹ ہوا۔

بیگم نسرین جلیل: سر' اب تک الاٹ نہیں ہوا ۔ اور آپ نے بھی کل یہ کہہ دیا کہ آپ جیل میں ہیں اس لئے ضرورت نہیں ہے کیا میرا استحقاق بطور سینٹر ختم ہو جاتا ہے؟

جناب چیئرمین: تو ابھی آپ کو الاٹ ہی نہیں ہوا؟

بیگم نسرین جلیل : جی نہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ کی تو یہ problem ہے ناں it has not been allotted

بیگم نسرین جلیل :جبکہ 12مارچ کے فوراً بعد ہی درخواست میں نے دے دی تھی کہ I need a room.

جناب چیئرمین: تو اور کون صاحبان ہیں جن کو کمرے الاٹ ہوئے ہیں سینٹ کی جانب سے اور ابھی تک قبضہ نہیں ملا۔ آپ کو الاٹ ہوا ہے ' بھنڈر صاحب آپ کو بھی الاٹ ہوا ہے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر: جی جناب الاٹ ہوا ہے۔ سینٹ کا کمرہ ہے ' سینٹ کی

allocation پر ہے اور ایم این اے صاحب نے قبضہ کیا ہوا ہے خالی نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین،ملک صاحب کو لکھ کر دیں کمرہ نمبر وغیرہ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، میں حاضر بھی ہوا ہوں میں نے نام بھی دیا ہے لیکن جناب والا شاید میرا نام ---

ملک محمد قاسم: جناب مجھے دکھ ہوا جب میرے محترم بھائی نے یہ کہا کہ I even don't know to which party he belongs and I am not doing it for anybody on this side of the House. I was doing it for somebody sitting on the extreme side of this House. It is number 1. Number 2, and it is nothing to do with that, I say that it is most disgraceful, even if it is my own friends sitting here, if anyone of us occupied three rooms or two rooms or do not pay the money which is owed by us for that matter, I apologize if you have this thing in your mind. I never meant it, I am talking of anybody whosoever. It is not fair, this is against the very interest of all the members sitting over there. Sir, Chaudhry Sahib had talked to me. Sir,it is a particular case because he was ill. The Senate would be adjourned. I don't know when but then I thought that he would be living here. He would be in a difficulty. I had made a commitment here on the floor of the House and therefore, I have only referred to Maulana. Sir, you are as dear to me as Maulana is, I will do for everybody.

جناب چیئرمین، مطلب یہ ہے کہ یہ اصول کی بات ہے ۔ So, once a principle is settled پھر اس اصول کے مطابق ہو گا۔

Malik Muhammad Qasim: But " Bibi" and as far as your are concerned , your complaint is to the Chairman. Then Chairman will ask him to allot you a room and you should get that room.

Mr. Chairman: So, all those honourable Senators to whom rooms have been allotted from the Senate Quota and who have not yet got possession may kindly indicate their names and details and Malik Sahib lets take a decision on this.

Malik Muhammad Qasim: Now, here is a man from the Government side, from the Peoples' Party i.e. Shah Sahib, who does not have a room or he has been allotted a room and we will do for him also what we are doing for others and please don't impute motives, it hurts.

جناب فتح محمد خان، جناب بہت سارے ایسے ہیں جو ممبر بھی نہیں ہیں ان کو بھی ملے ہوئے ہیں۔

ملک محمد قاسم: میں نے تو کہا ہے کہ ممبر نہیں ہیں اور ان کو ملا ہوا ہے۔ تو ان کا بھی ہمیں کرنا چاہیے۔ اور کیوں نہیں کریں گے۔

Then Sir, there is a matter of personal explanation. If you remember Sir, certain statements alleged to have been made by the Leader of the Opposition and he was kind enough to come into the House and to disown that statement. It was with regard to me, with regard to certain allegations which were made against me and when I have thanked him for being so kind and magnanimous for having disowned that statement, I had also stated Sir, that it is such an allegation that investigation and enquiries must be made against me if I have been guilty. Even an iota of those allegations, not in Raja Sahib's statement but in other statements, the press reports which said that I have been responsible or I have been instrumental in getting certain contracts allotted to "Marubeni", a Japanese concern and I had also taken a loan of five lacs rupees from another company which was supposed to be an agent for that, is proved against me, then I have no business to sit in the Senate and I had asked for a few days that I may be given in which I may be able to

know what the real facts are. Sir, lot of enquires have been made in which I am placing the result of those enquiries and all the statements or other matters of the government officials, of the Chairman, of the Corporate Authority of the Registrar of Companies and also of the Auditor and of the Secretary. The present Secretary of Ministry of the Railways, Mr. Mahboob Ahmad, who has very recently taken over, as well as what the former Secretary Mr. Isani, who has retired and in the days of whom this particular tender or contract was give to Marubeni, that is in the month of April 1994, his statement and some other officials of the Railway Department all that I am placing before this House and I am getting it distributed also to all the members of this House so that they should know what it is. I can only say that I am very happy. I have no malice against anybody. Whosoever made those allegations, I am happy that he made those allegations. I am happy because it has given me an opportunity to create a precedent that instead of making allegations against each other, instead of saying that you have done this thing and then somebody saying that what have you have being doing? This is what has been happening, Sir, and fortunately I have got an opportunity and the precedent I am trying to create and it is on my expense that I subjected myself to thorough investigations and I am giving the results of those investigation and also the basis whether there is a document, whether they are the answers, whether they are the replies that anybody if he can do that, I think, we may be able to, if we question in that way, if we can then try to prove in that way that one is innocent or not then we may be able to atleast reduce the curruption in our country, which has been and which has become the part and parcel of everyday life.

I would just take five minutes more, Sir, and just read it out. That a news-item had appeared in Daily "Khabrain" on 7th of July, 1994 with the allegations

that M/S Golash owned by Mr.Kabir Wasti, Secretary- General of PML (Qasim) through the influence of Malik Mohammad Qasim, Leader of the House in the Senate and Chairman FACC, had forced Pakistan Railways to accept an offer by the Japanese Company Marubeni concerning the overhauling of 18 railway engines, thus causing a loss of billions to the Pakistan Railways. On the next day, it was further alleged that Malik Qasim had taken Rs.5 Lac as loan from M/SGolash (Pvt) Ltd..

On reading the news on 7th July regarding railways contract, I immediately called for a report from the Secretary, Ministry of Railways, to be sent to me immediately and, if possible, on the same day, giving complete facts of the case. And as President of the party, I suspended Mr.Kabir Ali Wasti and also asked him to explain as to what were the true facts- whether he was connected with M/S Golash (Pvt).Ltd.; and if my name had been used in any way to influence the grant of acceptance of any tender. While this enquiry was in progress, a statement attributed to the Leader of the Opposition in the Senate, Raja Zafar-ul-Haq, appeared in the Naitonal Press against me. I am grateful that Raja Sahib denied on the floor of the House, having made any such statement. While thanking the Leader of the Opposition, I had said that very serious allegations had been made against me, and that it was the nation's right .....

راجہ محمد ظفرالحق، کل اگر اخبار میں یہ آیا کہ ملک قاسم صاحب نے اپنے آپ کو بری کردیا تو یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ کسی اور کو کہہ دیں۔

ملک محمد قاسم، آپ تشریف رکھیں۔ It does not matter, I should, if I am a corrupt man نہیں، ذرا ٹھہریں۔

To know the real facts and if there was an iota of truth in these allegations against

me I must resign not only from the offices I hold but also from the membership of the Senate.......

A thorough inquiry was made and reports obtained from the present Secretary Ministry of Railways Mr. Mahbub Ahmed, the former Secretary Railways Mr. U.A.G. Isani, who has since retired from service but was incumbent Secretary Ministry of Railways on 25th April, 1994 when the alleged contract was given, Member Mechanical Engineering/Additional Secretary, Ministry of Railways Syed M. Wasim also gave written answers to certain inquiries. Mr. Kabir Ali Wasti also submitted his reply. The Chairman Corporate Law Authority, Mr. Shamim Ahmed Khan was also asked to submit a report with regard to M/S Golash (Pvt). Ltd's liquidation application and to clarify if I had ever taken any loan from M/S Golash. ll these reports and answers are attached with this explanation and are being made public.

A perusal of these documents clearly proves that all the allegations made were baseless, unfounded and false. It was wrongly alleged that a tender was called for the overhauling of 18 engines. The tender was for the purchase of parts etc. for the manufacture of new engines. The Government wanted an international tender, but the Japanese Government, being the donor country, insisted on single tender as the factory at Risalpur was equipped to manufacture engines of Hitachi's component and parts only. The allegation was that the Railway officials had given this contract to Marubeni, whereas the contract was approved not by the Railway authorities but by the ECNEC, which comprised of 23 Federal and Provincial Ministers headed by the Finance Minister. The allegation that this tender had caused a loss whereas according to the railway experts they were able to get the cost of each engine reduced by 18 millions Japanese Yen and the award of their

tender had resulted in a further saving of Rs.450 million due to earlier manufacture of locomotives. It is denied by the Railway that anybody in the Government or any outsider had influenced them. It was not possible for me to influence the whole ECNEC. The Chairman Corporate Law authority and the Deputy Registrar of Companies have categorically said that I have never taken any loan from M/S Golash (Pvt).Ltd, owned by Mr. Kabir Wasti and others. Golash, according to the records of the auditors, had applied for liquidation as far back as July, 1993 whereas the contract to Marubeni was awarded on 25th April, 1994.

The above facts stand proved by the attached documents and completely belie all the accusation made against me. I may add that though this inquiry has been completed, but we have come across some material which may compel as to make further probe into certain other avenues.

Sir, I am grateful that you allowed me to make this statement and I am proud to have made this statement because, I think, I am the first man at least in the current history that he was accused of certain allegations and I though myself at the mercy of the House and they were kind enough to give me an opportunity and I made these inquiries and now I wanted to place it on the table of the House and I have asked a person to distribute it to all the Senators and to the press as well. All what I have said and all the documents are attached to it and I, again thank you very much, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Now Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

جی۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ، شکریہ جناب ! میں تو مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آج چونکہ اس سیشن کا آخری دن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹروں کی رہائش کا بھی مسئلہ اہم ہے لیکن

بلوچستان میں حالیہ بارشوں سے ہزاروں خاندان بے گھر ہو چکے ہیں۔ صحیح ......

جناب چیئرمین، ڈاکٹر حئی صاحب نے بھی یہ نکتہ اٹھایا ہے۔

حافظ حسین احمد، ڈاکٹر حئی صاحب نے بھی اس مسئلے کو اٹھایا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جی بیرون ملک اگر کوئی آفت آتی ہے، زلزلہ آتا ہے یا سیلاب تو ہماری حکومت دیگر ممالک کے لئے بھی امداد فراہم کرتی ہے۔ بہت اچھی بات ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہ کہنا کہ جی وہاں کسی اور کی حکومت ہے اور صوبائی مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ غریب عوام جو اس وقت متاثرین ہیں ان کو اس سے سروکار نہیں ہے کہ وہاں کس کی حکومت ہے اس وقت وہ لوگ بے آسرا پڑے ہوئے ہیں اور بارشیں اب بھی جاری ہیں۔ یعنی کل سے وہاں بارشیں مزید ہو رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی واضح اعلان ہونا چاہیئے اور ان کی آبادکاری کے لئے اور ان کے گھروں کی آبادکاری کے لئے اور جو نقصانات ہوئے ہیں اس کے ازالے کے لئے بھی کچھ ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! یہاں صوبے کے تمام ممبر ہیں۔ ہم اس پر متفق ہیں۔ ہم نے متفقہ فیصلہ کیا ہے ۔

جناب چیئرمین، کیا فیصلہ کیا ہے کہ امداد لینی ہے ؟۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، اس مسئلے کو فوری طور پر، ہمارے صوبے کے جو نقصانات ہو گئے ہیں ہنگامی یہ جو مختلف funds ہیں ان میں سے ان کو امداد دی جائے اور ان کو بحال کیا جائے ۔ ہم سب ممبرز کی طرف سے بات کررہے ہیں ۔

سید احسان شاہ، ہمارے صوبے میں ہفتہ سے بارشیں ہو رہی ہیں ۔

جناب چیئرمین، آپ بھی یہی چاہتے ہیں ۔

سید احسان شاہ، جی، میں بھی یہی چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔ کیا آپ بھی یہی چاہتے ہیں ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا اور ہم چاہتے تھے کہ جناب والا! حکومت اس طرف کوئی توجہ دے ۔ آپ کے اس ایوان کی موجودگی میں وزیر نے جو بیان دیا ہے مجھے اس پر بہت دکھ ہوا ہے ۔ یہ قومی پیمانے کا سانحہ ہے اور انہوں نے اس کو اس طرح سے ٹال دیا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ۔ جناب والا! میں عرض کروں کہ کوئی ایسا ضلع، کوئی ایسی تحصیل نہیں جس میں کوئی فصلیں رہ گئی ہوں، جس میں انسانی جانوں کا نقصان نہ ہوا ہو، مالی نقصان نہ ہوا ہو، پٹ فیڈر نہر میں پانچ چھ شگاف پڑ گئے ہیں۔ یہ قومی پیمانے کا سانحہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اتنی سردمہری، لاپروائی اور بے حسی کا جس طرح سے ہمارے وزیر صاحب نے ایوان کو ثبوت دیا اس سے ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ کم از کم بلوچستان کے عوام پر اگر حکومت توجہ نہیں دے رہی ہے۔

(مداخلت)

میری ایک گزارش ہے ۔ میری ایک عرض ہے کہ اگر وفاقی حکومت اس طرح بے حس ہے اور صوبوں کو تو خود مختاری نہیں ہے۔ نہ ان کے پاس اس طرح کے فنڈز ہیں ۔ ہماری صرف یہ عرض ہے کہ اگر وفاقی حکومت بڑی بے حس ہے، وزیراعظم کو وہاں کا دورہ کرنا چاہئیے تھا۔ سارے عوام وہاں پر بے گھر ہو گئے ہیں۔ ایک عرض ہے کہ آپ ہمیں ایک موقع دیں، شام کے اجلاس کے لئے ایک گھنٹہ ۔ ہم اس پر بحث کریں۔ کم از کم بلوچستان کے عوام یہ دیکھیں کہ سینٹ نے تو نوٹس لیا ۔ میں لیڈر آف دی ہاوس اور لیڈر آف دی اپوزیشن دونوں سے یہ عرض کروں گا کہ بحث کے لئے ہمیں ایک گھنٹہ دیں۔

جناب چیئر مین: وزیر صاحب ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے نوٹ کر لیا ہو گا ۔ بس کافی ہو گیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب آپ بہت لمبی بات کرتے ہیں ۔ بات مختصر یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ بڑا نقصان ہوا ہے ۔ وہاں امداد کرنی چاہیئے اور حکومت کو نوٹس لینا چاہیئے ۔ مختصر بات یہ ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جناب والا! صبح بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور اس میں کہیں ہماری بد نیتی شامل نہیں تھی بلکہ ایک طریقہ کار جو درست ہے اور جو شروع سے آرہا تھا ۔ میں نے تو اس کی وضاحت کی تھی ۔ جہاں تک نقصانات کا تعلق ہے یا اس

کی وسعت کا تعلق ہے ۔ ہمیں بھی اس سے concern ہے اور یقیناً وفاقی حکومت اپنے حدود میں جو کچھ کر سکے گی وہ ضرور اس کے لئے مدد بھی کرے گی اور اس کے لئے جو بندوبست ہو سکا وہ بھی کرے گی ۔

جناب چیئر مین: جی زاہد اختر صاحب آپ فرمائیں ۔

جناب زاہد اختر : اسی قسم کا مسئلہ کراچی کے شہریوں کے ساتھ ہے اور گزشتہ پندرہ بیس دن سے وہاں مسلسل بارش ہو رہی ہے اور اس بارش سے اس وقت وہاں پر اتنی تباہی ہوئی ہے کہ جس کا حساب نہیں لگایا جا سکتا ۔ ویسے بھی وہ شہر اجاڑا جا چکا ہے ۔ اس وقت سکولوں پر بجلی کے تار موجود نہیں ہیں ۔ کھمبے گر چکے ہیں ۔ سڑکیں موجود نہیں ہیں اور یہاں تک کہ وہاں پر لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء نہیں مل رہی ہیں تو اس کے لئے جناب چیئرمین ابھی تک حکومت نے کوئی امداد فراہم کرنے کی پیش کش نہیں کی ہے ۔

جناب چیئر مین: آپ بھی خصوصی توجہ چاہتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : میں دراصل کل رات کولمبو سے واپس آ رہا تھا تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مکانوں میں ، مساجد میں ایک ایک ، دو دو فٹ پانی کھڑا تھا اور پھر کراچی بڑی serious صورت حال سے دوچار ہے اور میرا خیال ہے کہ فیڈرل حکومت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ خاص طور پر وہاں انتظام کرے اور وسائل فراہم کرے ۔

جناب چیئر مین: شکریہ جی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب میرا مطالبہ اس سلسلے میں یہ ہے کہ فیڈرل حکومت ایک ٹیم ، کم از کم دو یا تین وزرا کی بنا کر کراچی کا سروے کرائے کہ کراچی میں کیا غضب ہوا ہے۔ نہ بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ سڑکیں ہیں اور یہاں وزرا ایئر کنڈیشنڈ ہال کے اندر بیٹھے ہیں ان کو کوئی معلوم نہیں ہے کہ وہاں کراچی میں کیا ہو رہا ہے؛ میں عرض کروں گا۔ ہمیں اب کراچی واپس جانا ہے۔ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے ۔ کراچی کی بات اٹھانا بہت ضروری ہے۔ پہلے بھی ہم نے آپ سے عرض کیا تھا مگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور اب پھر آپ سے عرض کر رہے ہیں کہ کراچی شہر بالکل برباد ہو گیا ہے ۔

جناب والا! دوسری بات میں نے یہ عرض کرنا ہے کہ آج ہاؤس میں بیٹھے ہوئے مجھے ایک ٹیلیگرام ملا ہے، ابھی ابھی یہ کاپی مجھے deliver ہوئی ہے۔ ٹیلیگرام یہ ہے کہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ سے ٹھٹھہ شوگر ملز کے employees نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے کہ انہیں تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔ ۱۷ دسمبر کو وہ بے نظیر صاحبہ سے ملے تھے اور ان کو assurance دی گئی تھی کہ تمہیں تنخواہیں ملیں گی۔ ۲۲ جولائی سے وہ بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اس لئے میں ہاؤس کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وزرا صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس کا نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب۔ You want to say something

سید اقبال حیدر: کراچی میں حالیہ بارشوں سے وہاں کے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اس کا درد اور اطلاع ہمیں پوری طرح ہے۔ مجھے اسی شہر، کراچی سے تعلق رکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ ہمارے بھی عزیز اور رشتہ دار وہیں رہ رہے ہیں۔ وزیر اعظم صاحبہ کو اس صورت حال پر اتنی تشویش تھی کہ انہوں نے پورے ۸ دن کراچی میں بیٹھ کر کراچی کے حالات کو درست کرنے کی از خود monitoring کی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بجلی کی فراہمی درست ہوئی ہے۔ roads کی تعمیر بھی فوری طور پر شروع کر دی گئی ہے۔

جناب زاہد اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ تقریر کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جاتا۔

سید اقبال حیدر: کراچی کے مصیبت زدہ عوام کی مدد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کے تمام مسائل کو حل کرنا ہمارا فرض اور نصب العین ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں لیکن ہمیں کراچی کے ساتھ ساتھ اندرون سندھ بارشوں سے ہونے والی تباہی کے اثرات بھی کم کرنے ہیں۔ میرے بلوچستان میں بارشوں نے بڑی تباہی پھیلائی ہے۔ مجھے ان غریب، مظلوک الحال عوام کا مفاد اتنا ہی عزیز ہے، جتنا مجھے کراچی کے عوام کا ہے۔ میرے پنڈی کے اندر حالات بڑے خراب ہیں۔ میں تو ان تمام کو اپنا کہتا ہوں۔ میرے پنڈی میں بھی مسائل ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا! میرے بلوچستان کے بارے میں میرے ساتھیوں نے جن مسائل کا ذکر

کیاہے ۔ واقعی وہاں بھی مسائل ہیں ۔ ان کے حل کے لئے حکومت پوری طرح توجہ دے رہی ہے ۔ہنگامی طور پر ہم توجہ دے رہے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب والا! announcement کے مطابق ۱۲۱ ملین روپے وزیر اعظم صاحبہ نے کراچی کے لئے مختص کئے ہیں ۔وہ پیسہ کہاں ہے اور یہ کب خرچ ہو گا۔

سید اقبال حیدر: وہ پیسہ نہ آپ کی جیب میں جانے دیں گے اور نہ ہی اپنی جیب میں رکھیں گے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: وہ کب خرچ کریں گے جب ہم غرق ہو جائیں گے ؟

سید اقبال حیدر: جناب والا! projects over night نہیں بنتے ہیں ۔ یہ کاغذی projects نہیں ہیں جو K.M.C. کی فائلوں پر بنتے ہیں ۔

(مداخلت)

Prime Minister has constituted a separate committee.....

Mr. Chairman: Simply you are saying that Government. is aware of thethe problemes, Government. know the difficulties and they are trying to sort out.

Syed Iqbal Haider: And has constituted Monitoring Committee for each area, that the affected people are provided basic amenities and they are provided some relief . Maximum possible relief is provided to the affectees of floods and rains or even those affectees which are affectees of the terrorism or the fight between the two groups of mafia which are terrorising all the citizens of Karachi in the name of their condemnable ethnic organisations

جناب چیئرمین: مسعود کوثر صاحب ! آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

سیدمسعود کوثر: میں اسی subject پر مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ اس دفعہ بارشوں سے نہ صرف بلوچستان، سندھ ، پنجاب بلکہ صوبہ سرحد کے بھی بہت سارے حصے متاثر ہوئے ہیں۔

جناب والا! دوسری جگہوں کا تو ذکر ہو چکا ہے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ اور پشاور کے کچھ حصوں میں بھی سیلاب آیا ہے۔بات یہ ہے کہ ہم اس کو حکومت ، پارٹی یا اپوزیشن کا کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہتےکیونکہ واقعی عوام کو ایک آفت کا سامنا کرنا پڑ رہاہے ۔حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں دوقسم کے اقدامات کئے جاتے ہیں ۔ایک تو emergency قسم کے اقدامات ہوتے ہیں، فوری قسم کے اقدامات ہوتے ہیں جیسے لوگوں کے گھر بہہ گئے ہوں ۔ مال مویشی بہہ گئے ہوں ۔

جناب چیئرمین، اور ایک long term ہوتے ہیں ۔ آپ لمبی بات نہ کریں۔ اپنی بات کو مختصر کریں۔

سیدمسعود کوثر: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ ایک تو فلڈ ریلیف ایکٹ ہے ۔ اس کے نیچے جو بھی فلڈ کمشنر کی اور لوکل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داریاں ہیں۔ یہ ایک مستقل ادارہ ہے ۔ میں یہ ضرور کہوں گا ان کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے۔ جتنا کہ انہوں نے ابھی۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ بہت لمبی بات کر رہے ہیں ۔ بس اب ختم کریں ۔

سیدمسعود کوثر۔ میں جلدی ختم کرتا ہوں۔

Mr.Chairman: This neither a point of order

Barristor Masood Kusar: It is not a point of order I am participating.

جناب چیئرمین، اب ختم کریں ناں۔ بہت لمبی بات کرتے ہیں ۔

بیرسٹر مسعود کوثر: سر۔ اتنی دیر آپ مجھے چھوڑ دیتے تو بات ختم بھی ہو جاتی ۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومتوں کو فوری طور پر اپنی جو ضروریات ہیں ۔ وہ وفاقی حکومت کو پیش کرنی چاہیئں اور مجھے پوری امید ہے کہ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کی مدد کرنے کےلئے تیار ہے ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ۔ اقبال حیدر صاحب آج کیا پروگرام ہے کس وقت تک چلانا ہے ۔ کیا کرنا ہے ۔ راجہ صاحب کیا پروگرام ہے ۔ آج conclude کرنا ہے کس طرح کرنا

What is the programme? ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق، شام کو اگر ممبر آسکیں۔ تو آج کر لیں۔

سید اقبال حیدر، شام کو نہیں آئیں گے آج جمعرات ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن ممبران سے پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین، کیوں جی کیا consensus ہیں؛ مشکل ہوگا ۔ کیوں جناب۔ آج prorogue ہو رہا ہے۔ مندوخیل صاحب آپ کیا فرماتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، شام کو ہو۔

جناب چیئرمین، شام کو ہونا چاہئے ؛ پروفیسر صاحب آپ شام کو آئیں گے؛ ریحان صاحب -- ہونا چاہئے ؛ اعظم ہوتی صاحب ۔ ہونا چاہئے؛ کیوں جی۔

سید اقبال حیدر، سر میں تو ۲۴ گھنٹے کام کرتا ہوں ۔ ایک گزارش ہے۔

While the committee headed by Dr. Javed Iqbal Sahib, it was being constituted inadvertantly, I missed the name of Sh. Rafique Ahmed Sahib. If the House has no objection he may be included in that committee. He is our senior Lawyer.

جناب چیئرمین، کیوں جی ان کی تجویز ٹھیک ہے۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Sir, So kindly declare that Sh.Rafique will be on the committee.

Mr.Chairman: Sh. Rafique is on the committee.

طے یہ ہوا کہ شام کو اجلاس ہوگا۔ چار بجے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کوئی جاتا ہے تو جائے۔

سید اقبال حیدر، کسی ایشو پر ووٹنگ نہیں ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین : نہیں ووٹنگ کیا ۔ Discussion is on the sectarian issue تو ووٹنگ کس پر ہونی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں آپ کے توسط سے ایک اہم مسئلے کی طرف گورنمنٹ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں ہم باہر کے لوگوں کے مسائل دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے اپنے سینٹ کی جو بلڈنگ ہے۔ اس کی بھی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ دروازہ locked ہے اس کو درست نہیں کیا گیا ہے ۔ toilets ٹھیک نہیں ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ ہے سکیورٹی سٹاف لفٹ کے جو لوگ ہیں انہیں سیشن سے ایک گھنٹہ قبل آنا پڑتا ہے ۔ ایک گھنٹہ بعد تک یہ رہتے ہیں ۔ کوئی اوور ٹائم نہیں ملتا ۔ کوئی بونس ان کو نہیں مل رہا ہے ۔ جو special pay آپ دیا کرتے ہیں ------

جناب چیئرمین : میرے خیال میں پروفیسر صاحب یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو ہاؤس میں اٹھایا جائے ۔ It pertains to the Secretariat اگر سیکرٹیریٹ کا کوئی مسئلہ ہے تو It should be raised with me not in the House.

پروفیسر خورشید احمد : آپ کے سامنے بھی رکھ رہا ہوں۔ لیکن گورنمنٹ کو بھی اس معاملے میں respond کرنا چاہیئے۔

Mr. Chairman: It has nothing to do with the Government. It belongs to the Secretariat staff of the Senate. Please

آپ میرے پاس آجائیے۔

پروفیسر خورشید احمد : بلڈنگ کا جو سارا سٹاف ہے ۔ نیشنل اسمبلی کا ہے آپ کا بھی ہے ۔

جناب چیئرمین : اگر تو سی ڈی اے کا ہے تو اور بات ہے ۔ لیکن ہمارا ہے تو you bring the problem to me I will look into it.

پروفیسر خورشید احمد : سی ڈی اے سٹاف کے بارے میں کہہ رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : وہ بھی آپ مجھے بتا دیں ۔ We will look into it and then

جناب سرتاج عزیز :جناب چیئرمین! اگر یہ تجویز منظور ہوئی کہ یہ بحث اگلے سیشن تک رکھی جائے ۔ اس سلسلے میں آپ اس تجویز پر غور کرلیں کہ جو متعلقہ مجلس قائمہ ہے وہ اگر اس مسئلے پر اس دوران میں غور کرکے کچھ تجاویز لائے۔ کیونکہ اب تک جو بات ہوئی ہے ۔ اس میں کچھ تو بات فرقہ واریت کے بارے میں بہت وسیع چلی گئی ہے ۔ اور یہ focuss نہیں ہوا اور تجاویز بہت کم آئی ہیں ۔ کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ اگر کمیٹی غور کرکے کوئی رپورٹ لے آئے تو اس پر بحث بھی ہو سکتی ہے اور اس میں ترامیم بھی ہوسکتی ہیں ۔ ممکن ہے کچھ بہتر نتیجہ نکل آئے۔

Mr.Chairman: I think, it is a good idea.

سید اقبال حیدر : میں نے بھی جناب یہی کہا تھا-----

جناب چیئرمین،ایک منٹ ۔ جی پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ،مولانا نیازی صاحب نے کئی بار یہ بات کہی ہے ۔ کہ ایک رپورٹ وہ اس موضوع کے اوپر تیار کرکے حکومت کو دے چکے ہیں ۔ او ر وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ رپورٹ ہم کو فراہم کی جائے گی۔ وہ فراہم نہیں ہوئی ہے۔ میں سرتاج عزیز صاحب کی تائید کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ وہ رپورٹ بھی کمیٹی کو بھیج دی جائے تاکہ کمیٹی خود بھی غور کرے اور اس رپورٹ پر بھی غور کرے ۔ اور جو تجاویز ایوان کے سامنے لائے ۔ اس کو ایک ضخیم شکل دے کر لائے ۔

جناب چیئرمین، تو بہرحال یہ تجویز تو ٹھیک ہے کہ بھئی کمیٹی کو چلی جائے

No objection to that .

سید اقبال حیدر :جناب میری بھی یہی گزارش تھی میں نے اپنی opening speech میں یہی درخواست کی تھی کہ سینیٹرز حضرات پر مبنی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ ان sectarian violances کے cause identify کرے ۔ اور ان مقدمات کو بھی آپ examine کریں ۔ جو مقدمات سیکشن 295سے لے کر 298 تک بنائے گئے ہیں ۔ کہ *prima facie* کیا ان میں کوئی حقیقت ہے ۔

recommend to the Government .

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین صاحب ۳۱ سپیکر کی لسٹ ہے اور وہ لسٹ جو ہے وہ exhaust تو ہو گی نہیں۔ اگر شام کو بھی سیشن کریں گے تو یہ carry forward ہی ہو گا۔ رات کے بارہ بجے تک بھی یہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین، تو پھر کیا کیا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، تو اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اگر prorogue ہونا ہے تو prorogue فرمائیں اس کو اگلے سیشن کے لیے carry forward کریں۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی راجہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تو پھر prorogue کرتے ہیں۔ prorogation order دینا جی۔

راجہ محمد ظفر الحق،یہ prorogation order سے پہلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان، مندوخیل ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چار بجے جب ہماری sitting ہوگی تو۔ اس میں نہ ہی وقفہ سوالات ہے، نہ کچھ اور ہے ۔ پہلے جب شروع کریں گے ----

جناب چیئرمین،نہیں، وہ یہ فرمارہے ہیں ۔ بھنڈر صاحب ایہ فرمارہے ہیں------

جناب عبدالرحیم خان ممندوخیل ، مقررین صاحبان اپنے بیانات دے دیں گے ۔ تو میرا خیال ہے ۔

جناب چیئرمین، نہیں بھنڈر صاحب فرمارہے ہیں کہ مکمل تو ہوگا نہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، اور پھر منسٹر صاحب نے wind up بھی کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین، وہ بھی تو پھر اگلی دفعہ ہی کریں گے ناں ۔ -- جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب چیئرمین، نہیں میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ تشریح کی کیا ضرورت ہے۔ کوئی جھگڑا ہو تو تشریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب میں آپ کی بات مانتا ہوں تو پھر کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں ابھی میں اس کو کچھ explain کروں گا۔ سوائے ایک بات کے کہ ووٹ -----

جناب چیئرمین ، نہیں، نہیں۔ کیا explain کریں گے ؛ بھئی سوال یہ ہے--

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، سوائے ایک ووٹ نہ دینے کے بقیہ تمام حقوق وہ ہیں جو ایک سینٹ کے ممبر کے ہیں۔

جناب چیئرمین :ڈاکٹر صاحب! آپ یہ مجھے بتائیں کہ کمیٹی کی ممبر شپ میں ، منسٹر کس طرح آئیں گے۔ آپ ہاؤس کی کارروائی -----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، نہیں جناب والا! آپ نے ایک چیز فرمائی تھی کہ کوئی اس کمیٹی کے سامنے جانا چاہیے یا اس میں ----

جناب چیئرمین، تو کمیٹی آپ کو بلا سکتی ہے ناں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:تو اس میں ابھی آپ نے یہ تجویز دی تھی -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب، آپ میری بات سن لیں۔ دیکھیں ناں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی آپ کو بلا سکتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین! مجھے ایک بات پر اعتراض ہے جو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ پہلے بھی جب ہماری سابق ڈپٹی چیئرمین صاحبہ تھیں یا آپ تھے یہ impression ایسے carry out ہوتا ہے۔ کہ I am a stranger . or the Minister is a stranger?

Mr. Chairman: No. you have a right as a Minister to participate in the proceedings of the House.

جناب چیئرمین: یہ تو کمیٹی کرے گی ناں ۔

سید اقبال حیدر: نہیں، جناب ایہ اس لئے کہ اسی سے تو نفرت پھیل رہی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کی جو ابھی تجویز ہے آپ کمیٹی کو دے دیں۔

سید اقبال حیدر: سپیشل کمیٹی آپ بنائیں ۔

جناب چیئرمین: نہیں سپیشل کیا کرنی ہے ۔ جب ایک سٹینڈنگ کمیٹی ہے اور اس میں جو دوسری پارٹیاں اگر آنا چاہیں تو مجھے نام دے دیں I will tell them to cooperate with those people.

سید اقبال حیدر: اور یہ suggest بھی کرے کہ اس فرقہ واریت کی لعنت اور لسانی تنظیموں کے خلاف کیا اقدامات لئے جانے چاہئیں ۔ اور اس لعنت کا خاتمہ کس طرح سے ہو ۔

جناب چیئرمین: وہی چیز ہے ناں ۔ آپ کی کوئی تجویز ہو یا حکومت کی جانب سے کوئی چیز ہو ۔ وہاں لے جائیں ۔ I would ..... and discuss this and come say کہ اگر کوئی party representative نہیں ہے ----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس میں مجھے آپ موقع دیں گے ۔

جناب چیئرمین: وہ تو کمیٹی کرے گی ناں ۔ because you are not a Senator. Let the commitee decide.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ گاہے بگاہے اٹھتا رہتا ہے ۔ کہ جو منسٹر قومی اسمبلی کا ممبر ہوتا ہے ۔ وہ سینیٹر نہیں ہے ۔ تو یہ مجھے آج explain کرنا پڑے گا ۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں ۔ آپ کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کمیٹی میں کیسے آئیں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اسی کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس میں جناب یہ نہیں لکھا ہوا بلکہ اس حد تک ہے کہ ماسوائے ایک ووٹنگ کے، جو وہ اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے۔ باقی اس کو تمام مراعات ہیں۔-----

جناب چیئرمین، صحیح بات ہے اس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔میں نے صرف یہ بات کی ہے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، آپ کا گاہ بگاہ کہنا کہ جی آپ ممبرنہیں ہیں یہ بات آپ نہیں کہہ سکتے۔

جناب چیئرمین: اس وقت میں نے یہ بات کی تھی کہ کمیٹی کے آپ ممبر نہیں ہو سکتے ex-officio منسٹرممبر ہوسکتا ہے ۔ اگر لاءمنسٹر ہے تو ex-officio ممبر ہے standig committee کا، لیکن منسٹر as such ممبر نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس میں یہ ہے کہ آپ نے جب کہا ہے کہ کوئی اور اس میں حصہ لینا چاہے ---

جناب چیئرمین، تو آپ کو بلاسکتے ہیں وہ۔

Dr Sher Afghan Khan Niazi: I am offering myself.

جناب چیئرمین ، تو ٹھیک ہے بلا لیں گے ۔ You have offered to the Committee, not to me.

سید اقبال حیدر ، سر ایک گزارش ہے Standing Committee for Interior کو refer کریں تو شاید۔

جناب چیئرمین، نہیں Religious Affairs کو کرنا ہے۔

سید اقبال حیدر ، Religious Affairs میں تو ویسے بھی وہاں پر مختلف فرقہ وارانہ گروہوں کی نمائندگی ہے ۔وہ لوگ تو ویسے ہی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں بنائے بیٹھیں ہیں، وہ کیسے حل کریں گے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں، اس جھگڑے میں نہ جائیں ۔ Let anybody who
اگر کوئی اس میں شامل ہوناچاہتا چاہے wants to from the political Parties in the House
شامل ہو جائے Let them come up with recommendations ۔

Syed Iqbal Haider: So, it will be open for any Senator to........

جناب چیئرمین، I would say You give me، کہ I would like کہ یہ Balanced
Committe ہو اس میں کوئی پارٹی اگر representation چاہتی ہے اور نہیں ہے تو پھر رپورٹ
کرلیں گے ۔ یا ان کو ----

Syed Iqbal Haider: That right is given to the Chairman, right, sir.

جناب چیئرمین، جی فتح محمد خان صاحب فیصلہ یہ ہے کہ یہ proposal ہے یہ
Standing Committee on Religious Affairs consider کرے گی Standing Committee
میں اگر کسی political party کی representation نہیں ہے وہ representation چاہتی ہے، مجھے
نام دے دے گی میں request کروں گا I am sure the Chairman to the Committee will
agree to that کہ وہ اس میں شرکت کریں ۔ کوئی اور پارٹی اگر آنا چاہے تو ۔اور اس میں یہ ہے
کہ کوئی recommendations آئیں کہ اس کی اصلاح کیسے ہو۔یعنی analysis کافی ہو چکا ہے تو
اس میں جناب کہ یہ کیوں ہو رہا ہے سب کو پتہ ہے ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا کرنا چاہیئے ۔

جناب فتح محمد خان، analysis کب ہوا ہے جی، چھ سات آدمیوں نے تقریریں کی
ہیں جی ۔

جناب چیئرمین، مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کی جو رپورٹ ہے اس میں بھی
کافی analysis ہے ۔ چلیں آپ کمیٹی میں فیصلہ کرلیں نا جو کرنا ہے ۔

جناب فتح محمد خان، اس طرف سے منسٹر بنے ہوئے ہیں ۔ کچھ اس طرف سے ہیں اور
ہم باقی اگر کسی مسئلہ پر بات کرنا چاہیں ۔تو ہمیں موقع ہی نہیں ملتا ۔اپنی تقریریں ختم کر کے
کہتے ہیں کہ چھٹی۔

جناب چیئرمین، فتح محمد خان صاحب اگر آپ نے بحث کرنی ہے تو ابھی حق آپ

کے پاس ہے ۔ اوریہ حق آپ کا محفوظ ہے ۔دیکھیں یہ مسئلہ ابھی ختم تو نہیں ہوا ۔اگر آپ اس پر بات کرناچاہیں تو آئندہ اجلاس میں بات کر سکتے ہیں کمیٹی میں بات کرنا چاہیں وہاں بھی کر لیں ۔

جناب فتح محمد خان: ہر بات میں، ہر چیز میں وہ movers ہیں ان کی بس بات ہو تی ہے باقی جو ہیں -------

Syed Iqbal Haider: So, the motion is referred to the Committee

جناب چیئرمین: جی جناب، جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: میں یہ عرض کرنا چاہتاہوں کہ Standing Committee تو اپنی جگہ پر ہے لیکن کوئی بھی موشن جو ہاؤس میں اراکین کر طرف سے move کیا جاتا ہے ۔ اسی کے ممبروں کو اس میں include کیا جاتا ہے ۔چونکہ basically یہ موشن جو ہے وہ ہم پانچ چھ آدمیوں کی طرف سے تھا جوبعد میں پھر دوسرا رخ اختیار کر گئے ۔میں سمجھتا ہوں کہ جو sectarianism کے بنیادی movers ہیں ان کو اس میں include کیا جائے ۔میرے خیال میں یہی ایک طریقہ کار ہے ۔

Syed Iqbal Haider: Correct.

جناب چیئرمین۔جی جناب کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, I am still trying to understand on a point of clarification because I have been listening to the learned speeches including the very thought-provoking speech of the Leader of the Opposition today and there are certain concrete suggestions that I had in mind which I wanted to place before this House and through this House before the country and does this mean that we will not get a chance to express our view before the House?

Mr. Chairman: No. I don't think that is the intention. What the proposal was that when we meet next time.......

Barrister Kamal Azfar: The entire motion is not being referred to and the debate will continue.

Mr. Chairman: You see, the decision is, I may be wrong, what I understood was that since the House is being prorogued today, in the meantime, let the Committee consider this matter, come up with certain recommendations so that next time when we meet we will also have the recommendations of the Committee.

Barrister Kamal Azfar: But the debate will continue.

Mr. Chairman: Yes.

Syed Iqbal Haider: All the movers of this motion be made members of this Committee.

جناب چیئرمین: جی جناب مزمل شاہ صاحب۔

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین ! یہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے پاکستان کی بقا اور جمہوریت کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے ۔ اس معاملے میں جہاں تک کمیٹی کا تعلق ہے میں یہ تجویز کروں گا آپ کی خدمت میں کہ اس ضمن میں لیڈر آف دی اپوزیشن ' لیڈر آف دی ہاؤس اور آپ مل کر کچھ غیر جانبدار لوگوں کو منتخب کر لیں۔ اور اس میں جس طرح گچکی صاحب نے کہا کہ جو لوگ mover ہیں ۔ وہ اس کے یقیناً ممبر ہوں۔ اور وہ کمیٹی جو آپ مخصوص کریں گے۔ وہ سینیٹرز صاحبان جو چاہیں گے اس میں شمولیت' وہ خود ان سے درخواست کر لیں گے اور اس میں شامل ہو جائیں گے ۔

جناب چیئرمین : جی حئی صاحب ' آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : وہ پارٹیاں جو چاہتی ہیں کہ اس میں نمائندگی ہو ۔ ان کو بھی اس میں شامل ہو سکیں گے ؟ تاکہ سب رائے سامنے آئیں ۔

(اس مرحلے پر ایوان میں نماز عصر کی اذان ہوئی)

جناب چیئرمین ، ٹھیک ہے ۔ تو movers میرے خیال میں آ جائیں ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ تو جی

In exercise of powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President is hereby prorogue the Senate on the conclusion of the sitting on 4th August, 1994.

signed

Farooq Ahmed Khan Leghari

President.

[The House then prorogued since die]

PCPPI—1062 (96) Senate—15-6-96—180.